الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ کہ نسخہ دلپذیر کتاب بے نظیر

کاشف اسرار حقیقت چراغ بزم طریقت ہادئ منازل صدق و یقین موسوم بہ

# تحفۃ العاشقین

من تصنیف لطیف مست بادۂ عرفان مخمور خمخانہ ایقان مقبول بارگاہ احد حضرت شاہ عبد الصمد قدس سرہ

جس کو

خادم الفقراء صادق الیقین منشی فضل الدین گکّے زئی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت

بازار کشمیری لاہور

نے

Marfat.com

## وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ وَمَیَّزَهُمْ مِنَ الْعَالَمِیْنَ بِالصِّدْقِ وَالْاِیْقَانِ وَجَعَلَهُمْ اَسْبَابَ نُزُوْلِ الرَّحْمَةِ وَالْغُفْرَانِ فَهُمْ یَذْکُرُوْنَ اِلَیْهِ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ فِیْ کُلِّ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ اَسَّسَ بُنْیَانَ الدِّیْنِ وَمَهَّدَ طُرُقَ الْیَقِیْنِ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الرَّاشِدِیْنَ - بعد اس کے بندہ گنہگار ذرہ بیمقدار خاکپائے اولیائے کاملین وعلمائے راسخین محمد عبد الصمد بیچ خدمت میں جمیع طالبانِ حق کے یہ عرض کرتا ہے کہ تقرب الے اللہ او پر ان دو طریقوں یعنی ذکر اور فکر کے موقوف ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالٰے نے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے سالک معلوم کر کہ ذکر دو طرح پر ہوتا ہے ایک ذکر جلی اور دوسرا ذکر خفی - اور ذکر جلی بھی دو قسم پر ہے ایک ذکر مجرد زبان اور دوسرا ذکر زبان متعلق بقلب اور جو ذکر زبان متعلق بقلب ہے وہ طالب کے دل کو موثر اور مفید مطلب ہے اور جو ذکر مجرد زبان ہے وہ محض بے اثر ہے

| | |
|---|---|
| ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر | بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر |

مگر یہ ذکر جو متعلق بقلب ہے بغیر تعلیم مرشد کامل کے طالب کو حاصل نہیں ہوتا اگرچہ طالب بجمیع علوم ظاہر کے موصوف ہو اور ذکر خفی بھی دو طرح پر ہے ایک ذکر مجرد بقلب اور دوسرا ذکر قلب متعلق بروح اگرچہ نزدیک اولیائے متقدمین کے ذکر روح بذکر قلب تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن بعض بعض متاخرین نے ذکر روح اور ذکر قلب میں فرق کیا ہے وہ یہ ہے یعنی جب پستان چپ کی طرف جو حرکت ہوتی ہے اُس کو دل قرار دیکر اور لطیفوں کی طرف یعنی جو معہ قلب کے لطائف ستہ کہلاتے ہیں توجہ دیتے ہیں اور جب طالب ایک مدت مدید کی کثرت سے اِس لطائف کی حرکت کو بغیر قصد اپنے کے ہر جا پر متحرک پاتا ہے تو اُس کو سلطان الاذکار قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ سلطان الاذکار نہیں لیکن مبتدی بے کیفیت کو واسطے دفع انتشار کے گونہ مفید ہوتا ہے اور یہی باعث ہے مجتہدین متاخرین کا اس امر کے ایجاد کرنے کا ورنہ مجرد ذکر زبان اور ذکر قلبی میں کچھ فرق نہیں الا اس قدر کہ وہ ذکر زبان سے بے کیفیت کرتا ہے اور یہ خیال سے غرضکہ یہ دونوں بے جذب ہیں اور بغیر جذب کے مقام عشق کا طے نہیں ہوتا۔ چنانچہ فرمایا عطار رحمتہ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| تا نگوی بے خبر از جسم وجاں | کے خبر یابی نشاں از بے نشاں |

اور دوسرا ذکر قلب جو متعلق بروح ہے وہ ذکر باکیفیت ہے اور اس کی کیفیت کی یہ حقیقت ہے یعنی جیسے تشنۂ آب کہ بغیر نام لینے آب کے اُس کی کیفیت میں محو اور اُس کے خیالِ طلب سے مضطر اور بیقرار رہتا ہے پس یہی حال ہے اُس روح کا جو ساتھ کیفیت ذکر الٰہی کے موصوف ہے یعنی بغیر ذکر زبان اور ذکر قلب کے یاد الٰہی میں محو اور بیتاب مثل سیماب کے ہوتی ہے اور ہر دم اور ہر ساعت جویائے وصل مطلوب کی رہتی ہے ؎

| | |
|---|---|
| چو باد اندر نہان و چالاک پو | چو سنگ اندر خاموش و تسبیح گو |

اور جب فی الحقیقت روح اس ذکر کی کیفیت سے مسرور ہو جاتی ہے تو تمام لطائف مذکورہ اور

ہر ہر عضو اس ذاکر کا یہاں تک کہ ہر بنِ مو بلکہ تمام اشیائے مخلوق الٰہی خود بخود اس کو ذاکر الٰہی بشوق تمام معلوم ہوتی ہے ؎

| | |
|---|---|
| بذکرش ہر چہ بینی در خروش است | ولے داند دریں معنی کہ گوش است |

اے سالک جو اِس کیفیت کے ساتھ ذکر ذاکر کے دل میں پیدا ہوتا ہے اِس کو ذکر سلطان الاذکار کہتے ہیں ماسوا اِس کے سب وہم و خیال چنانچہ فرمایا شمس تبریز علیہ الرحمۃ نے ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَۃٌ وَذِکْرُ الْقُلُوْبِ وَسْوَسَۃٌ وَذِکْرُ الرُّوْحِ رَاحَۃٌ اور اس مرتبہ کو مرتبہ تذکر کہتے ہیں اور بعد طے کرنے مرتبہ تذکر کے ذاکر کو مرشد کامل تفکر کے مرتبہ سے آگاہ فرماتے ہیں یعنی فکر کا ارشاد کرتے ہیں تو ذاکر کبھی ساتھ صفات الٰہی اور کبھی ساتھ ذات باری کے ایسا محو اور مستغرق ہوتا ہے کہ ذکر اور ذاکر مذکور ایک ہو جاتا ہے اور غیریت سے اصلا خبر نہیں رکھتا اور جب تک ذاکر کو فکر سے ایسا استغراق حاصل نہیں ہوتا تو طالب منزل مقصود کا منہ نہیں دیکھتا چنانچہ فرمایا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ بیان لطائف و نکات تسمیہ کے کہ ذکر و ذاکر و مذکور یکے گردد تا دوئی از میان برخیزد اور اس مقام کو مقام تفکر کہتے ہیں لیکن مقدم کیا ہے تذکر کو اوپر مرتبہ تفکر کے آیت مذکورہ میں اور تذکر کے مقدم ہونے کا یہ بھید ہے یعنی ذکر زبان واسطہ ہے درمیان غفلت اور ذکر زبان متعلق بقلب کے اور ذکر زبان متعلق بقلب واسطہ ہے درمیان ذکر قلب اور ذکر قلب متعلق بروح کے اور ذکر قلب واسطہ ہے درمیان ذکر قلب متعلق بروح اور روح متفکر کے اور یہ جو اول مرتبہ ہے یعنی ذکر زبان متعلق بقلب اُس کو شریعت کہتے ہیں یعنی اس مرتبہ میں ظاہر غالب اور باطن مغلوب اور وہ جو دوسرا مرتبہ ہے یعنی ذکر قلب متعلق بروح اُس کو طریقت کہتے ہیں یعنی اس مرتبہ میں باطن غالب اور ظاہر مغلوب حالانکہ بسبب غلبہ باطن کے ہر روز ظاہر متزائد ہوتا جاتا ہے باوجود اس کے ظاہر مغلوب اور باطن غالب ہوتا ہے اور اسی جا سے شطحیات اور ہفوات اور مبہمات اور موہمات سالک سے واقع ہونے شروع ہوتے ہیں یعنی جو فعلاً ہوتے ہیں اُن کو شطحیات اور ہفوات کہتے ہیں اور جو قولاً ہوتے ہیں اُن کو مبہمات اور موہمات کہتے ہیں اور اصل حقیقت اس کی یہ ہے کہ اکثر اوقات

Marfat.com

ظاہر ہیں کہ بسبب بے علمی اِس علم کے سخن فہم اُن کے نہیں ہوتے اِس سبب سے متہم بخلافِ شرع اُن کو کرتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بسبب تغلب سکر او غلبۂ حال و فقدانِ ضبط اور اختیار کے مخالف ظاہر شرع کے اُن سے واقع ہوتے ہیں مگر عند اللہ ان دونوں صورتوں میں یہ گروہ معتبر کم مرفوع القلم اور معذور ہے اِلّا یہ قول و فعل جو اس گروہ عالیہ سے بسبب غلبہ حال اور سکر او رصحو سے صادر ہوتے ہیں لائق تقلید اور قابل سند کے نہیں اور یہ جو تیسرا مرتبہ ہے یعنی روح متفکر اِس کو اسرار کہتے ہیں اور یہ خلاصہ ان دونوں مرتبوں کا یعنی شریعت اور طریقت کا اور اِس کا بھید کوئی نہیں جانتا۔ سوائے عابد اور معبود کے اور یہ نہیں حاصل ہوتا کسی کسب اور کسی مرشد کی توجہ سے مگر یہ حاصل ہوتا ہے صرف عنایتِ ایزدی سے چنانچہ فرمایا خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

چوں حسن عاقبت نہ برندی و زاہدیست
آں بہ کہ کار خود بعنایت رہا کنند

اور جو اس مقام میں ہمیشہ محو و مستغرق رہتا ہے بغیر اپنے قصد کے اُس کو مجذوب مطلق کہتے ہیں اور جو اس مرتبہ کو طے کر کے آجاوے مرتبہ دوم میں اپنے قصد سے اور پھر جب چاہے مستغرق ہو جاوے اپنے قصد سے مرتبہ سوم میں اُس کو مجذوب سالک کہتے ہیں اور جس سالک کی رسائی مرتبہ سوم تک نہ ہو مگر مرتبہ دوم میں محو رہتا ہو اور دونوں مرتبوں کے ضبط کو حاصل کر چکا ہو یعنی جب چاہے جب مرتبہ دوم میں محو ہو جاوے اور جب چاہے جب مرتبہ اولےٰ میں آجاوے اُس کو سالک کہتے ہیں اور کبھی اِن میں سے بعض بعض سالک مجذوب ہو جاتے ہیں اُن کو سالک مجذوب کہتے ہیں اور جو سلوک صرف زبان اور تن اور خیال سے کرتے ہیں اُن کو سالک بے جذب اور زاہد خشک کہتے ہیں اگرچہ سلوک میں یہ اور مجذوب سالک اور سالک مجذوب برابر ہیں مگر وہ دونوں با درد اور یہ محض بے درد بلکہ اکثر گرفتار بطمع دنیا اور تکبر اور ریا کے ہوتے ہیں اور طریقہ مجذوب سالک کا قریب مجذوب مطلق کے ہے مگر مرتبہ مجذوب سالک کا مرتبہ مجذوب مطلق سے افضل اور اکمل ہے کیونکہ یہ حامل ہے علم نبوت اور ولایت کا اور وہ حامل ہے صرف علم ولایت کا اور یہ فیض مطلق ہے اور وہ بافیض مطلق اور یہ نائب ہے انبیاء کا اور وہ خادم نائب انبیا کا چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْل اور طریقہ سالک مجذوب کا قریب ہے مجذوب سالک کے اور طریقہ سالک بے جذب کا قریب ہے سالک مجذوب کے مگر اس حالت میں کہ ہمیشہ معتقد اور طالب ان دونوں کا مال و دل سے رہے ورنہ منکر اور ریاکار ہے اور کوئی مجتہد خواہ ظاہر کا خواہ باطن کا ذکر زبان متعلق بقلب اور ذکر قلب متعلق بروح سے خالی نہ تھا مگر اس قدر کہ مجتہد ظاہر غالب بظاہر اور مغلوب بباطن اور مجتہد باطن غالب بباطن اور مغلوب بظاہر سو اس میں یہ بھید ہے کہ ان کو جناب باری سے خدمت عطا ہوئی تھی علم ظاہر کے رونق دینے کی اور ان کو خدمت عطا ہوئی تھی علم باطن کے اجرا کرنے کی یہ باعث تھا اُن کی غالبیت اور مغلوبیت کا ورنہ دونوں مجتہد دونوں علموں میں مساوی تھے اور فکر مجذوب سالک کا یہ مرتبہ ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃً خَیْرٌ مِنْ عَمَلِ الثَّقَلَیْنِ یعنی فکر کرنا ایک ساعت کا بہتر ہے نکوئیوں دو جہان سے اور فکر سالک مجذوب کا یہ مرتبہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلتَّفَکُّرُ سَاعَۃً خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سَنَتَیْنِ یعنی فکر کرنا ایک ساعت کا بہتر ہے دو سال کی عبادت سے مگر سوائے ان دونوں کے فکر اور لوگوں کے امور دین میں صحیح نہیں اور جو صاحب فکر ہے اُس کو عارف کہتے ہیں اور جو صاحب ذکر ہیں انکو عاشق کہتے ہیں مگر فکر بغیر ذکر کے صحیح نہیں ہوتی کیونکہ ذکر دافع نقصان فکر کا ہے چنانچہ فرمایا مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| این قدر گفتیم باقی فکر کن | فکر گر جامد بود رو ذکر کن |

اور جو کوئی بغیر حاصل کرنے ذکر زبان متعلق بقلب اور ذکر قلب متعلق بروح کے فکر کرتا ہے۔ تو اُس کی فکر میں کفر اور اسلام ایک ہو جاتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| خیالات نادان خلوت نشیں | بہم می کند عاقبت کفر و دیں |

اور یہی باعث تھا فلسفیوں کے بے دین ہونے کا کہ بغیر حاصل کرنے ذکر زبان متعلق بقلب اور ذکر قلب متعلق بروح کے فکر میں مشغول ہو کر ان عقیدوں فاسدوں کے معتقد ہو گئے یعنی کوئی کہتا ہے خدا نہیں کوئی کہتا ہے خدا ہے مگر ایک کے سوا دوسرے کو پیدا نہیں کر سکتا کوئی کہتا ہی نبوت باطل ہے کوئی کہتا ہے نبوت برحق ہے لیکن جاہلوں کے واسطے ہے غرضکہ ایسی ایسی خرافاتیں بک دائرہ حق سے

Marfat.com

دور پڑے اور مرکز حق پر نہ آئے اور بسبب کم فہمی کے بے عقل اس بات کو نہ سمجھے کہ اور عالم کا دریافت کرنا بہ نسبت عالم محسوس کے مشکل ہے کیونکہ یہ سب عالموں سے زیادہ تر ظاہر ہے اور اس عالم محسوسات میں عالم اجسام ظاہر اور اظہر ہے اور اس عالم اجسام میں بن تو بہ دیگر کے واضح اور لائح ہے باوجود اس کے ہنوز دریافت کرنے حقیقت اس کی میں تمام فلاسفہ سرگرداں اور ورطۂ ہلاکت میں غرق ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اس کی حقیقت کیا ہے یعنی فلاسفہ کہتے ہیں کہ جسم ہیولا اور صورت سے مرکب ہے اور متکلمین کہتے ہیں کہ جسم اجزائے لایتجزیٰ سے مرکب ہے۔ جب اس کا یہ حال ہے تو قدرتیں الٰہی اور انوارِ نبوت اور اسرار ولایت کے صرف عقل سے دریافت کرنا بشر کو محال ہے خوب لکھا سرار محدثین مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرج البحرین میں ؎

| | |
|---|---|
| آنکہ خود را شناخت نتواند | آفرینندہ را کجا داند |
| تو کہ در ذاتِ خود زبوں باشی | عارفِ کردگار چوں باشی |

اے سالک خلاف علم نبوت اور ولایت کے فکر ہرگز صحیح نہیں ہوتی بلکہ ان دونوں میں سے ایک میں بھی نقصان ہو تو فکر صحیح نہیں ہوتی چہ جائے اُن لوگوں کے کہ جو ان دونوں علموں میں سے ایک علم بھی کسی اُستاد کامل سے حاصل نہیں کرتے مزید براں یہ کہ جو علم نقص کنندہ دین حق کا ہے اُس کو حاصل کریں اور پھر اُن کی فکر صحیح ہو یہ محال ہے۔ اے سالک فکر صحیح ہونا تو معلوم بلکہ اس علم کے منہمک کو دنیا سے ایمان لیجانا دشوار ہے۔ اگرچہ اس کا منہمک ہونا واسطے رد اور فضوح اہل زیغ کے ہو چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرج البحرین میں لکھا ہے کہ جب فلسفیین طرح طرح کے اعتراض و نقص درمیان دین حقہ کے وارد کرنے لگے تو امام فخرالدین رازی نے واسطے رفع نقص و اعتراض فلاسفہ کے علم فلسفہ میں منہمک ہو کر بقوت اُسی علم فلسفہ کے ازروئے شریعت کے رد و ابطال فلاسفہ کے متوجہ ہوئے باوجود اس نیت خیر کے کسی ولی اللہ نے کہ اُن کو شرفِ صحبت معنوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل تھا بعد وفات فخرالدین رازی کے حال فخرالدین رازی کا خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حال ہے

آنحضرت نے فرمایا ذٰلِکَ رَجُلٌ مُعَاتَبٌ بعد اس کے حال ابو علی بن سینا کا پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذٰلِکَ رَجُلٌ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمِہٖ پھر شہاب الدین مقتول کا حال پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھُوَ مِنْ مُتَّبِعِیْہِ یعنی وہ بھی تابعدار اور پیروی کرنے والا ابو علی بن سینا کا ہے واللہ اعلم ۔ اے سالک غلو اور خوض فلسفیات کا طالب حق کو بہرحال نقصان دیتا ہے چنانچہ فرمایا حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بالجملہ خوض اہل اسلام وارباب کلام در فلسفیات ہر چند بقصد ردّ و ابطال اہل زیغ و نفع اہل حق بود ولیکن در ضمن آں ضررے عظیم بایشاں عائد شد و موجب تذبذب عقائد و تزلزل قواعد دین آمد و سبب فتح باب تشکیک و تردید گشت کم کسے باشد کہ بعد از خوض و غلو در علم کلام از ورطہ حیرت بسلامت برآید و سرمایہ یقین از دست ندہد ۔ چنانچہ بہت سی معتبر کتابوں یعنی در مختار و اشباہ النظائر و شرح العین ملا علی قاری وغیرہ میں علمائے محققین نے علم فلاسفہ کو حرام بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص اس علم میں از بس منہمک ہو اس کے مسئلہ گوئی پر یقین نہ رکھنا چاہئے فقط۔ اے سالک محققین علما کے منع کرنے کا یہ باعث ہے کہ اس علم کے منہمک کی عقل میں ایک خباثت آجاتی ہے اور وہ خباثت درمیان اسرار نبوت اور اسرار ولایت کے سد راہ ہو جاتی ہے تو اس شخص کو نیک بد اور بد نیک معلوم ہوتا ہے آخر کو رفتہ رفتہ یہ بھی خبیث ہو جاتا ہے چنانچہ فرمایا مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| علم دیں فقہ است و تفسیر و حدیث | ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث |

اے سالک اگر کوئی شخص اس جا پر اعتراض کرے کہ باوجود ایسی شدید ممانعت کے علم فلسفہ کے بعض بعض علمائے دین جیسے حضرت امام غزالی اور حضرت شاہ عبدالحق محدث اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث اور حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہم اللہ نے حاصل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ فی الحقیقت انہوں نے اس علم کو حاصل کیا مگر ان کے حاصل کرنے کے دو طریق تھے ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے زمانہ غفلت میں اس علم کو حاصل کیا مگر وقت ہوش کے

Marfat.com

اس علم کو مطلق ترک کر کے مشغول العلم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور تصوف اور فقرا کی صحبت میں مشغول ہو کر اس علم کی مضرت کو دور کر دیا تھا مثل مضرت نفس کے یعنی ہر نفس ہر کسی کا درمیان شرارت کے یکتا اور بے بدل ہے باوجود اس شرارت کے اس کی شرارت برکت اِن علموں اور صحبت فقرا کے دور ہو جاتی ہے تو کثافت علم فلسفہ کی کیا حقیقت ہے کہ دور نہ ہو اور دوسرا یہ جواب ہے کہ پیشتر نور نبوت اور نور ولایت سے اپنے دل کو مجلی اور مصفی کر کے واسطے تفہیم مشککین طلاب فلسفہ کے کہ اُن کے دل میں بسبب انہماک اس علم فلسفہ کے طرح طرح کے شکوک اور تردد درمیان دین حق کے واقع ہوتے تھے حاصل کرتے تھے تو اُن کے دل بسبب منور ہونے نور نبوت اور مجلی ہونے نور ولایت کے کثافت پذیر اس علم فلسفہ کے نہ ہو سکتے تھے جیسے کہ دل فلسفیوں کا یعنی جو دل کثافت علم فلسفہ سے آغشتہ اور پُر ہو جاتا ہے تو اُس میں نور نبوت اور نور ولایت نہیں سماتا پس یہی حال ہے اُس دل کا کہ جس میں نور نبوت اور نور ولایت بھرا ہے بلکہ اُس دل سے ہر باب میں نور نبوت اور نور ولایت ترشح ہوتا ہے کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ

اور فلسفیوں کو ہر چیز میں علم فلسفہ معلوم ہوتا ہے اگرچہ وہ قرآن اور حدیث ہو ؎

ہر چہ گیرد علتی علت شود

اور اُنہوں کو ہر جا اور ہر شے میں نور نبوت اور نور ولایت نظر آتا ہے اگرچہ علم فلسفہ ہو ؎

ہر چہ گیرد کاملے ملت شود

مگر طریق دوم میں یعنی جو لوگ زمانہ غفلت میں علم فلسفہ کو پڑھتے ہیں تو اُن کے دل میں بیشک طرح طرح کے شکوک اور خطرہ دین حق سے اور کثافت اس علم فلسفہ کی ایسی جم جاتی ہے کہ علم دین اور فقرا کی صحبت سے باز رکھ کر ضال اور گمراہ کر دیتی ہے مگر بعض بعض صاحب قسمت اس کثافت کو دور کر کے منزل مقصود کو پہنچتے ہیں جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہ اوائل عمر میں اوپر طریقہ فقہا اور متکلمین کے تھے آخر براہ ترک اور تجرید کے در آئے اور بیچ طریقہ تصوف کے قدم رکھ کر محقق علما اس طائفہ کے ہوئے حتیٰ کہ لقب حجۃ الاسلام کا پایا۔ اور بہت کتابیں

Marfat.com

بیچ علم تصوف کے تصنیف کیں بعد رحلت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی ولی اللہ نے خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حال امام غزالی کا پوچھا کہ کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذٰلِکَ رَجُلٌ وَصَلَ اِلیٰ مَقْصُوْدِہٖ غرضکہ اے سالک جو اس دو طریق مذکورہ سے الگ ہو کر اس علم فلسفہ میں منہمک ہو وہ آپ بھی ہلاک ہوا اور مخلوق الٰہی کو بھی ہلاک کیا نعوذ باللہ منہا اے سالک بیچ اس علم اور اُس کے عالم سے کیونکہ یہ دونوں مانع اور رہزن علم باطن اور علم ظاہر کے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| ہر کہ خواند علم حکمت ذی فنوں | رہزنِ راہِ الٰہ است اے زبوں |

یعنی جس نے تنہا علم فلسفہ کا حاصل کر کے بغیر حاصل کرنے سند علم حدیث اور علم تفسیر اور علم فقہ اور علم تصوف کے وعظ اور پند میں مشغول ہو کر اُن طریقوں کو کہ جن کو علماے اکابر یعنی محدثین اور مفسرین اور اولیاے متقدمین اور متاخرین مستند نے از روے قرآن و حدیث اور اجماع امت اور قیاس کے دلیلوں سے ثابت اور مربوط اور راسخ کر کے واسطے ہدایت طالبانِ حق کے مقرر اور معین فرمایا ہے توڑے تو ایسے شخص کی صحبت سے طالبان حق کو ایسی نفرت اور عار چاہیئے کہ جیسے شیر کو نفرت روباہ کی صحبت سے ہوتی ہے اے سالک جیسے ان نو خواران فلاسفہ سے تجھ کو بچنا ضرور ہے اسی طرح ہر متفقہ متقشف عنید اور ہر متصوف متوغل بعید سے بھی بچنا ضرور ہے کیونکہ ان میں اور اُن میں کچھ فرق نہیں الا اس قدر کہ وہ مانع ظاہر اور باطن کے ہیں اور یہ مانع ہمدگر کے ہیں مگر جو متفقہ منور دل با نوار ولایت اور جو متصوف مجلاے دل با نوار نبوت متبرکہ کے ہو اُس کی صحبت مفید مطلب اور معین مقصود طالب کی ہے اور جو برخلاف اس کے ہو وہ رہزن سلوک ملت حقہ کا ہے چنانچہ فرمایا مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| علم رسمی رہزن ہر سالک ست | ایں عقیدہ حنبل و ہم مالک است |

یعنی علم ظاہر پر بغیر حاصل کرنے علم باطن کے اکتفا نہ کرنا چاہیئے اور اوس نے حاصل کرنا علم باطن کا یہ ہے کہ تا حاصل ہونے علم باطن کے متعذر ہے اس علم او ماہوں اس علم کا یعنی جو قول اور

فصل اس گروہ عالیہ کے بنظر ظاہر کے خلاف شرع نظر آتے ہیں تو ان کو حقیقت میں خلاف شرع نہ جانے بلکہ اپنے نقصان عقل کا تصور کرے جیسے کہ فرمایا خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

اے سالک اس باب میں اسلم طریق یہ ہے کہ اُن قولوں و فعلوں کو تفویض تقدیر الٰہی کے کر کے مدح اور ذم کرنے اُن افعالوں اور اقوالوں سے باز رہکر معین اور مددگار اس گروہ متبرکہ کا ہو کر ہمیشہ خادم اور طالب اس علم اور اہلوں اس علم کا جان اور دل سے رہنے کیونکہ یہ لوگ ایسا مرتبہ عظیم الشان رکھتے ہیں کہ زبان بشر کی اُس مرتبہ کے بیان سے قاصر اور عاجز ہے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ بقر میں بمقام فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْ کے بہت سی حدیثیں در باب فضیلت ذکر اور صاحب ذکروں کے لکھی ہیں **حدیث** طبرانی بروایاتِ متعددہ آوردہ است کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میفرمودند کہ بر جانب راست تجلی الٰہی جماعہ بر منبرہائے نور نشستہ خواہند بود کہ انبیا و شہدا بر حال ایشاں رشک خواہند برد حالانکہ انبیا و شہدا نیستند دریں چوں مردم پرسیدند کہ یا رسول اللہ آں جماعہ کدام مردم خواہند بود فرمودند کہ آں مردم از یک قوم نیستند بلکہ از فرقہائے مختلف و شہرہائے مختلف محض بوجہ خدا باہم دوستی پیدا کردہ اند و برائے ذکر خدا جمع می شوند۔ و دیگر **حدیث** ابن ابی شیبہ از ابو ہریرہ رض آوردہ است کہ اہل ذکر در نظر اہل آسمان آنچناں درخشاں می نمایند کہ ستارہا در نظر اہل زمین۔ **حدیث** دیگر و در سُنن ابن ماجہ و دیگر معتبرات آوردہ است کہ حق تعالےٰ می فرماید من ہمراہ بندۂ خود می باشم چوں مرا یاد می کند و ہر دو لب بنام من می جنباند **حدیث دیگر** و در صحیحین وارد ہست کہ حق تعالےٰ می فرماید اے ابن آدم اگر مرا بدل خود یاد کنی من ہم ترا در دل خود یاد کنم و اگر مرا در حلقہ و مجمع یاد کنی من ہم ترا در حلقہ و مجمع گروہی و ملائکہ مقربین و ارواح انبیا و اولیا علیہم السلام یاد کنم و آں حلقہ و مجمع بہتر از حلقہ و مجمع تست و اگر از من بقدر یک بالشت نزدیک شوی من بسوئے تو بقدر یک گز نزدیک شوم و اگر بسوئے من قدم قدم بیائی من بسوئے تو دواں دواں بیایم **حدیث دیگر** و در کتاب الزہد

امام احمد و دیگر کتب معتبرہ وارد ست کہ ابو درداؓ گفت کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم می فرمودند کہ آیا خبر ندہم
من شمارا بہ بہترین عبادات شما و پاکترین اعمال شما نزد خدا و بلند کنندہ تر درجات شمارا و آنچہ بہتر باشد۔
از خرچ کردن زر و سیم و از آنکہ در جہاد با دشمناں ملاقات کنند پس آنہا گردن ہائے شما را بزنند و شما گردن ہائے
آنہارا مردم گفتند یا رسول اللہ بلے البتہ ما را ازیں عمل بزرگ نشان دہید و خبردار سازید مے فرمودند
ذکر اللہ **حدیث دیگر** بیہقی بروایت عبداللہ ابن عمرؓ آوردہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میفرمودند کہ ہر چیز را صیقلے ہست و صیقل دلہا یاد خداست و ہیچ چیز در نجات دادن از عذاب الٰہی نقدر
کارگر نمی شود کہ ذکر اللہ می شود و ایں حروف را دو بار فرمودند مردم عرض کردند کہ یا رسول اللہ آیا جہاد در راہ خدا
نیز برابری نمی کند فرمودند نمی کند اگرچہ مرد مجاہد شمشیر خود را بزند کہ بشکند **حدیث دیگر**
امام احمد و بیہقی بروایت خدریؓ آوردہ اند کہ حق تعالے روز قیامت خواہد فرمود کہ امروز تمام ایں
جمع را معلوم خواہد شد کہ بزرگی چیست و لائق بزرگی کدام مردم اند مردم پرسیدند کہ یا رسول اللہ مردم
مارا خبر دہید تا غیر آں فرقہ را بزرگ و کریم نگوئیم فرمودند کہ اہل کرم آں جماعہ اند کہ در مجالس ذکر می نشینند
**حدیث** در مشکوٰۃ و شرح آں از ابوہریرہؓ گفت کہ فرمود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ خداوند نعمت
و تعالے فرمود ہموارہ تقرب می ورزد بندہ من بسوے من بسبب ادا کردن امور زائدہ از فرض و واجب
تا ایں مرتبہ کہ من او را دوست میدارم پس چوں دوست داشتم او را می شوم گوش او کہ می شنود
بداں گوش و می شوم دیدہ او کہ می نگرد بداں و می شوم دست او کہ کار میکند بداں و می شوم پائے او
کہ میرود بداں و بیشک اگر سوال کند از من بدہم او را آنچہ خواہد از من و اگر پناہ جوید بمن پناہ دہم
او را **رواہ البخاری** اور بعضوں نے اس حدیث کے معنی یہ لکھے ہیں کہ گردانتا ہے اللہ سلطان
حُبّ اپنی کو غالب اُس پر یہاں تک کہ نہیں دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور نہیں سُنتا
مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور ہوتا ہے اللہ سبحانہٗ اُس میں مددگار اور کارساز بچاتا ہے
سمع اور بصر اور ہاتھ اور پاؤں اُس کے کو اُس چیز سے کہ نہیں پسند کرتا اُس کو لے سالک
جس کا اللہ تعالے ایسا محافظ ہو اُس کے قول اور فعل کو یک بہ یک خلاف شرع تصور کرنا چاہیے

بلکہ طریق اسلم وہی ہے کہ جو اوپر مذکور ہوا یعنی اپنی عقل کا نقصان جان کر اُن بزرگانِ دین کو معذور جانے۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرج البحرین میں حال حضرات صوفیہ رحمہم اللہ یعنی حضرت شبلی کا موافقت کرنا اہلیہ اپنی سے اور چاک کرنا جامہ نو اور ڈالنا دریا میں ہیروں کا اور حضرت ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئیں میں گرنا باوجود موجود ہونے آدمیوں کے اور نہ طلب کرنا اُن آدمیوں کا واسطے نکالنے اپنے اور حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا قریہ سے جانا اُس جا پر دیدہ و دانستہ کہ جہاں شیر کی آمد و رفت تھی اور حضرت شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا نزدیک سیاف کے بمقام گردن زدنی بقصد خود ساختہ تواجد اور اذواق کے در آنا اور گر نا مرید حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا بیچ حوض آب یخ بستہ مع ژند کے اور خشک کرنا اُس ژند کا اوپر بدن کے اور کہنا حضرت منصور اور بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم کا انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی ولیس فی جبتی سواہ وانا ہو و ہو انا کے باب میں فرماتے ہیں لیکن قسم اول از غلبات احوال است و آنچہ ازین طائفہ در حالت سکر و غلبہ حال صادر گردد قولاً و فعلاً طریق اسلم در انجا تسلیم است و ترک مباورت باعتراض و انکار انتہی اے سالک باوجود ایسے نامشروع افعالوں اور اقوالوں کے کہ شریعت غرا میں کسی طرح سے مشروع نہیں ہو سکتے مرتبہ تسلیم کا اسلم فرماتے ہیں بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ جو عالم ظاہر یا متقشف صرف براہ رد و انکار کے در آکر غلبہ وجد اور سکر اُن کے کو تسلیم نہ کرے اور اہل اُس کے کو معذور نہ رکھے تو اُس کے خوف خاتمہ بد ہونے کا ہے نعوذ باللہ منہا چنانچہ لکھتے ہیں۔ و منشاء ایں کار از بے مناسبتی و بے مشربی و جمود طبع و خرابی باطن است و ورود حرمان از برکات و خوف سوء خاتمت بود چہ جائے اُن طریقوں کے کہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے دلیلوں سے ثابت و اثبت ہوں باوجود اس کے کہ ایک مدت مدید سے علمائے ظاہر اور علمائے باطن اور اولیائے متقدمین اور متاخرین کا اُن طریقوں کے مشروع ہونے پر ہنوز اتفاق ہو تو ڑے اور اُن طریقوں کے مجوزین اور معتقدین کو مشرک اور بدعتی کہکر اُن طریقوں سے کہ جن کو علمائے راسخین اور اولیائے مستندین نے آلہ تقرب الٰہی کا قرار دیا ہے طالبان حق کو متردد و متشکک کرے تو

Marfat.com

اے سالک بیشک وہ شخص نائب شیطان اور مفسد دین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے خواہ عالم ہو خواہ زاہد

| | |
|---|---|
| بر کفے جام شریعت بر کفے سنداں عشق | ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن |

اور یہ جو بعض بعض پڑھے جاہل طرفین سے کہتے ہیں کہ طریقت خلاف شریعت اور شریعت خلاف طریقت کے ہے یہ محض اُن کی نادانی اور بیوقوفی ہے کیونکہ شریعت عین طریقت اور طریقت عین شریعت ہے اے سالک شریعت اور طریقت کی یہ حقیقت اور نظیر ہے کہ شریعت کو بمنزلہ آفتاب کے تصور کرکے اُس کی حرارت پر نظر کر یعنی ایک یہ حرارت کہ بغیر وسائل اور روابط کے تمام کرہ خاکی پر خود بخود آفتاب حرارت زن اور تمازت بخش ہے اگر کوئی تیرہ چشم بسبب برودت طالع ادبار اپنے کے اس حرارت عالم سوز سے بے نصیب رہے تو وہ شخص شقی ازلی اور بے بہرہ از رحمت لایزالی ہے اور دوسرے یہ کہ اس حرارت عامہ سے مشرف ہو کر طالب حرارت زائد کا بروابط اور بوسائل شیشہ آتشی کے ہو کر مثل پنبہ کے اس حرارت مخصوصہ کو حاصل کرکے آتش پذیر ہوتا ہے ۔ تو اے سالک اس مرتبہ کی حرارت کو طریقت اور اُس کے حاصل کرنے والے کو صاحب طریقت کہتے ہیں اور حرارت اولے کو شریعت اور اُس کے حاصل کرنے والے کو صاحب شریعت کہتے ہیں یعنی شریعت کی تکمیل تمام کو طریقت کہتے ہیں اور طریقت کے آغاز کو شریعت کہتے ہیں چنانچہ فرمایا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے مالابدمنہ کے باب احسان میں ۔ بداں اسعدک اللہ تعالےٰ ایں ہمہ کہ گفتہ شد صورتِ ایمان و اسلام و شریعت است و مغز و حقیقتِ آں در خدمت درویشاں باید جست خیال نباید کرد کہ حقیقت خلاف شریعت است کہ ایں سخن جہال و کفر است بلکہ ہمیں شریعت را کہ در خدمت درویشاں رنگ دیگر پیدا میکند چوں قلب از تعلق حسبی و علمی کہ ماسوے اللہ است پاک شود و از رزائل نفس برطرف گشتہ نفس مطمئن شود و اخلاص بہم رساند شریعت در حق او با مغز شود و نماز او عنداللہ تعلق دیگر بہم رساند و دو رکعت او بہتر از لک رکعت دیگراں باشد و ہمچنیں صوم و صدقہ او رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اگر شما مثل کوہ احد زر در راہ خدا خرچ کنید برابر یک سیر یا نیم سیر جو

نباشد کہ صحابہ در راہ خدا دادہ اند ایں جہت قوت ایمان و اخلاص شان ست نور باطن پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم را از سینہ درویشاں باید جست بداں نور سینہ خود را روشن باید کرد تا ہر خیر و شر بفراست صحیحہ دریافت شود انتہےٰ۔ اے سالک جو اس صفت مذکورہ سے موصوف ہوتا ہے اُس کو ولی کہتے ہیں اور درمیان ولایت کے تین مرتبے ہیں یعنی صدیقین اور شہدا اور صالحین اگرچہ لفظ ولی کا تینوں پر اطلاق کرتا ہے مگر اکثر ولی صالحین کو کہتے ہیں اور صالحین سے مرتبہ شہدا کا افضل ہے اور شہدا سے مرتبہ صدیقین کا افضل اور اکمل ہے اور حقیقت صدیقین کی یہ ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھتا ہے یعنی بغیر وسیلہ غیر کے استفادہ اُس ذات بابرکات سے لیتا ہے اور مرتبہ تذکر اور تفکر میں انبیا سے کمتر اور تمام مخلوق الٰہی سے افضل اور اکمل ہے اور علامت صدیقین کی یہ ہے کہ کسی طرح کا سخت ترین حادثہ پیش آوے مگر وہ بجز ذکر اور فکر الٰہی کے کسی کی طرف اصلا التفات نہیں کرتا اور اخلاص حق سے ظاہر و باطن ایک سا رکھتا ہے اور کیفیت جذب اور سکر اور محو و صحو اور جمع الجمع سے مسرور اور پرتو اندازی اس کیفیت کی اوپر دلوں طالبان حق کے قدرت رکھتا ہے مگر بمشیت ایزدی لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور طالب حق پر پہلے جذب اور جذب کے بعد سکر اور سکر کے بعد محو اور محو کے بعد صحو اور صحو کے بعد جمع الجمع واقع ہوتا ہے۔ اے سالک جو ان مرتبوں مذکورہ کو طے کرتا ہے اُس کو صدیق کہتے ہیں اور شہدا کی یہ حقیقت ہے کہ جو معرفت صدیق کے استفادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرتا ہے اور مرتبہ تذکر میں صدیق کے ساتھ مساوی ہے اور مرتبہ تفکر میں صدیق سے کمتر اور علامت اس شہید یار کی یہ ہے کہ جان دینا راہ حق میں بہت سہل جانتا ہے جس میں یادہ ہو معہ مرتبہ تذکر و جذب اور سکر اور محو اور صحو کے اُس کو شہید عشق کہتے ہیں خواہ قتل ہو یا نہ ہو کسی شخص نے ایک ولی اللہ سے پوچھا کہ اس شہید اور شہید حربی میں کیا فرق ہے اُس ولی اللہ نے فرمایا کہ میں کچھ نہیں جانتا مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ وہ مقتول بدست کفار ہے اور یہ مقتول بدست یار چنانچہ فرمایا مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| کے برابر مے نہد شاہ مجید | اشک را در وزن باخون شہید |

اور ولی کی حقیقت یہ ہے کہ جو بمعرفت شہداکے فیض باطن آنحضرت سرور کائنات وفخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم سے اقتباس کرتا ہے اور مرتبہ تذکر میں دونوں کے ساتھ محو جداور سکر اور محو کے مساوی ہے اور مرتبہ تفکر میں دونوں سے پست تر بلکہ ایسا پست تر کہ مرتبہ لاشئے کا رکھتا ہے اور علامت ولی کی دو ہیں مگر اس علامت میں تینوں مشترک ہیں اول علامت یہ ہے کہ دنیا سے بیزار اور مشغول بکردگار ایسا ہوتا ہے کہ ماسوائے محبت خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کے دل میں اصلا محبت کسی کی باقی نہیں رہتی اور اگر رہتی ہے تو واسطے خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوتی ہے اور دوسری علامت یہ ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے چنانچہ وہ حدیث یہ ہے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُاُوْ ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں کہ جن کے دیکھنے سے خدا یاد پڑے خواہ چشم ظاہر سے دیکھے خواہ چشم باطن سے مگر چشم ظاہر کو دیکھنے سے تاثیر عام بے قیام بالمواجہ ہوتی ہے اور یہ علامت ولی کی از بس ضعیف ہے کیونکہ اس علامت میں عوام الناس بھی مشترک ہیں اور چشم باطن کے دیکھنے سے یہ تاثیر خاص بالمواجہ اور بالغیبت ایسی ہوتی ہے کہ طالب حق اس آیہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا کا مصداق ہو کر ماسوائے حق کے اصلا خبر نہیں رکھتا یعنی جیسے خیرگی چشم بواسطہ عینک کے چشم سے دور ہو جاتی ہے ویسے ہی کثافت دوئی دل طالبان حق سے بسبب دیکھنے روئے اولیاء اللہ کے دور ہو جاتی ہے وہ دل ساتھ نور اخلاص الٰہی کے منور ہو جاتا ہے کہ طالب کو ماسوا حق کے اصلا خبر نہیں رہتی اور یہ علامت ولی کی قوی اور مختص ہے یعنی بغیر خیالی صورت ولی کے یہ تاثیر طالب کے دل میں پیدا نہیں ہوتی چنانچہ فرمایا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول جمیل میں بیچ بیان رابطہ قلب شیخ اشغال نقشبندیہ اور چشتیہ کے کہ جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس کی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی تھی کہ حاشیہ اس عبارت کا مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھا ہے کہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ وہ بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی بہ تجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو

Marfat.com

بموجب اُس حدیث مذکورہ کے جو اوپر مذکور ہوئی انتہے یعنی بغیر خیالی صورت ولی کے غیبت میں اور کی
صورت کے خیال سے ذکر کا فائدہ ہرگز نہیں ہوتا بلکہ موجب کثافت کا ہوتا ہے اور یہ علامت ولی کی
اوپر بہر اہل تجربہ کے اظہر من الشمس ہے۔ اے سالک معلوم کر کہ ولی دو تاثیر سے موصوف ہوتا ہے یعنی لازمی
اور متعدی سے اور تاثیر لازمی بھی دو قسم پر ہے ایک یہ کہ تاثیر لازمی سے ولی بذات خود متاثر
ہوتا ہے مگر دوسرے پر تاثیر نہیں کر سکتا اور دوسری یہ کہ جب تاثیر لازمی کا غلبہ تمام و کمال ہوتا
ہے تو ہمنشینوں پر پڑتی ہے مگر وہ تاثیر تا ہمنشینی ولی لازمی کے باقی رہتی ہے الا غیبت
میں کچھ فائدہ نہیں دیتی اگرچہ طالب معتقد اور مودب اور مہذب باخلاق حمیدہ تمام کے ہو۔ اور
تاثیر متعدی بھی تین نہج پر ہے ایک تو یہ کہ تاثیر متعدی بیشک موثر قریب و بعید کے ہے
مگر بایں شرط کہ مرید شائق بتقرب الٰہی و معتقد طرق باطن و مودب باداب پیر و نسبت یافتہ بہ نسبت
پیر کے ہو اگرچہ طالب نزدیک اپنے اُس نسبت کا وقوف نہ رکھتا ہو مگر نزدیک مرشد کامل کے
نسبت زدہ ہو چکا ہو تو حامل تاثیر متعدی کے ایسے طالب کو تاثیر غیبت اور حضور میں مساوی دیتے
ہیں چنانچہ فرمایا مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول جمیل میں وَاِذَا
غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور جب کہ طالب
غائب ہو تو اُس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب
کو توجہ دیتے ہیں اُس کی صورت کو خیال کر کے اے سالک یہ تاثیر محافظت سے طالب کے
قائم رہتی ہے مگر نسبت پیر اس میں شرط ہے چنانچہ قول جمیل میں لکھا ہے وَالثَّالِثُ
الرَّابِطَةُ بِالشَّيْخِ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے
اپنے مرشد کے ساتھ اس کا فائدہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے گاہے مرید میں قابلیت
نہیں ہوتی تو اُس کی مرید محبت سے مرشد اُس میں تصرف کرتا ہے فقط اور دوسری یہ کہ
جب تاثیر متعدی ساتھ زور اور شور کے ہوتی ہے۔ تو اُس حالت میں ایک توجہ

Marfat.com

مرید صادق الاعتقاد کو کفایت کرتی ہے یعنی بار بار طالب کو استفادہ لینی کی حاجت نہیں ہوتی ہے

| | |
|---|---|
| آنکہ تبریز دید یک نظرے شمس دیں | طعنہ زند بر دہیہ سخرہ کند بر چلہ |

اور تیسری یہ کہ جب تاثیر متعدی بمرتبہ اختتام کو پہنچتی ہے تو اُس حالت میں طالب ایک توجہ سے ہمرنگ پیراو فارغ البال سلوک سے ہو جاتا ہے مگر تحمل کرنا طالب کو اس توجہ کا ازبس دشوار ہے اسی واسطے ایسے صاحب نسبت طالب پر ایسی نسبت نہیں ڈالتے اور یہ نسبت سب نسبتوں سے افضل اور اکمل ہے اور ایسے صاحب نسبت ہر زمانہ میں بہت کم ہوتے ہیں۔ اے سالک جو ولی ساتھ تاثیر لازمی کے موصوف ہے وہ قابل ہدایت کے نہیں تا حاصل کرنے تاثیر متعدی کے

| | |
|---|---|
| دلا تا بزرگی نیاری بدست | بجائے بزرگاں نباید نشست |

مگر صحبت اُس کی مفید اور بہتر واسطے طالبان حق کے ہے بہ نسبت عوام کے اور یہ ولی ہدایت کرے تو تاثیر لازمی میں اُس کے نقصان ہوگا بلکہ ایسا نقصان واقع ہوگا کہ رفتہ رفتہ ریاکار اور مکار ہو جائیگا مگر جو ولی تاثیر متعدی سے مشرف ہو کر توجہ القائی کے ضبط کو حاصل کر چکا ہو تو وہ ولی قابل ہدایت کے ہے

| | |
|---|---|
| گفت آں گلیم خویش بروں می برز موج | ویں سعی میکند کہ بگیرد غریق را |

مگر اُس حالت میں کہ کوئی شخص موصوف تاثیر متعدی بمرتبہ توجہ اصلاحی کے اُس دیار میں موجود نہ ہو تو ہدایت طالبانِ حق کو کرے اور آپ درپئے حاصل کرنے ضبط توجہ اصلاحی کے رہے کیونکہ بغیر حاصل ہونے ضبط توجہ اصلاحی کے گونہ ہدایت میں اندیشہ ہوتا ہے اور اگر کوئی ہو تو طالبان حق کو اُس کی طرف ترغیب اور رغبت دیکر تا حاصل ہونے ضبط توجہ اصلاحی کے طالبان حق پر آپ دست اندازی نہ کرے اور باوجود حاصل ہونے ضبط توجہ القائی اور اصلاحی کے ہدایت طالبان حق کو نہ کرے تو ماخوذ بعلت علم پوشی کے ہوگا اور جو ولی ان دونوں صفتوں سے موصوف ہے یعنی توجہ القائی اور توجہ اصلاحی سے اُس کو چاہیئے کہ شب و روز درپے حاصل کرنے توجہ اتحادی کے رہے اور اگر نہ رہیگا تو بعلت غفلت اور کسل کے

اُس سے باز پرس ہوگی مگر اس مرتبہ کا طالب طلب سے دست بردار نہیں ہو سکتا چنانچہ فرمایا خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید  یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

اور جس سالک کو مرتبہ توجہ اتحادی کے ضبط کا حاصل ہو جاتا ہے تو ایسے ایسے عجائب و غرائب تصرفات او پر دلوں طالبان حق کے کرتا ہے کہ زبان بشر کی اُن تصرفات کے بیان سے قاصر اور عاجز ہے چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ ایک روز آپ کے مکان پر کئی مہمان آ گئے اور اُس روز آپ کے یہاں کچھ کھانے کی قسم سے موجود نہ تھا اس واسطے اُن کو کمال تشویش ہوئی اور اُن کے کھانے کی تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک نان بائی کی دوکان آپ کے مکان کے متصل تھی اس بات کی خبر پاکر ایک خوان بھرا ہوا روٹیوں کا خوب مکلف مرغن نہاری کے ساتھ آپ کے سامنے لا کر حاضر کیا آپ نے اُس کو دیکھ کر نہایت خوش ہو کر فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اُس نے عرض کی کہ مجھ کو اپنا سا کر دیجئے فرمایا کہ تو اس حالت کا تحمل نہ کر سکیگا کچھ اَور مانگ وہ اسی بات کا سوال کئے جاتا تھا اور خواجہ انکار کرتے تھے جب وہ بہت سی عاجزی کرنے لگا تو ناچار ہو کر اُس کو اپنے ساتھ حجرہ میں لے گئے اور تاثیر اتحادی اُس پر کی جب حجرہ سے باہر نکلے تو خواجہ میں اور اُس نان بائی کی صورت شکل میں کچھ فرق باقی نہ رہا تھا لوگوں کو پہچاننا مشکل پڑا تھا لیکن اس قدر تھا کہ خواجہ ہوشیار تھے اور وہ نان بائی بیہوش اور سرشار۔ القصہ اُس نان بائی نے تین روز کے بعد اُسی سکر اور بیہوشی میں وفات کی رحمۃ اللہ علیہ فقط اے سالک اسی طرح کا تصرف خاکسار نے بچشم خود او پر دو برادران دینی اپنے کے دیکھا یعنی ایک پر تاثیر توجہ اصلاحی اور دوسرے پر تاثیر توجہ اتحادی کا یعنی برادر محمد قمر الدین خاں صاحب کہ ساکن قصبہ مُرساں ضلع علیگڈھ کہ فی زمانہ عاشق خدا یکتائے وقت اور بے بدل زمانہ اپنے کے ہیں بخدمت حضرت میاں امان اللہ شاہ صاحب قدس سرہٗ کہ معروف بدبگوے تھے

بہ ایں نیت حاضر ہوے کہ اگر جناب اقدس کامل اور اکمل ہیں تو آج مجھ کو مرید کریں۔ اور میرا نام پردل شاہ رکھیں تو میں حضرت کے کمال کا قائل ہوں غرضیکہ جب برادر ممدوح حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر ہوے تو جناب اقدس نے معًا صورت دیکھتے ہی برادر ممدوح کی فرمایا کہ مَیں نے تجھ کو آج مرید کیا اور تیرا نام پردل شاہ رکھا یہ لفظ حضرت کی زبان مبارک سے سُن کر برادر ممدوح نے بیہوش اور مدہوش ہو کر باہ اور فغاں راہ صحرا کی لی حتّٰی کہ تیس ۳۰ برس کے بعد برادر ممدوح کو گونہ افاقہ ہوا مگر یہ افاقہ بھی اسی طرح پر ہے ؎

| | | |
|---|---|---|
| گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز | گہ آشفتہ در مجلسے خرقہ سوز | |

القصہ جناب اقدس و برادر ممدوح کی صورت و شکل میں کچھ فرق باقی نہ رہا مگر اس قدر کہ برادر ممدوح بصورت جوان اور جناب اقدس بصورت پیر ناتوان کے تھے۔ اور دوسرے یہ کہ برادر مولوی محمد نصیر شاہ صاحب کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ بیچ خدمت جناب قطب الاقطاب شمس العارفین رئیس الواصلین سند آرائے شریعت حلّہ پیرائے طریقت شہنشاہ عشاقِ والا جاہ جناب قطاب مولانا و مرشدنا حضرت مولوی محمد شاہ تاملدار والا تبار قدس سرہٗ مد اللہ ظلال فیوضہٗ علے رؤس المسترشدین الی یوم الدین آمین ثم آمین کے کچھوچھہ سے برہنہ پا بآداب تمام ہمہ تن اعتقاد سے سرشار ہو کر بہ نیاز مندی تمام ملک پنجاب میں بمقام قصبہ سیالکوٹ کہ ملک کچھوچھہ سے فاصلہ قریب دو سو کوس کے رکھتا ہے بوقت عصر حاضر ہو کر داخل طرق عالیہ مع ایک توجہ اُس جناب اقدس کے ہو کر تا وقت عشا ضبط توجہ القائی اور اصلاحی کا حاصل کر کے خرقہ خلافت شریعت و طریقت کا پہن کر توجہ اندازی توجہ مذکوروں کے اوپر دلوں طالبان صادق الاعتقاد کے کر کے متوجہ ضبط توجہ اتحادی کے ہو کر علے الصباح ملک کچھوچھہ کو سدھارے سبحان اللہ کیا انعام اور افضال اوپر اُمّت مرحومہ کے ہے کہ ہر ادنےٰ خوشہ چین از غلامان غلام سیّد المرسلین

Marfat.com

ورحمۃ للعالمین مصداق اس بیت کا ہے

| | |
|---|---|
| آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند | سنگ را ولی کنند وکس را ہما کنند |

اے سالک ازروے سلوک کے اس مرتبہ کی تاثیروں مذکورہ کے واسطے طالب میں قابلیت ضرور ہے اور اگر قابلیت[۱] نہ ہوگی تو طالب کو فیض ہونا محال ہے چنانچہ خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ درباب تاثیر کے چند اشعار اپنے دیوان میں ارقام فرماتے ہیں ہے

| | |
|---|---|
| گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض | ورنہ ہر سنگ و کلوخے دُر و مرجاں نشود |

اے سالک طالب میں ابتدا کا مادہ تین[۲] طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ ہے کہ کسی سلوک اور زہد سے قابل ہدایت کے نہیں ہوتا اور اُس کا ہدایت کرنا سالک کو محال ہے ہے

| | |
|---|---|
| گر جاں بدہی سنگ سیہ لعل نہ گردد | با طینتِ اصلی چہ کند بدگہر افتاد |

اور دوسرا مادہ یہ ہے کہ فیض کے قبول کی لیاقت رکھتا ہے مگر بکمال جد اور جہد کے قابل فیض کے ہوتا ہے ہے

| | |
|---|---|
| گویند سنگ لعل شود در مقام صبر | آرے شود ولیک بخونِ جگر شود |

اور تیسرا مادہ یہ ہے کہ فیض کی لیاقت خود رکھتا ہے بلکہ ایسے مادہ کی فیض خود جستجو کرتا پھرتا ہے ایسے طالب کو ہدایت کرنا بہت سہل اور آسان ہے بلکہ ایسے طالب کو تاثیر القائی تاثیر اتحادی کا مرتبہ بخشتی ہے اور مادہ دوم کو اگر تاثیر اتحادی مرتبہ تاثیر القائی کا بخشتے تو غنیمت ہے چنانچہ فرمایا حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے

| | |
|---|---|
| پریشاں شود گل بہ بادِ سحر | نہ ہیزم کہ نشگافدش جز تبر |

اے سالک تاثیر القائی اور تاثیر اصلاحی اور تاثیر اتحادی کے تصرف سے بڑا صدمہ اور تھرانا اور خوف طالب کے جسم اور دل پر واقع ہوتا ہے تو طالب کو اُس کے سبب سے وجد اور جذب

---

[۱] مناسب نہیں مضمون لانا دوم شعر ہست تعلیم جاہل را بار سوخ ، ہمچو نقش خوب کردن بر کلوخ ، یعنی کلوخ و سنگ اصلاح نپذیرد و دُر و مرجان نشود ۱۲ منہ [۲] یعنی کیفیت طالبان تین اصل سے خالی نہیں ہوتی چنانچہ اس مضمون کو امام غزالی نے احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت میں بتفصیل لکھا ہے ۔ منہ رحم

Marfat.com

ہو جاتا ہے اور طالب کے تھرانے اور مخوف ہونے کا یہ سبب ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالے اپنا تقرب دیا چاہتا ہے تو اُس کو پیشتر اپنے نام کی عظمت عطا فرماتا ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالی عظمت اس اُمت مرحومہ کی اوپر دلوں کافروں اور منکروں اس ملت حقہ کے واقع کرتا ہے تاکہ وہ لوگ معلوم کریں کہ اس اُمت مرحومہ کو حق تعالے سے نسبت مخصوص ہے چنانچہ وحی نازل ہونے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حال ہوتا تھا جیسا کہ لکھا ہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ شرح سورہ اقراء کے وہ عبارت یہ ہے یعنی اللہ تعالے نے وحی نازل ہونے کے وقت ایک بڑا صدمہ اور تھرانا اور خوف آپ کے دل میں ڈالا تاکہ کسی کو خیال بناوٹ اور ملاوٹ کا نہ آوے انتہے تو جو لوگ سعید ازلی تھے وہ تھرانے اور مخوف ہونے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو باعثِ نزول وحی اور رحمت الٰہی کا جانتے تھے اور جو لوگ کہ کافر منکر تھے وہ اس صفت مخصوصہ پر نقص اور اعتراض وارد کرتے تھے چنانچہ اسی طرح اولیاء اللہ کے مخوف ہونے پر بعض بعض بیوقوف زلہ خوار فلاسفر اعتراض کرتے ہیں یعنی کوئی بیہودہ کہتا ہے کہ یہ مسحور ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ یہ مجنون ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ یہ ریاکار اور مکار ہیں غرضکہ بہر نوع در پئے تخریب عظمت اس اُمت مرحومہ کے مستعد اور آمادہ رہتے ہیں حالانکہ علمائے محققین نے ایسا کچھ لکھا ہے کہ جس شخص سے ایسا فعل وقوع میں آوے کہ عند العقل وہ فعل از قسم محالات کے ہو تو اُس فعل کے فاعل پر ساتھ تعمق کے نظر کرنا چاہئے کیونکہ یہ فعل چھ علت سے خالی نہیں یعنی یا تو فعل ارہاص ہے یا معجزہ یا کرامت یا معونت یا استدراج یا اہانت ۔ اے سالک معلوم کر ارہاص اُس خرق عادت کو کہتے کہ جو نبی سے قبل از نبوت کے واقع ہو اور معجزہ اُس خرق عادت کو کہتے ہیں کہ جو نبی سے درمیان نبوت کے صادر ہو اور کرامت اُس خرق عادت کو کہتے ہیں کہ جو ولی سے ظاہر ہو اور ولی کی حقیقت اوپر مذکور ہو چکی ہے یعنی جو اُن صفتوں سے موصوف ہو اور اُس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو کہ عقل اُس کی حقیقت کے دریافت کرنے میں معذور اور عاجز ہو تو اُس کو کرامت کہتے ہیں نہ کہ وہ فعل جو قرآن اور حدیث کی عبارت النص و مقتضاء النص و دلالۃ النص و

اشارۃ النص سے ثابت اور اثبت ہو باوجود اس بات کے کہ اُن چاروں دلیلوں سے اوپر علماے ظاہر اور باطن کے وہ فعل متفق علیہ ثابت ہو اور تمام اولیاے متقدمین اور متاخرین اور علماے ظاہر اور علماے راسخین اُس فعل کے اوصاف کے بیان میں اپنی زبان کو قاصر اور عاجز فرماویں اور کوئی نفس پرست ذلہ خوار فلاسفہ بسبب کثافت نفس اپنے کے اس فعل احسن کو نہ سمجھے اپنے کو خلاف شرع ہونے اُس فعل احسن کے دلیل تصور کرے اور تمویہات فلاسفہ کے پیش لاکر اُس فعل احسن کو مذموم اور معیوب نزدیک مخلوق عامہ کے کرنے تو یہ اُس کی محض نادانی ہے کیونکہ اسرار شریعت کسی کے فہم پر منحصر نہیں کہ جو اُس کے فہم میں آوے وہ شریعت ہے اور جو نہ آوے وہ شریعت نہیں بلکہ نہ آنا دلالت اُس کی جہالت پر کرتا ہے نہ کہ یہ اپنی جہالت کو عالمیت پر ترجیح دیکر سر بافلاک رکھی نعوذ باللہ منہا راست فرمایا مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| اشقیارا دیدۂ بینا نہ بود | نیک و بد در دیدہ شاں یکساں نمود |

اے سالک ان کی گریہ مسکینی پر فریب نہ کھانا یہ سیرت شیطان بشکل انسان ور آکر شہباز صدر نشیں کو دام فریب میں لاتے ہیں چنانچہ فرمایا خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| اے کبک خوش خرام کجا می روی بایست | غرہ مشو کہ گربۂ عابد نماز کرد |

اے سالک کا نپنا اور تھرانا اور مخوف ہونا عظمت الٰہی سے انبیا اور اولیا علیہم السلام کا قرآن اور حدیث سے ثابت اور اثبت ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ انفال میں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا اے سالک جہاں لفظ اِنَّما کا آتا ہے وہاں ساتھ قاعدہ نحو کے معنی حصر کے دیتا ہے چنانچہ اس آیہ میں لفظ اِنَّمَا کا آیا ہے یعنی ایمان والے وہی ہیں کہ جب نام آوے اللہ کا ڈرجاویں دل اُن کے اور جس وقت پڑھی جاویں اُن پر آیتیں اُس کی تو زیادہ کردیں وہی آیتیں اُن کے ایمان کو انتہےٰ۔ یعنی جس کا دل اللہ کا نام سنکر بیتاب او بیقرار اور مخوف ہوجاتا ہے وہ مسلمان ہے اور جو اس صفت سے موصوف ہے وہ منزل مقصود

کو پہنچا بحر الحقایق میں لکھا ہے کہ ایمان حقیقی ایک نور ہے بقدار روشنی روزن کے درمیان
دل مومن کے چمکتا ہے پس جب قرآن اور پار ارباب قلوب کے پڑھتے ہیں تو اُن کے اکا
روزن ساتھ برکت اُس قرأت کے کشادہ ہو کر نور ایمان کا زیادہ تر اُن کے دل میں جلوہ گر
ہوتا ہے اور وہ ارباب قلوب بیچ نور جمال الہٰی کے مستغرق ہو جاتے ہیں انتہے۔ مگر
خشیت الہٰی سے دل چار طرح پر متاثر ہوتے ہیں ایک تو عام اور دوسرا خاص اور تیسرا اخص
اور چوتھا اخص الاخص یعنی اللہ کا نام سُنکر ایسا عظمت پذیر ہوتا ہے کہ جو عظمت مخلوقی اُس کے
اندر غالب اور اغلب ہوتی ہے اُس کے مقابل عظمت الہٰی سے ساوی مُؤثر ہو جاتا ہے
لیکن عظمت مخلوقی کو دور نہیں کرسکتا مگر اعتقاد ً عظمت مخلوقی سے عظمت خدا کو اَزبس عظمت
جانتا ہے اور دوسرا دل یعنی خاص اللہ کا نام سُنکر ایسا عظمت پذیر ہوتا ہے کہ عظمت الہٰی
اغلب اور عظمت مخلوقی مغلوب ہو جاتی ہے اور تیسرا دل یعنی اخص اللہ کا نام سنکر ایسا متاثر
ہوتا ہے کہ عظمت مخلوقی نیستا و نابود ہو جاتی ہے اور چوتھی یعنی اخص الاخص اللہ کا نام
سنکر ایسا عظمت پذیر ہوتا ہے کہ مع حوالی قریبہ اور بعیدہ اپنے کے یعنی ہمہ تن جل بُھن نیست
اور نابود ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ یہ نقل فرماتے ہیں کہ مَیں ایک روز
فجر کی نماز پڑھ کر مسجد سے اپنے مکان کو آتا تھا کہ اثنائے راہ میں ایک عورت کہ عمر اُس کی تخمیناً
چودہ یا پندرہ برس کی ہوگی برہنہ پا اور برہنہ سر لباس شاہانہ پہنے ہوئے ایسی حسینہ اور جمیلہ
مستانہ وار نظر آئی کہ اگر مَیں نے نور الہٰی نہ دیکھا ہوتا تو اُس کو دیکھ کر مفتون اور مجنون ہو کر
راہ صحرائے عدم کی لیتا جب وہ زن میرے قریب آئی تو مَیں نے اُس زن سے کہا۔ کہ
اے زن سر بہ پوش زن نے کہا اے شیخ گل نمے پوشد پھر مَیں نے زن سے کہا کہ تراہر کہ
بیند فریفتہ شود۔ زن نے کہا اے شیخ دروغ میگوئی ہر کہ مارا بیند سوختہ شود حضرت شبلی فرماتے
ہیں کہ مَیں نے اُس زن کی فراست اور دانائی پر تعجب کر کے اللہ اکبر کہا زن اللہ کا نام
سنکر خاکستر ہو کر خاک پر گر پڑی اور اُس وقت بیچ کانوں میرے کے یہ ندا زمین و آسمان سے

آتی تھی کہ آفرین صد آفریں اے دامن پوشش کہ برا کثر دستار بنداں سبقت بردی - اے سالک جب حضرت شبلی نے یہ حال زن کا دیکھا تو جبہ اور دستار کو زمین پر پٹک کر یہ شعر پڑھتے ہوئے صحرا سے انفعال کو روانہ ہوئے ؎

| | |
|---|---|
| نمیدانم کرا مانم بدیں صورت گرفتارم | نہ من ہندو نہ من مسلم نہ من مرتد نہ بدکارم |

غرضکہ جب حضرت شبلی کو وجد او جذب سے گونہ افاقہ ہوا تو جناب باری میں درگاہ پاک میں بصد عجز و انکسار کے التجا کی کہ خداوندا مجھ کو ایسا درد و سوز عنایت نہ ہوا حالانکہ میں ایک مدت مدید سے اس درد و سوز کا طالب ہوں - آواز آئی کہ اے شبلی تو ہمارے عاشقوں کا ہادی ہے اگر تجھ کو یہ درد و سوز عنایت ہوتا تو ہدایت کون کرتا اے شبلی جیسے ہم مجرد ہیں ویسا ہی ایک ہمارا عاشق اوپر روے زمین کے مجرد ہوتا ہے چنانچہ یہ عورت اُسی رتبہ میں تھی یعنی ایک بار اس نے ہمارا نام سُنا عاشق ہوئی اور دوسری بار سُن کر جان و تن سے قربان ہوئی انتہٰے لیکن مرتبہ اولیٰ میں یعنی جب عظمت مخلوقی اور عظمت الٰہی مساوی ہوتی ہے تو اُس حالت میں احتمال دونوں جانب کا ہے یعنی یا تو طالب منزل مقصود کو پہنچا یا درمیان میں مارا گیا کیونکہ یہ منزل طے کرنا سالک پر ازبس دشوار ہے چنانچہ فرمایا خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| راہ سخت است مگر یار شود لطف خدا | ورنہ آدم نبرد صرفہ ز شیطانِ رجیم |

اے سالک یہ لاخوار فلاسفہ ایسی حالتوں اور کیفیتوں عاشقانِ حق سے منکر اور مانع ہیں حالانکہ یہ انکار ان بیہودوں کا قرآن اور حدیث اور خلاف فعل اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلاف قول اولیا رحمہم اللہ ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ زمر میں اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

Marfat.com

وَمَنْ یُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ **ترجمہ** بھلا جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے مسلمانی پر سو وہ اُجیالے میں ہے اپنے رب کی طرف سے سو خرابی ہے جن کے دل سخت ہیں اللہ کی یاد سے وہ پڑے پھرتے ہیں بھٹکے صریح اللہ نے اُتاری بہتر بات کتاب کی آپس میں ملتے دوہرائے ہوئے بال کھڑے ہوتے ہیں اُس سے کھال پر اور اُن لوگوں کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر نرم ہوتی ہیں اُن کی کھالیں اور اُن کے دل اللہ کی یاد پر یہ ہی ہے راہ دینا اللہ کا اسی طرح راہ دیتا ہے جس کو چاہے اور جس کو راہ بھلا دے اللہ اُس کو کوئی نہیں سمجھانے والا انتہٰی۔ حضرت امام قشیری قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ مومنین کے دل ہیبت الٰہی سے تھرآتے ہیں اور انس جناب باری سے ساکن ہوتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لرزہ اور آرام قبض اور بسط کے آثار سے ہوتا ہے یا استتار اور تجلی کے باعث سے وقوع میں آتا ہے کشف الاثار میں لکھا ہے تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ مبتدیان راہ کی صفت ہے اور تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ سے وہ لوگ مراد ہیں جو نخلگانِ لطفِ الٰہی ہیں یعنی جو لطف الٰہی سے مشرف ہیں۔ اے سالک وجد اور جذب اولیاء اللہ کا قرآن سے بخوبی ثابت ہوا اب وجد اور جذب اصحاب رسول کا اور اولیائے مقبول الٰہی پر نظر کر۔ کہ کوئی ولی اللہ اور کوئی کتاب اولیاء اللہ کی جذب اور وجد کی تعریف سے اور اُس کے مُنکر کی مذمت سے خالی نہیں چنانچہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرج البحرین میں در باب ثبوت وجد اور جذب اولیاء اللہ اور اصحاب کرام مع ابیات از تصنیف اپنے کے یہ عبارت نقل فرماتے ہیں بگر غلبہ حال و سکر و وجد صحابہ رضی اللہ عنہم نیز غلبات حال بود و مستی ہا بود و آخر تو اجد و رقص بلال در مسجد وقت نزول ایں آیہ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ و منع عمر ابن الخطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از صلح کفار در روز حدیبیہ عدم شکر ا[1] امتثال حضرت عائشہ صدیقہ از آں حضرت در نزول قرآن طہارت ذیل حال وے رضی اللہ عنہا در قصہ افک قول معاذ بن جبل

یعنی در جنگ بدر

[1] عصمت طہارت حضرت عایشہ صدیقہ رض در قرآن مجید واقع است بگر حضرت رسول کریم صلعم عایشہ صدیقہ را خبر کرد خدا زاں آیات و فرمود کہ شکر خدا بجا آر کہ در طہارت تو ایں آیت نازل فرمود حضرت صدیقہ را حالتے پیدا شد کہ دراں حالت بے اختیار بر زبان او شاں ایں مضمون جاری شد کہ من شکر گذار خدا نیستم کہ شما

نزد حبیبان ذکر و یاد کہ وے رحمت است مرایں امت را خداوند امعاذ را و اہل سعادت را ازیں رحمت فراموش مکن و قول او در وقت طریان اغما (بیہوشی ۱۲) و سکرات موت اُخْنُقْ خَنْقَكَ فَوَعِزَّتِكَ لَتَعْلَمُ اَنِّی اُحِبُّكَ

| | |
|---|---|
| اے کہ از کشمکش قال و مقال | حقیقت حالت ارباب کمال |
| نشنیدی ز کساں جز خبرے | ہیچ نا یافتہ در خود اثرے |
| قابل کار نہ معذوری | یا خود از کوشش آں بس دوری |
| باش کیں راہ گذارے دگرست | ہر کسے قابل کارے دگرست |
| لیکن اندر پے انکار مرو | از جہاں منکر ایں کار مرو |
| بنگر ایں حالت درویشاں را | کوشش و سوزش و عشق ایشاں را |
| کہ دریں رہ چہ طلبہا دارند | زیں طلبہا چہ تعبہا دارند |
| زیں طلب گر نہ خدا یافتہ اند | ایں ہمہ بہر چہ بشتافتہ اند |
| در طلب ایں ہمہ جانبازی چیست | مال و اسباب فدا سازی چیست |
| کشف اگر نیست قیاس تو کجاست | عقل کو درک حواس تو کجاست |
| بارے ار نیست ترا وجدانے | معتقد باش بیارا ایمانے |

انتہی - ابیات حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہیں :-

| | |
|---|---|
| کفر کافر را و دیں دیندار را | ذرۂ دردے دل عطار را |
| ذرۂ درد خدا حاصل ترا | بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا |
| درد عشق از ہمہ آفاق بہ | ذرۂ درد از ہمہ عشاق بہ |
| درد حاصل کن کہ درماں درد تست | در دو عالم داروے جاں درد تست |
| گر شود ایں درد دامنگیر تو | بس بود ایں درد دائم پیر تو |
| درگذر از زاہدی و سادگی | درد باید درد کار افتادگی |

Marfat.com

| | |
|---|---|
| قدسیاں را عشق ہست و درد نیست | درد را جز آدمی درخورد نیست |
| ہر کرا دوست درمانش مباد | وانکہ درماں خواہد و جانش مباد |

مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ ؎

| | |
|---|---|
| اے خنک چشمے کہ آں گریان اوست | وے ہمایوں دل کہ آں بریان اوست |
| بر محمد چوں ابو بکرؓ مکو | دید صدقش گفت ہذا صادقو |
| چوں نہ بد بوجہل از اصحاب درد | دید صد شق القمر باور نہ کرد |
| آتش است ایں بانگ نائے و نیست باد | ہر کہ ایں آتش ندارد نیست باد |

حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| مکن عیب درویش حیران مست | کہ غرق است ازاں میزند پا و دست |
| شترا چو شور و طرب در سر است | اگر آدمی را نباشد خر است |

غرض کہ اے سالک تمام کتابیں اولیائے باکمال اور علمائے راسخین کی درد و سوز الٰہی سے مالامال ہیں کیونکہ درد بغیر اخلاص اور اخلاص بغیر حضور اور عظمت الٰہی کے سالک کے دل میں پیدا نہیں ہوتا اور بغیر حضور کے عبادت مقبول نہیں چنانچہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ یعنی نماز نہیں ہوتی مگر ساتھ حضور قلب کے انتہے اور حقیقت عظمت مخلوقی کی یہ ہے یعنی عظمت مخلوقی جوہر نفس سے اور قبول کرنا عظمت مخلوقی کا خصائص نفس سے اور عظمت الٰہی جوہر روح ہے اور قبول کرنا عظمت الٰہی کا اوصاف روح سے ہے۔ اے سالک معلوم کر کہ طالب حق اور نفس سرکش سے اس جا پر محاربہ اور مجادلہ عظیم درپیش آتا ہے اگر طالب اور نفس سرکش کے غالب آیا تو عظمت مخلوقی مغلوب اور عظمت الٰہی غالب ہو جاتی ہے تو بسبب پرتو انوار عظمت الٰہی کے طالب میں ایسی ایک ہمت بلند پیدا ہو جاتی ہے کہ دنیا اور کسی اہل دنیا کی عظمت اس کے دل میں نہیں سماتی بلکہ سلطنت کی عظمت حاصل کو چھوڑ کر عظمت الٰہی کا گدا بن کر سلطنت بشری کو حاصل کر کے یہ بیت حسب حال اپنے کے پڑھتا ہے ؎

Marfat.com

| | |
|---|---|
| محراب جہاں جمال رخسارہ ماست | سلطان جہاں درد ل بیچارہ ماست |

بعد اس کے تمام بنی آدم ہمدگر کو ساتھ مضمون لقد کرمنا بہ بیان مولانائے روم رحمتہ اللہ علیہ کے ہدایت کرتا ہے ؎

| | |
|---|---|
| اسپ ہمت سوئے آخر تاختی | آدمِ مسجود را نشناختی |
| این جہاں دریا و تن ماہی و روح | یونس محجوب از نور صبوح |
| گر مسبح باشد از ماہی رہید | ورنہ در وے ہضم گشت و ناپدید |

اے سالک درمیان اس زمانہ کے اکثر بشر ساتھ خیال فاسد اور گمان دروغ اپنے کے دین حق سے فارغ البال اور آسودہ ہو کر بیٹھ رہے ہیں اگر دین ساتھ اس آسانی کے ہوتا جیسے کہ یہ بیوقوف لوگ جانتے ہیں تو جگر انبیاؤں کے دریائے رحمت الٰہی سے ہرگز آب نہ ہوتے اور دل اولیاؤں باکمال کے تمازت عظمت آفتاب الٰہی سے ہرگز کباب نہ ہوتے ؎

| | |
|---|---|
| تا چنیں کارے نیفتد مرد را | او چہ داند عشق را و درد را |
| تو نہ کار افتادۂ نے عاشقی | مردہ تو عشق را کے لائقی |

اے سالک باوجود اس جلالت نبوت اور خلت کے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ السلام کو جب اپنی خطا یاد آتی تو بیہوش ہوجاتے اور اندوہ اور جوش دل مبارک آنحضرت کا دو فرسنگ سے سُنا جاتا اور جبرائیل علیہ السلام اُسی وقت نازل ہوتے اور فرماتے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے خلیل تو نے کہیں ایسا دیکھا ہے کہ دوست سے دوست ڈرے۔ تو خلیل الرحمٰن علیہ السلام فرماتے سچ ہے اے اخی لیکن جب مجھ کو اپنی خطا یاد آتی ہے تو عظمت الٰہی سے خلعت خلت کو بھول جاتا ہوں نقل ہے کہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام ہلال غلام مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو حضرت ہلال کے آگے تشریف لاتے اور فرماتے کہ اے ہلال دعا کر واسطے محمدؐ کے تو ہلال دعا کرتا اور آپ آمین آمین فرماتے ؎

| | |
|---|---|
| یقیں میداں کہ شیراں شکاری | دریں رہ خواستند از مور یاری |

Marfat.com

اے سالک راہ انبیا و اولیا کی دیگر اور ظاہر بینوں اور نفس پرستوں کی دیگر دیکھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں ایسا کچھ فرمایا ہے لَوْ اتَّزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ مَعَ اِیْمَانِ اُمَّتِیْ لَرَجَحَ اے سالک با ایں فضیلت کہ افضل البشر بعد از انبیاء و الرسل کے اور اُن کی شان میں یہ حدیث ہے کیا نالہ و زاری کے ساتھ فرماتے ہیں۔ اَنَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ وَرَقَۃً فِی الشَّجَرَۃِ تَاکُلُ الْاَنْعَامُ یعنی کیا خوب ہوتا جو میں برگ درختوں کا ہوتا تا کھا جاتے مجھ کو گوسپند اور جب بیچ خدمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتے تو عرض کرتے ما الایمان یا رسول اللہ یعنی کیا چیز ہے ایمان یا رسول اللہ۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک روز بیچ محفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابی آنحضرت سے اپنی اپنی گرسنگی شب کی حقیقت بیان کرتے اور اسی جلسہ میں حضرت صدیق اکبر موجود تھے انہوں نے بھی اپنی گرسنگی شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو جو اصحاب آپ کے ہمسایہ میں رہتے تھے وہ بولے کہ صدیق ہر نیم شب کو تمہارے گھر میں کباب بھنا کرتے ہیں اور اُن کی خوشبو ہم کو آیا کرتی ہے اور آپ اکثر اوقات شکایت فاقہ کیا کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کباب نہیں وہ اُن کا دل ہے کہ عشق الٰہی اور عظمت الٰہی سے جلا کرتا ہے اے سالک یہی حال تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا باوجود اس حدیث اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا کے کیا فریاد کرتے تھے وَلَیْتَنِیْ کُنْتُ حَیْضًا لِاُمِّیْ اے کاش اگر پیدا نہ ہوتا تو کیا خوب ہوتا۔ اور کتابوں میں لکھا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تو حضرت امیر کا رنگ نے رد ہو جاتا تھا کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ وقت نماز کے آپ کا ایسا رنگ متغیر کیوں ہو جاتا ہے آپ نے یہ ارشاد کیا کہ ایسی امانت کے ادا کرنے کا وہ وقت ہے کہ جس کے بار سے زمین و آسمان الاماں کھینچتا تھا تو میری کیا حقیقت ہے کہ عظمت الٰہی سے متغیر الحال نہ ہوں۔ اے غافلو دیکھو شیران حق کا عظمت الٰہی سے یہ حال ہے تو ما و شما کی کیا حقیقت ہے کہ عبادت رسمی پر اعتماد کرکے شاد و خندان

بحال خود رہیں ؎

| | |
|---|---|
| آں ہوائے کہ پیش ازیں باشد | رسم و عادت بود نہ دیں باشد |

نقل ہے کہ ایک روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ عظمت الٰہی سے متحیر اور بیقرار ہو کر اپنے مکان سے غائب ہوئے تو مرید اس شیخ باکمال کی تلاش اور جستجو میں سراسیمہ جابجا پھرنے لگے اُس حالت میں کسی شخص نے مریدانِ باصفا کو خبر دی کہ پیر تمہارے بلباس مخنثوں کے درمیان مخنثوں کے بیٹھے گریہ وزاری کرتے ہیں مریدانِ باوفا یہ سنکر آہ وفغاں اُفتاں وخیزاں مکان مذکورہ کی طرف گئے تو دیکھا کہ حقیقت میں دریائے حیرت اور حسرت میں متغرق بیٹھے رو رہے ہیں مریدان صادق الاعتقاد نے باادب بصد عجز ونیاز کے امام وقت سے عرض کی کہ اے شیخ وقت یہ کیا حال ہے حضرت شبلی نے فرمایا کہ میں نے اپنی حقیقت آج معلوم کی کہ میں نہ مرد ہوں نہ زن کیونکہ مرد ہوتا تو مثل جنید کے ہوتا اور اگر زن ہوتا تو مثل رابعہ کے ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ مخنث ہوں اور مخنث کا رہنا مخنثوں میں بہتر ہے یہ کہکر شیخ معہ مریدوں کے بتواجد اور شوق و شغف کے در آکر مثل ان ابیات کے بہ آواز خوش مثل الحان داودی کے پڑھ کر تمام ذی روح اور جمادات اور نباتات کو عظمت الٰہی سے سوختہ اور بریاں کر کے آہ وفغاں صحرا کو سنعارے۔ ابیات یہ ہیں ؎

| | |
|---|---|
| کاشکے ہرگز نہ زادے مادرم | تا نہ کردے کشتہ نفس کافرم |
| کاشکے ہرگز نبودے نام من | تا نبودے جنبش و آرام من |
| ازین کافر کہ مارا در نہاد است | مسلماں در جہاں کمتر فتاد است |
| ترا تا نفس کافر در کمین است | کجا تو راہ بری آنجا کہ دین است |

اے سالک ظاہر بیناں اور صورت پرست ایسے شخصوں کو دیوانہ اور مجنوں کہتے ہیں اور حالانکہ یہ سب مجنوں اور دیوانے ہیں الا فرق ہے کہ وہ دیوانہ الٰہی اور یہ دیوانہ دنیا۔ اے سالک نزدیک اس طائفہ کے صوت کا کچھ اعتبار نہیں مگر باطن کا چنانچہ حضرت خواجہ

Marfat.com

معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بیچ گنج الاسرار کے فرماتے ہیں۔ بدانکہ مردم صلاحیت علم ظاہر دارد اما عمل اخلاص ندارد مومن نیست وعمل بے اخلاص ہیچ منفعت و فائدہ نہ کند زیرا کہ فردائے قیامت حق تعالےٰ از علم نخواہد پرسید آما از عمل اخلاص خواہد پرسید انتہےٰ

| | |
|---|---|
| ترک صورت گیر در عشق صفت | تا بتابد آفتاب معرفت |

یہ نقل حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرج البحرین میں بیان فرمائی ہے کہ ایک روز حضرت شبلی نزدیک ابوبکر مجاہد کے کہ علامہ عصر اپنے کے تھے تشریف لائے جب نظر ابوبکر کی حضرت شبلی پر پڑی تو اُٹھ کر درمیان دونوں چشم شبلی کے بوسہ دیا اور ساتھ تعظیم تمام کے اپنے برابر بٹھالیا ایک جماعت فقہا کی گرد ابوبکر کے بیٹھی تھی اُس نے ابوبکر سے کہا کہ تم شبلی کی ایسی تعظیم کرتے ہو حالانکہ تم اور تمام ذی علم بغداد کے اس کو دیوانہ کہتے ہیں ابوبکر نے کہا یہ تعظیم مَیں نے نہیں کی بلکہ آج رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شبلی کو دیکھ کر اُٹھے اور درمیان چشم شبلی کے بوسہ دیکر برابر اپنے بٹھالیا مَیں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ شبلی کس افعال سے مستحق اس اکرام اور تعظیم کا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد اس آیت کو پڑھتا ہے اور میرے اوپر درود بھیجتا ہے انتہےٰ۔ اے سالک عاشقان حق کی قدر عاشق الٰہی خوب جانتے ہیں اور صورت پرست بسبب بے انصافی کے نور باطن اس گروہ عالیہ سے اعلےٰ ہیں ورنہ سو صورت پرست عالیمقام سے ایک ادنےٰ اہل باطن اعلےٰ وارفع ہے چنانچہ فرمایا خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے

| | |
|---|---|
| کافران رو عشقیم اگر انصاف است | صد مسلمان تو اے خواجہ و یک کافر ما |

اے سالک ہر عبادت میں اخلاص شرط ہے بقول حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ

| | |
|---|---|
| عبادت باخلاص نیت نکوست | وگرنہ چہ آید ز بے مغز پوست |

اور ظاہر ہے کہ بغیر اخلاص کے عبادت ایسی ہے جیسے تصویر بے جان چنانچہ یہی باعث ہے

Marfat.com

مقبول ہونے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی آیہ خوانی و درود رسانی کا ورنہ تمام مسلمان قرآن خوانی اور درود رسانی کیا کرتے ہیں اور اخلاص دو چیز سے پیدا ہوتا ہے یعنی اُلفت سے یا عظمت سے لیکن مرتبہ اُلفت کا مقدم ہے اوپر عظمت کے یعنی بغیر طے کرنے مرتبہ اُلفت کے عظمت پیدا نہیں ہوتی اور بغیر عظمت کے اخلاص حاصل نہیں ہوتا اور اُلفت کی علامت وجد اور سکر ہے اور اس مرتبہ میں سلوک ذکر الٰہی اور موت ابیض[1] کا ہے اور عظمت کی علامت محو اور صحو ہے اور سلوک اس مرتبہ میں موت اسود[2] اور ذکر الٰہی کا ہے۔ اور اخلاص کی علامت ہے جمع الجمع بغیر فرق کے اور اس مرتبہ میں سلوک ہے موت احمر[3] اور اخضر و ذکر الٰہی کا حتےٰ[4] کہ سالک کو ان مرتبوں کی عادت ہو جائے بعد اس کے ایسے بشر کو یعنی جو ان مرتبوں مذکورہ سے موصوف ہو جاتا ہے اُس کو حق تعالےٰ اپنی مخلوق کا ہادی گردانتا ہے چنانچہ فرمایا حق تعالیٰ نے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ اے سالک ایسے ہادیوں کی ہدایت میں ایسی تاثیر حق تعالیٰ بخشتا ہے کہ اگر انسان سو برس تک عبادت کرے تو وہ اثر پیدا نہ ہو جو ان کے تین بار کے کہلانے اور بتلانے میں ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت شیخ فریدالدین عطار اور حضرت یحیےٰ منیری رحمۃ اللہ علیہما اپنے ملفوظات میں یہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت شبلی بوقت صبح کسی طرف کو تشریف لئے جاتے تھے اور اُس راہ پر ایک زاہد مُصلے پر بیٹھا ذکر الٰہی میں مشغول تھا شیخ دیکھتے ہوئے جائے مقصود پر جا کر واپس آئے تو دیکھا کہ زاہد اُسی طرح مُصلے پر بیٹھا ذکر الٰہی کرتا ہے شیخ مریدوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ ایں زاہد چہ بق بق و حق حق میکند مریدوں نے بسبب ادب کے کچھ جواب نہ دیا۔ مگر زاہد نے بسبب تنگ ظرفی کے تاب نہ لا کر پیش نظر شیخ کے ہو کر شیخ وقت سے کہا کہ اے شبلی میں تجھ کو گروہ صالحین سے جانتا تھا مگر آج تیری حقیقت مجھ پر ظاہر ہوئی کہ تو گروہ صالحین سے نہیں کیونکہ اگر ہوتا تو ایسا کلمہ بے ادبی کا ہرگز نہ کہتا شیخ باکمال نے اس زاہد سے کہا تو کس کا ذکر کرتا ہے زاہد نے کہا اللہ تعالےٰ کا شیخ اللہ تعالےٰ کا نام سنکر بیقرار و بیتاب مثل ماہی بے آب کے ہو کر زاہد سے کہنے لگا افسوس صد افسوس لفظ حق حق اور بق بق

[1] ابیض یعنی ذکر کرنے میں [2] اسود یعنی ایذا دہی خلق پر تحمل برشاد [3] یعنی موت احمر و اخضر پارچہ بوسیدہ و مرقع پوشیدن کہ [illegible]

نے تجھ کو بیقرار اور بیتاب کر دیا اور عظمت نام الٰہی سے تو متاثر اور متغیر حال نہ ہوا جیسا کہ پیشتر مصلے پر بیٹھا ذکر الٰہی کرتا تھا ویسے ہی تجھ کو پھر مصلے پر بیٹھا مثل طوطی کے پڑھتے پایا حالانکہ حق تعالٰے ایسا کچھ فرماتا ہے وَلَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ - زاہد نے شیخ کا کلام سن کر شیخ وقت سے عرض کی کہ اے شبلی ایسے طریقہ پُر اثر سے مجھ کو بھی آگاہی بخش شیخ نے زاہد سے فرمایا بگو اللہ بگو اللہ بگو اللہ تین بار زاہد نے تین بار شیخ باکمال کے ساتھ اللہ اللہ اللہ کہا اور جبہ اور دستار پھینک کر باہ و فغاں صحرائے وحشت کو روانہ ہوا راست فرمایا مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے ؎

| | |
|---|---|
| منزلِ او بر زبانِ اولیاست | در دلِ او روز و شب یاد خداست |
| چشم او بر غیر ہرگز وا نہ شد | قطرۂ او جز سوئے دریا نہ شد |
| محنتِ شاں خاک را اکسیر کرد | لطف شاں بر ہر دلے تاثیر کرد |
| ہر کہ با ایشاں نشیند یک دمے | روز فردا او بجا دارد غمے |
| ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا | او نشیند در حضورِ اولیا |
| طالباں در راہِ حق خوں خوردہ اند | بندگی و حق گذاری کردہ اند |
| لاجرم در بندگی سلطاں شدند | مہتر خلق و جہاں ایشاں شدند |

اے سالک یہ زلہ خوار فلاسفہ اور متقشفہ قسوت دل اور متصوف بے علم اور عوام کالانعام ایسے تصرفات اولیاے باصفا سے متعجب ہو کر بہ نسبت ہادی کے سحر اور طالب متاثر کو بربنا و دیوانگی منسوب کر کے دشمنِ جان طالبان حق کے مثل شیخ نجدی کے ناحق ہو جاتے ہیں اور یہ بیہودہ یہ نہیں جانتے کہ فہم ذاکروں کا فہم غافلوں سے افضل و بہتر ہے چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| اہل دل را ذوق و فہمے دیگر است | کاں ز فہم ہر دو عالم بہتر است |
| ہر کہ را آں فہم در کار افگند | خویش را در بحر اسرار افگند |

باوجود اس بات کے کہ یہ بیہودہ اپنے تئیں دائرہ اسلام میں گردانتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ تصرفات اولیا میں تصرفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یعنی جو معجزہ آنحضرت صلعم کے باقی رہے ہیں وہ اولیا کے دل سے اجرا ہوتے ہیں واسطے عظمت دین حق کے چنانچہ علماے محققین نے اسی واسطے لکھا ہے کہ جو کرامات اولیا سے منکر ہے وہ کافر ہے کیونکہ یہ لوگ نبوت کی دلیل ہیں اور جب کچھ دلیل میں نقص آوے تو مدلول میں بنظر ظاہر کے نقص لازم آتا ہے نعوذ باللہ منہا اور یہ بیہودہ اس دقیقہ دین اور مصلحت اسلام سے دیدہ ودانستہ چشم پوشی کر کے باب رد اور قدح کا باز کر کے ایسا فتنہ اور فساد دین حق میں برپا کرتے ہیں کہ کوئی ولی اللہ زمان رسول اللہ صلعم سے اس زمانہ تک بقول ان بیہودوں کے ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ بیہودہ کہتے ہیں کہ طریقہ پیری اور مریدی کا بدعت ہے اور خلاف شریعت اور وسیلہ طلب کرنا درمیان راہ حق کے شرک ہے حالانکہ کوئی عالم ظاہر اور باطن اور اولیاے متقدمین اور متاخرین اس طریقہ محمودہ اور وسیلہ سے خالی نہ تھا تو گویا ان بیہودوں کے نزدیک ولایت تو درکنار کوئی مسلمان بھی باقی نہ رہا حالانکہ یہ عقیدہ ان احمقوں کا خلاف طریق سنت وجماعت کے ہے نعوذ باللہ منہا اے سالک داخل ہونا بیچ سلاسل اولیااللہ اور طلب کرنا وسیلہ بیچ راہ حق کے موجب حسنات اور برکات اور تقرب الٰہی کا ہے نزدیک جمیع علماے ظاہر اور باطن متقدمین اور متاخرین کے از روے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے دلیلوں سے چنانچہ فرمایا حق تعالےٰ نے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور طلب کرو تم طرف اُس کے وسیلہ اور کوشش کرو بیچ راہ اس کی کے تاکہ فلاح کئے جاؤ انتہی اے سالک تمام علماے ظاہر اور باطن فرماتے ہیں کہ وسیلہ سے مُراد یہاں پیر ہے یعنی وہ پیر جو اپنے خصائل رزائل کو باخلاق حمیدہ ساتھ ذکر اور شغل عظمت الٰہی کے مندفع کر کے دریاے شریعت اور طریقت میں

Marfat.com

مستغرق ہو کے دُرِ وحدت حاصل کر چکا ہو چنانچہ فرمایا حق تعالےٰ نے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ یعنی ضبط کر نفس اپنے کے تئیں ساتھ اُن لوگوں کے کہ یاد کرتے ہیں پروردگار اپنے کے تئیں روز و شب ساتھ اخلاص کے اور مت پھیر آنکھوں اپنی کے تئیں اُن سے اور حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیچ کتاب اپنی کے فرماتے ہیں کہ فرمایا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو شخص مرشد نہ رکھے مرشد اُس کا شیطان ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکھو ایسے بندہ کو کہ زہد کیا گیا ہو بیچ دنیا کے اور کلام کمتر کرتا ہو تو رہو تم بیچ صحبت اُس کی کے کیونکہ حق تعالےٰ اس کو حکمت تعلیم کرتا ہے انتہی یعنی وہ حکمت جس سے بندہ درگاہ الٰہی کا مقرب ہو جاتا ہے بلکہ اُس مقرب حقیقی سے لاکھوں بندگان خدا مقرب الٰہی ہو جاتے ہیں جیسے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس زاہد خشک کو ایک آن میں عاشق باللہ بنا دیا اے سالک ایسی حکمتیں اللہ تعالےٰ اپنے عاشقوں کے دل میں القا کیا کرتا ہے خبردار کسی بیہودہ کے کہنے سے کفش برداری اور آستانہ بوسی ان بزرگان دین کی ہرگز ترک نہ کرنا بقول خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کے ؎

| | |
|---|---|
| حافظ جناب پیر مغاں جاے دولتست<br>واعظ بہ طنز گفت حرام ست اے مخور | من ترک خاک بوسی ایں در نمے کنم<br>گفتم کہ چشم و گوش بہر خرنے کنم |

اے سالک بعضے بیہودہ کہتے ہیں کہ زمانہ خلفا میں بیعت جہاد تھی اور ماسواے جہاد کے بیعت درست نہیں اے سالک یہ بھی انکا کہنا مکر اور فریب سے خالی نہیں کیونکہ تمام علماے ظاہر اور باطن اور اولیاے متقدمین اور متاخرین مستندوں نے لکھا ہے کہ بیعت لینا آنحضرت صلعم کا حدیث سے بہت طرح پر ثابت ہے چنانچہ قول جمیل میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ بہت سی حدیثیں اس باب میں تحریر فرماتے ہیں وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرِکَۃِ الْکُفَّارِ اور حدیث مشہورہ میں منقول ہے رسول اللہ صلعم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت صلعم سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم اور صلوٰۃ اور حج اور زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار معرکہ کفار میں چنانچہ بیعۃ الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شایق ہونے پر چنانچہ بروایت ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لی انصاریوں کی عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر وَرُوِیَ اِبْنُ مَاجَۃَ اَنَّہٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُھُمْ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِہٖ فَیَاْخُذُہٗ وَلَا یَسْئَلُ وَاحِدًا اور ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اس پر لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اُس کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر اُس کو اُٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا انتہی چنانچہ درباب بیعت کے یہ آیہ چھبیسویں ۲۶ پارہ سورہ فتح میں حق تعالےٰ نے فرمائی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے محمد صلعم وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا دست قدرت اُنکے ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اس کو جس پر اللہ سے قول کیا تھا تو عنقریب اس کو اجر عظیم عنایت کریگا انتہی اے سالک یہ بھی

Marfat.com

معلوم کر کہ بیعت نزدیک علماے محققین کے مسنون ہے واجب نہیں لیکن ایسی سنت ہے
کہ جسکے سبب سے بندہ مقبول الہی ہو جاتا ہے اور کوئی ولی بغیر ادا کرنے اس سنت کے ولی نہیں ہوا
اور کوئی اگر ہوا بھی تو شاذ و نادر ہے اور منکر اس سنت کے روافض اور معتزلہ ہیں انتہی ہے
اے سالک بعضے بیہودہ کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی ولی نہیں اور جو اس میں داخل ہیں وہ
مکار ہیں اے سالک یہ گفتگو بھی ان بیہودوں کی حق پوشی اور ابلہ فریبی سے خالی نہیں کیونکہ
ہر زمانہ میں کذابوں کی کثرت اور صادقوں کی قلت رہی ہے حتی کہ زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مشرف باانوار وحدت اور مزین باانوار نبوت اور انواع انواع طرح کے فیوضات باطنہ
اور برکات ظاہرہ سے مقرون اور مشحون تھا اسمیں بھی مسیلمہ کذاب کذابیاں کرتا تھا
جب ایسے زمانہ متبرک میں لوگ کذابی سے باز نہ آئے تو اور زمانہ کی کیا حقیقت ہے کہ
کذابی نہ کریں لیکن ان کذابوں کے سبب سے یہ لازم نہیں آتا کہ آدمی طرق صادقوں سے
روگردان اور حق پوشی حق سے کر کے درپئے منہدم اور عدم کرنے طریقہ صادقوں کے رہے
نعوذ باللہ منہا یعنی جو طرق واسطے تقرب الہی کے علماے ظاہر اور باطن نے قرآن اور حدیث سے
استنباط کر کے واسطے طالبان حق کے ارشاد کئے ہیں اُن کو توڑے بایں توہمات کہ اس
زمانہ میں کوئی ولی نہیں خیر سلمنا کوئی ولی نہیں لیکن وہ طرق کہ جسپر علماے ظاہر اور باطن اور اولیاے
متقدمین اور متاخرین مستندوں کا اتفاق اب تک برابر چلا آتا ہے اُن کو کیوں توڑتے ہیں
اور اُن کے مجوزین اور مطیعین کو مشرک اور بدعتی کیوں کہتے ہیں حالانکہ وہ تو مستند خاص
اور عام کے ہیں اس سے صاف معلوم ہوا کہ ان بیہودوں کو اہل باطن سے عداوت قلبی ہے
اور یہ عداوت خواہ از روے انکار ولایت ہو خواہ از روے سرکشی نفس واللہ اعلم
اے سالک معلوم کر کہ کوئی زمانہ ولی سے خالی نہیں ہوتا الا اسقدر کہ کسی زمانہ میں قلت
اور کسی زمانہ میں کثرت چنانچہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کے وارد ہے گفت کہ شنیدم از رسول اللہ صلعم کہ میفرمودند کہ ابدال چہل کسانند کہ اگر یکے

از ایشان می میرد دیگرے بجاے او نشانند بسبب ایشان حق تعالے باران میفرستد و
هم بسبب ایشان نصرت بر اعدا حاصل می شود وهم بسبب ایشان عذاب الٰہی باز میگردد انتھی
اے سالک حضرات اولیا اللہ نے لکھا ہے کہ ستر ہزار ولی روے زمین پر ہر زمانہ اور
ہر ساعت میں موجود رہتا ہے انتھیٰ اے سالک بعضے بیہودہ یہ کہتے ہیں کہ ولی سے گناہ
نہیں ہوتا اے سالک یہ بھی غلط ہے کیونکہ ولی معصوم نہیں لیکن ولی کا قصد بالجزم حسنات پر
ہوتا ہے اور ولی گناہ کبیرہ سے اجتناب رکھتا ہے اور صغیرہ پر مصر نہیں ہوتا اور باوجود اس مزید
احتیاط کے اگر کوئی گناہ بسبب بشریت کے ولی سے واقع ہو تو وہ گناہ ولی کی ولایت
کا منافی نہیں چنانچہ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرج البحرین میں حضرت
جُنید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جنید سے یہ سوال کیا کہ عارف
سے گناہ ہوتا ہے یا نہیں اور اگر ہوتا ہے تو اُس کی ولایت میں نقص لازم آتا ہے یا نہیں حضرت
جنید نے یہ جواب دیا اگر سابقہ ازل و تقدیر الٰہی چنیں رفتہ باشد کہ این معصیت از وے
بوجود آید چہ چارہ است انتھیٰ ؎

| در کوے نیکنامی مارا گذر ندادند | گر تو نمی پسندی تغییر کن قضارا |
|---|---|

چنانچہ حضرت شاہ عبد الحق مرج البحرین کے تیسرے قاعدہ میں یہ ارشاد فرماتے ہیں
کہ ظاہر ہوتا آدمی سے خطا و معصیت کا بغیر اصرار و انہماک کے منافی مرتبہ قرب اور درجہ ولایت
کا نہیں کیونکہ ہلاکت بندہ بیچ خطا و معصیت کے نہیں بلکہ بیچ ترک توبہ اور رجوع کے ہے
انتھی یعنی گناہ تقدیری کو اللہ تعالے بسبب کثرت توبہ اور ذکر اور اعمال حسنہ کے
اُن حضرات سے دور کر دیتا ہے چنانچہ یہ حدیث تفسیر عزیزی میں بمقام فاذکرونی کے
مرقوم ہے ونیز محدثین مذکورین روایت کردہ اند کہ ہیچ گاہ مردم براے ذکر خدا جمع نمی شوند الا
بعد از فراغ ایشان فرشتہ از آسمان ندا می کند کہ مغفور برخیزید و بدیہاے شما بنیکیہا بدل کردہ شد
انتھی سبحان اللہ ذاکروں کا کیا مرتبہ ہے کہ جنکی بدیاں نیکیوں سے بدلی جاتی ہیں اے سالک

Marfat.com

بعضے بیہودہ ولایت کی یہ شرط بیان کرتے ہیں یعنی ولی وہ شخص ہے کہ جسکو چاہے بلے ایکدم اور ایک آن میں اپنا ہمرنگ اور معتقد کرے حتی کہ وہ دشمن جانی ہو نعوذ باللہ منہا۔

اے سالک یہ گفتگو ان بیہودوں کی مخالف قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس بلکہ جمیع ادیان اور جمیع مذاہب بلکہ جمیع بنی آدم بلکہ مخلوقات الہی اولاً و آخراً و عقلاً و نقلاً کے ہے کیونکہ کوئی نبی اور ولی اس شرط سے مشروط نہیں اور اگر کوئی اس شرط سے مشروط ہوتا تو کوئی کافر اور مذہب مختلف روئے زمین پر باقی نہ رہتا اے سالک ان بیہودوں کی گفتگو سے حضرات انبیا اور اولیا علیہم السلام پر بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے یعنی جہاد انبیا اور اولیا علیہم السلام کا اوپر بناے ظلم اور تعدی کے قرار پاتا ہے نعوذ باللہ منہا۔ کیونکہ باوجود ہونے موثر حقیقی کے تاثیر کرنے اوپر گروہ اشقیا کے چشم پوشی کرکے خوار اور قتل کیا بلکہ ہر زمانہ میں قتل کرنا گروہ اشقیا کا اوپر امت اپنی کے بچند شرطکے فرض عین مقرر کیا نعوذ باللہ منہا اے سالک یہ عقیدہ ان بے عقلوں کا خلاف قرآن اور حدیث کے چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ یعنی اے محمد صلعم تو نہیں ہدایت کرسکتا جسکو دوست رکھے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے انتہی یعنی خلاف مشیئت ایزدی کے تو ہدایت نہیں کرسکتا مگر تیرا کام ہے ہدایت کرنا طرف راہ مستقیم کے اے سالک اب بیان حقیقت تاثیرات اولیا اور انبیا علیہم السلام کی بگوش ہوش سن جو قرآن اور حدیث سے ثابت اور اثبت ہے یعنی حقیقت میں یہ حضرات تمام صورتاً اور معناً بھرے ہوے تاثیرات الہی کے ہیں یعنی کلاموں اور انفاسوں اور افعالوں اور مکانوں اور قبروں اور نسلوں اور ہم صحبتوں اور زیارت کنندوں اُن کے سے پئے درپئے تاثیر ظاہر ہوتی ہے مگر یہ سب تاثیریں تابع موثر حقیقی کے ہیں یعنی جس کو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے اُس کو انکی تاثیروں سے موثر کردیتا ہے اور جسکو نہیں چاہتا اُسکو موثر نہیں کرتا جیسے کہ حضرت نوح کی سعی اور کوشش درباب فرزند اپنے کے اور حضرت خلیل الرحمان کی

Marfat.com

درباب ہدایت پدر اور عم اپنے کے اور حضرت موسے کی درباب فرعون اور تمام فرعونیاں اور
بنی اسرائیل اور حضرت عیسے کی درباب ہدایت امت اپنی کے اور حضرت خاتم النبیین
وشفیع المذنبین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی درباب ہدایت عم اور امت دعوتی اپنی کے لیکن
یہ سعی اور کوشش مفید مطلب کل کے نہ ہوئی یعنی جسپر مشیت ایزدی متوجہ حال تھی وہ مشرف
باسلام ہوکر جان نثاران حضرات کا ہوا اور جس پر نہ تھی وہ دعوت اسلام کی سن کر دشمن جانی
بنکر طرح طرح کے صدمے اور رنج مالی اور بدنی ان حضرات کو دیکر فی النار والسقر ہوا چنانچہ تمام
قرآن اور حدیث ان بدذاتوں کی بدذاتی سے مالامال ہے کچھ بیان کی حاجت نہیں اے سالک
اسباب کو بھی یاد رکھ کہ جسکو موثر حقیقی تاثیر دیا چاہتا ہے تو اُس کو انہیں کی تاثیر سے موثر کر دیتا ہے
اور جس کو نہیں چاہتا اس کو اُن کی تاثیروں سے محروم رکھتا ہے جیسے آفتاب کی روشنی اعمی کو

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

اے سالک یہ بھی معلوم کر کہ جس شخص نے حضرات اولیا اور انبیا علیہم السلام کو موثر حقیقی جانا
وہ گمراہ اور ضال ہے اور جو شخص آنحضرت کو مظہر تاثیر الٰہی کا نہ جانے وہ بھی ضال اور گمراہ ہے
مثل زلہ خوار فلاسفہ کے وہ وسائل انبیا اور اولیا کو بد جانتے ہیں بلکہ بعض بعض شیطان شرک کا
حکم کرتے ہیں اے سالک مرتبہ نبوت اور ولایت میں ایک دقیقہ باریک ہے کہ اکثر زلہ خوار فلاسفہ
اور عوام کالانعام جو اُنکے دام فریب میں گرفتار ہیں اُس دقیقہ سے غافل ہیں وہ دقیقہ یہ
ہے کہ نور جناب احدیت کا بیچ مرتبہ نزاہت اور تقدس کے ازبس لطیف ہے اور انسان بیچ
مرتبہ دنایت اور ملطخ نجاسات طبعیہ اپنی کے ازبس کثیف اور اکثف ہے تو بسبب اس تضاد کے
موصل ہونا اس نور لطیف اور اس ظلمات کثیف کا محال ہے چنانچہ واسطے رفع کرنے اس تضاد
اور تباین کے حق تعالےٰ نے ایک نور کو مادۂ وجوب اور امکان کے متعلق ہونے کا دیکر انعامات
غیر متعددہ کے بیچ اس عالم ظہور کے پرتو انداز کیا تا ظلمات اس تضاد اور تباین کی مرتفع ہو جاویں
چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی وہ نور جو پیشتر مرتبہ ذات بحت سے بہ اشواق اور اذواق تمام کے

Marfat.com

بیچ اس عالم ظہور کے رونق افروز ہوا وہ نور محمدی ہے مابعد اُسی نور معدن الواحدت سے
سب نوزوں نے حلہ انوار نبوت اور ولایت کے پہن کر اپنے قد موزوں کو مزین کر کے بطرز
عاشقی کے اُس معشوق خالق کون ومکان سے شمہ حسن معشوقی کا حاصل کر کے جو عاشق ازلی
اُس محبوب رب العالمین کے تھے اُنکو اُوپر جمال باکمال اپنے کے والہ وشیدا کرتے تھے
چنانچہ حضرت شاہ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ مرج البحرین میں فرماتے ہیں کہ ارواح مومناں کی
اقتباس انوار کا ارواح اولیا سے اور ارواح اولیا کی ارواح انبیاء سے اور ارواح انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی ارواح خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتی ہیں اے سالک اسی جاے اُمت
مرحومہ کا فخر اور شرف اوپر اُمت پیشین کے بایں طور ثابت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے
یعنی جیسے ارواح انبیا علیہم السلام کی آنحضرت صلعم سے اقتباس انوار کا کرتی تھیں ویساہی آپ
کی اُمت میں جو لوگ مرتبہ صدیقیت کا رکھتے ہیں وہ اکتساب انوار کا آنحضرت صلعم سے کرتے ہیں
چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ علیہ بیچ شرح سورہ فاتحہ بمقام انعمت علیہم کے
اس آیت کی شرح میں یوں ارقام فرماتے ہیں فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ
مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ؕ
یعنی عوام مومنین چاہیں کہ ہم رفاقت حاصل کریں انبیا علیہم السلام کی تو بغیر رفاقت درجہ بدرجہ
ان تینوں گروہ متبرکہ کے رفاقت حاصل کرنی انبیا علیہم السلام کی غیر ممکن یعنی عوام مومن کو چاہیے
کہ رفاقت حاصل کریں صالحین کی اور صالحین کو چاہیے کہ رفاقت حاصل کریں شہدا کی اور شہدا
کو چاہیے کہ رفاقت حاصل کریں صدیقین کی اور صدیقین کو چاہیے کہ رفاقت حاصل کریں انبیا
علیہم السلام کی اسواسطے کہ اصل راہ علم غیب کی انبیا علیہم السلام کو تعلیم کی گئی ہے اور
انہوں نے تعلیم کی ہے صدیقین کو اور صدیقین نے تعلیم کی ہے شہدا کو اور شہدا نے تعلیم کی
ہے صالحین کو پس لازم ہے ہر آدمی کو کہ بعد مشرف ہونے ایمان کے رفاقت ان تینوں گروہ کی حاصل
کریں بعد اسکے رفاقت انبیا علیہم السلام کی حاصل ہوگی اس سبب سے داخل ہونا بیچ طریقہ اولیا اللہ کے

Marfat.com

اور وسیلہ ڈھونڈھنا اُن سے بیچ طریق محمدی کے محمود اور مقبول ہے انتہی اے سالک
اس عبادت مولانا سے تین باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ بعض ناوان کہتے ہیں کہ راہ
خدا میں کسی سے وسیلہ کی کچھ حاجت نہیں یہ کہنا محض نادانی ہے کیونکہ حق تعالیٰ آپ انکی
رفاقت کرنے کو نیک فرماتا ہے دوسری یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بغیر رفاقت کرنے درجہ بدرجہ
اس گروہ عالیہ کے محبت اللہ اور رسول کی جیسی مسلمان کو چاہیے عوام مومن کو حاصل ہونا
غیر ممکن اور تیسری یہ بات معلوم ہوئی کہ جس مسلمان کو ان تینوں مرتبوں سے ایک مرتبہ
بھی حاصل نہ ہو تو وہ مسلمان عوام مومن ہے خواہ عالم ہو خواہ زاہد مگر یہاں پر ایک اور
بات معلوم کرنا چاہیے کہ رفاقت اس گروہ حق کی دو طرح پر ہوتی ہے ایک تو رفاقت
صوری اور دوسری رفاقت معنوی اور رفاقت معنوی متعلق ہے ساتھ ولایت کے
اور رفاقت صوری متعلق ہے ساتھ نبوت کے اور یہ دونوں مرتبہ یعنی نبوت اور
ولایت ہر نبی علیہ السلام کو عنایت ہوئی یعنی ہر نبی دو رُو کہتے ہیں ایک رو جانب
خالق اور ایک رو جانب کے یعنی خالق کی طرف سے حکم ظاہر اور باطن کا لیتے ہیں اور
مخلوق کی طرف پہونچاتے ہیں اور جو رو خالق کی طرف ہے اُس کو ولایت کہتے ہیں اور جو رُو
مخلوق کی طرف ہے اُس کو نبوت کہتے ہیں اور نبوت کے معنے آگاہ کرنا اور ولایت کے معنے
ہیں نزدیک ہونا اور یہ دونوں مرتبہ آپس میں ایسا اتحاد رکھتے ہیں جیسے روح اور جسم یعنی روح بغیر جسم
کے قیام پذیر نہیں ہو سکتی اور جسم بغیر روح کے قیام پذیر نہیں ہو سکتا غرضکہ یہ دونوں مرتبے
آپس میں لازم و ملزوم ہیں جیسے اصل اور فرع یعنی شجر اور ثمر اے سالک معلوم کر کہ ثمر بغیر شجر کے
حاصل نہیں ہو سکتا یعنی طریقت بغیر شریعت کے حاصل نہیں ہوتی چنانچہ اس زمانہ میں
نور باطن کم حاصل ہونے کا یہی باعث ہے کہ لوگوں کی شریعت میں قصور باقی رہتا ہے
اگر شریعت کما حقہ ادا ہو تو صاحب شرع حسب لیاقت مادہ اپنے کے نور باطن سے
منور ہو جاے چنانچہ فرمایا شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

باش ثابت در شریعت اے عزیز          تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

یعنی شریعت بمنزلہ لفظ کے ہے اور طریقت اُس لفظ کے معنی ہیں تو جبتک لفظ صحیح نہ معلوم ہوگا تو معنے صحیح حاصل ہونا محال ہے اس واسطے ہر سالک کو چاہیے کہ جو بات خلاف شرع پاوے تو اُسکے ترک کرنے میں کمال سعی اور کوشش کرے کیونکہ طریقت مشروط بشریعت اور جب شرط فوت ہو جاتی ہے تو مشروط بھی فوت ہو جاتا ہے بقول مشہور فَاِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطِ اے سالک کوئی ولی خلاف شرع نہیں ہوا اور جو ہوا ہے وہ موافق شریعت کے ہوا ہے چنانچہ نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سنکر واسطے زیارت اُس بزرگ کے بفاصلہ پانصد کوس کے بہ آداب تمام تشریف لیگئے جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ قریب مجلس اُس شیخ کے پہونچے تو دیکھا کہ اُس شیخ نے قبلہ کیطرف تھوکا حضرت ممدوح یہ حرکت دیکھکر واپس آگئے اور اُس شیخ سے ملاقات نہ کی جب خادموں نے عرض کی کہ اے شیخ وقت آپ اس اشتیاق اور آداب تمام سے اس بزرگ کی ملاقات کو تشریف لائے اور ملاقات نہ کی اس کا کیا سبب ہے شیخ زمانہ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو صدیق جانکر آیا تھا مگر اُس حرکت سے یعنی تھوکنے سمت قبلہ کے سے معلوم ہوا کہ یہ صدیق نہیں اگر یہ صدیق ہوتا تو قبلہ کی طرف ہرگز نہ تھوکتا اے سالک معلوم کر کہ صدیق کا مرتبہ انبیا علیہم السلام سے کمتر اور تمام مخلوق الٰہی سے بہتر ہے باوجود اس مرتبہ عالیہ کے ادنیٰ ادنیٰ امور شریعت پر ایسی پاسبانی کرتے ہیں جب دائرہ ولایت سید المرسلین میں نزدیک اولیاے باتمکین کے شمار کئے جاتے ہیں نہ کہ یہ جیسے اس زمانہ میں بعض بعض بیہودہ اپنے تئیں اس چار گروہ عالیہ یعنی انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین علیہم السلام سے منسوب کر کے عوام کالانعام کو دام فریب میں پھانس کر الیا خوار اور خستہ کرتے ہیں کہ گویا اُن کے مادہ ابتدا کے واسطے اخلاق مذموم اور اعتقاد نامحمود سے کار و بنا کر بمنزلہ خون بوم کے ناحق بہاکر دائرہ اسلام سے

خارج کردیتے ہیں جیسے کہ فرمایا حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح العزیز میں بیچ شرح النعمت علیہم کے دریںجا شبہ طاری میگردد کہ بسبب آں شبہ صراط المستقیم یا غیر مستقیم شبہ میگردد و تمیز حاصل نے شود و تفصیلش آنکہ بعضے فرقہا خود را بایکے ازیں ہر چہار گروہ کہ صاحب مستقیم اند منسوب میکنند و خود را متبع آں بزرگ مے انگارند حالانکہ آں طریق را گذاشتہ در طریق شیطانی منہمک گشتہ اند پس بسبب ایں نسبت طریق کج آنہا در نظر مردم طریق مستقیم مے نمایند و در حقیقت بہرہ از طریق مستقیم ندارند مثل یہود و نصاری کہ خود را از اتباع حضرت موسےٰ و حضرت عیسےٰ علیہما السلام مے انگاشتند و از راہ آں دو بزرگ بعد المشرقین دور افتادہ اند و در امت ما فرقہ شیعہ خود را باہمہ اہل بیت نسبت میکنند و بوی از عقاید و اعمال و اخلاق آں بزرگاں در خود ندارند و ہمچنیں مداریہ و جلالیہ و دیگر ملحدان و ملحدان کہ خود را سہروردی و قادری و چشتی میگویند و در اعمال و اشغال اصلا مناسبت با ارباب ایں طریق ندارند پس برائے دفع ایں مظنہ عبارت دیگر آوردہ اند و فرمودہ اند غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ یعنی نہ آنکساں کہ خشم الٰہی بر ایشاں شدہ است و نہ گمراہاں گویا تعلیم فرمودہ اند کہ در طلب راہ مستقیم احتیاط باید کرد راہ گمراہاں و مغضوباں را گو خود را با ارباب طریق مستقیم از انبیاء و اولیاء نسبت کنند راہ مستقیم نباید دانست بلکہ در طلب احتراز ازاں راہ فاسد شدہ منظور باید داشت انتہی اے سالک معلوم کر کہ جس درویش کے قول اور فعل موافق کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کے ہوں تو اس کے قول اور فعل کو قبول کرنا چاہئے اور جس کے قول اور فعل ان چاروں سے مخالف ہوں تو اُنکا تردید اوپر ہر مسلمان عام اور خاص کے لازم و واجب ہے کیونکہ یہ حدیث مشارق الانوار میں ہے کہ جو بات مخالف دین کے پاؤ تو اسکو مٹاؤ اور اگر مٹا نہ سکو تو زبان سے بُرا کہو اور اگر زبان سے بھی بُرا نہیں کہہ سکتے تو دل میں اُسکو بُرا جانو اور جو ان تینوں باتوں میں سے ایک بات بھی نہ کرے تو اسمیں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں سبحان اللہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

تو یہ ارشاد فرماتے ہیں اور بعضے درویش جاہل یہ کہتے ہیں کہ ہمکو کسی سے کیا کام عیسے بدین خود
اور موسے بدین خود نعوذ باللہ منہا غرضکہ ان بیہودوں نے ایسی ایسی باتوں اور اعتقاد فاسد دل
سے دین حق کو خوار اور بدنام کیا اس واسطے ہر سالک کو چاہیے کہ جو بات مخالف دین ہو انکو
ہرگز قبول نہ کریں چنانچہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مرج البحرین میں یوں
نقل کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ بسا باشد کہ نکتہ از کلام
قوم در دل من مے افتد و مدتے براں بگذارد ہر چند کہ آن نکتہ باقتضاے حسن و لطافتے کہ دارد
بزبان حال فریاد زند کہ مرا قبول کن قبول نکنم مگر بدو شاہد عدل کہ کتاب و سنت ست اور اس
کلمہ پر تمام مشایخ کا اتفاق ہے کہ کُلُّ حَقِیْقَۃٍ رَدَّتْھَا شَرِیْعَۃٌ فَھِیَ زِنْدَقَۃٌ
یعنی جس بات کو شریعت رد کرے وہ بات بد دینی سے ہے فقط اور اس پر بھی تمام مشایخ
کا اتفاق ہے کہ وجود ظلمت بدعت کا عملاً اور اعتقاداً مانع نور ہدایت اور ولایت کا ہے
چنانچہ مرج البحرین میں لکھا ہے کہ مشایخ گفتہ اند کہ وجود ظلمت بدعت عملاً و اعتقاداً مانع ظہور
نور ہدایت و ولایت ست تا دل از لوث بدعت پاک نگردد و محلی بحلیہ سنت نہ شود و سر
حقیقت انکشاف نہ پذیرد و نور یقین بدل در نتابد فقط
جمال شاہد قرآن انگاہ بکشاید کہ دار الملک ایمان را بیابد خالی از غوغا اور حضرت سلطان
صوفی جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا طریق ہمارے کی موافق کتاب اور سنت
کے ہے اور جو کچھ سوا اس کے ہے وہ مردود اور باطل کے ہے فقط تمام ہوئی عبارت
مرج البحرین کی اور جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں درمیان الکتاب باطن کے
جو کچھ فیض باطن ہمارے دل پر واقع ہوتا تو انکو ہم کتاب اور سنت سے تطابق دیتے
اگر وہ فیض باطن موافق قرآن اور حدیث کے ہوتا تو قبول کرتے اور اگر مخالف ہوتا۔
لاحول پڑھتے فقط اے سالک ماہر ون اسرار شریعت اور غواصوں بحر حقیقت ہائے کلتونا
حال آداب شریعت اور آداب طریقت میں بخوبی معلوم ہو چکا اب تجکو چاہیے کہ جس شخص کو

ان آدابوں سے موصوف پاوے تو اسکو صالح اور ولی تصور کر اور جس کو ان آدابوں سے
خالی پاوے تو اسکو کذاب اور بیہودہ جان اور اگر ایسا نہ جانیگا تو گویا تو نے قرآن اور حدیث
اور اولیا اور علماے دین کو جھوٹا جانا نعوذ باللہ منہا لیکن یہاں پر یہ بات یاد رکھ کہ مراد میری
وہ شریعت نہیں کہ جسکو وہابی شریعت قرار دیتے ہیں نہ وہ طریقت کہ جسکو بدعتی طریقت
بیان کرتے ہیں کیونکہ یہ دونوں دریاے ضلالت افراط اور تفریط میں غرق ہیں یعنی یہ فعل
مستحب اور سنت کے معتقد کو مشرک اور بدعتی کہتے ہیں اور فعل شرک اور بدعت کے فاعل
کو صاحب طریقت جانتے ہیں اور حالانکہ یہ دونوں کی زیادتی ہے اور منشا اس زیادتی
کا یا تو غلط فہمی ہے کہ بسبب کثافت علم فلاسفہ کے فہم میں نہیں آتی یا باعث سرکشی نفس
سرکش کے دیدہ و دانستہ طریق حق سے چشم پوشی کرتے ہیں اسواسطے پیشتر ہر سالک کو
چاہیے کہ شرک اور بدعت کے معنے فہم کرے کہ شرک اور بدعت دین میں کس کو کہتے ہیں
معلوم کر کہ بدعت بیچ لغت کے نو پیدا کرنے کو کہتے ہیں اور بیچ عرف شرع کے معنی بدعت
کے یہ ہیں کہ ایک شے پیدا کیجاوے درمیان دین اور اسلام کے اور سند اور دلیل بنائی جاوے
اسکی بیچ کتاب اور حدیث اور اجماع امت اور قیاس مجتہد کے چنانچہ فرمایا جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا اَیْ فِی الْاِسْلَامِ مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ قَالَ الطِّیْبِیُّ فِیْ
حَاشِیَۃِ مِشْکٰوۃِ مَصَابِیْحِ فِیْ شَرْحِ الْحَدِیْثِ الْمَرْوِیِّ الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ مَا لَمْ یَکُنْ
لَہٗ مِنَ الْکِتٰبِ وَالسُّنَّۃِ سَنَدٌ ظَاھِرٌ اَوْ خَفِیٌّ اَوْ مُسْتَنْبَطٌ فَھُوَ مَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ
یعنی جس شخص سنے نکالی بیچ دین ہمارے کے ایسی بات کہ نہیں وہ اسلام سے پس وہ مردود
ہے کہا طیبی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ مشکوۃ مصابیح میں بیچ شرح حدیث مذکور
کے کہ وہ چیز کہ نہیں واسطے اسکے کتاب اور حدیث سے سند خواہ ظاہر اً خواہ باطناً
خواہ مستنبطاً پس وہ مردود ہے فقط اور جو شخص اس بدعت کو منجملہ امور دینیہ کے تصور کرے کہ بلید

Marfat.com

ثواب اور عذاب کے بجالاوے یا اوروں کو ہدایت کرکے مروج کرے تو وہ بدعتی ہے اور
جو لوگ اس بدعت میں اس کے بعد مشغول ہونگے اُنکا عذاب اُسکی نسبت عائد ہوگا بدون
اس بات کے کہ فاعل کا عذاب کچھ گھٹے چنانچہ یہ حدیث مشارق الانوار میں وارد ہے
وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ
عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ
اور جو اسلام میں راہ نکالے گا بُرے طریقہ کی تو اُس کو اُس کا گناہ ہوگا اور جو اُس کے بعد
اس بُری راہ پر چلینگے اُن کا بھی گناہ اُسکی گردن پر ہوگا بدون اس بات کے کہ کچھ اُن کے
گناہوں سے گھٹے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا عذاب ہوگا فقط اسواسطے ہر مومن کو چاہیے
کہ ایسی بدعتوں سے اپنے تئیں دور رکھے کیونکہ اس کے مروج کو قبر میں بھی عذاب تازہ پہونچا
کریگا نعوذ باللہ منہا اور یہ وہ بدعت ہے کہ جسکو آنحضرت نے بدعت شر فرمایا ہے شَرُّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ اور جس شے کا کتاب او سنت یا اجماع اُمت
یا قیاس مجتہد سے استنباط ہے وہ بدعت نہیں جیسے پڑھنا صرف اور نحو اور جو علم معین دین
کے ہوں یا تصنیف کرنا کتب دینیہ اور تالیف کرنا حدیث اور ترتیب دینا کتب فقہ کا اوپر
فصلوں اور بابوں کے واسطے سہل ہونے طالبوں کے اور اعراب دینا قرآن شریف کے حرفوں پر
واسطے حفظ غلطی عوام الناس کے یا اردو کرنا تفسیروں قرآن اور شرح حدیثوں اور مسائل فقہ
اور علم عقائد کا یا روز جمعہ کو وعظ کہنا واسطے فائدہ دینے عام اور خاص کے یا محفل میلاد
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقرر کرکے معجزات محبوبیت آنحضرت صلی اللہ علیہ
کی جو نزدیک جناب باری کے ہے مع شفقت اور محبت جو بہ نسبت اس اُمت مرحومہ کے
آپنے فرمائی ہے بیان کرنا تاکہ مسلمان اُسکو سنکر اپنے ایمان کو ہمیشہ ساتھ نور ایمان کے
تجدید کرتے رہیں یا طریق مختلف ذکر الٰہی یعنی ہر ذکر کے نشست اور ہر نشست کا آداب
اور ہر اسم کا ذکر اور ہر اسم کا خیال اور ہر خیال کی تاثیر اور ہر تاثیر کا فرق یا ذکر زبان

Marfat.com

یا ذکر قلب یا ذکر روح یا حبس دم بغیر رہبانیت یا پاس انفاس یا نفی اثبات یا لطایف ستہ
کا خیال یا مرشد کامل کی توجہ سے نسبت الٰہی یا نسبت محمدی یا نسبت مرشد یا ہر ذکر
کی غذا اور خلوت علیحدہ مقرر کر لی خواہ ان سب ذکروں کو ساتھ رابطہ مرشد یا اسم الٰہی کے
کرے خواہ مجرد ذکر کرے خواہ تنہا سب سے ذکر کرے خواہ حلقوں میں ذاکروں کے ساتھ
بیٹھکر کرے جس سے دونا ثواب پاوے جیسا کہ مشکوٰۃ کے باب الذکر میں حدیث
وارد ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ
الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہے حضرت انس سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جسوقت گذرو تم بیچ باغوں بہشت کے پس میوہ خوری کرو عرض صحابہ نے کیا ہیں باغ
بہشت کے فرمایا حلقے ذکر کے نقل کی یہ ترمذی نے **فائدہ** یعنی جب گذرو ایک جماعت پر
کہ یاد کرتی ہوں اللہ تعالےٰ کی پس تم بھی انکے ساتھ یاد کرو اللہ تعالےٰ کو اور ذکر کے
حلقوں کو باغ بہشت اس لئے کہا کہ اُسکے سبب سے بہشت کے باغوں میں داخل ہوتا
ہے آدمی اور کہا نووی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جیسے ذکر کرنا مستحب ہے ویسی ہی مستحب ہے
بیٹھنا درمیان حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سے ہوتا ہے اور کبھی زبان سے اور افضل یہ ہے
کہ دونوں سے ہو اور اگر ایک سے ہو تو دل سے افضل ہے غرضکہ اس قسم کے سب طرق مستحسن
اور محمود ہیں اور ان طرقوں کے مستنبط مستحق بہ ثواب ہیں چنانچہ مسلم میں جریر رضی اللہ عنہ سے
یہ روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً
حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُہٗ وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْءٌ
یعنی جو راہ نکالے اسلام میں اچھے طریقہ کی تو اُس کو ثواب ملیگا اور جو اُس کے بعد اس
طریق کو کئے جاوینگے انکا ثواب بھی اُس کو ملیگا بدوں اسبات کے کہ ان کا ثواب
کچھ کمے یعنی دونوں کو علیحدہ علیحدہ پورا ثواب ملیگا سبحان اللہ نیک کام کے

Marfat.com

رواج دینے میں کیا فائدہ عظیم الشان ہے کہ اس کے مروج کو بعد مرنے کو بھی ثواب
پہونچا کرتا ہے اس واسطے ہر اہل اسلام کو چاہئے کہ ایسے کاموں کے اجرا کرنے میں کمال
سعی اور کوشش کریں تو تا قیام قیامت ثواب سے مستفیض رہیں اور یہ امور نزدیک
تمام علماء مستند کے محمود و مستحسن ہیں کیونکہ ان سب امورون کا ماخذ قرآن اور حدیث
ہے مگر بسبب وقت اور خفی کے عوام کی فہم سے یہ امور پوشیدہ تھے علماے
رضی اللہ عنہم نے ساتھ قاعدہ شرعیہ کے استنباط کرکے واسطے اہل دین کے مشرح
ارقام فرمائے نہ یہ کہ مجتہدوں نے اپنی ذات سے ایجاد اور احداث کرکے ظاہر
کئے ہوں اسی جا سے ہے کہ قیاس مجتہد کا مظہر ہے نہ مثبت ہے پس مسائل مستنبط کو
بدعت کہنا محض نادانی ہے اور اس بدعت سیئہ کو جو اوپر مذکور ہوئی اس کو بدعت حسنہ
جاننا محض لغو اور دیوانگی ہے کیونکہ جو علماے دین تقسیم بدعت کے قائل ہیں وہ اس
بدعت شر کو بدعت سیئہ کہتے ہیں اور اس مسائل مستنبط کو بدعت حسنہ جانتے ہیں اور
جو علماے دین تقسیم بدعت کے قائل نہیں وہ اس بدعت شر کو بدعت کہتے ہیں اور
اس مسائل مستنبط کو سنت جانتے ہیں یعنی ملحق بہ سنت تو گویا بہ سبب مزید احتیاط کے
لفظ بدعت حسنہ کا بھی اوپر ان مسائل مستنبط کے نہیں لاتے کس واسطے کہ بیچ باب
بدعت کے یہ حدیث واقع ہے کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ
یعنی یہ کل جو درمیان حدیث کے واقع ہے اس کو وہ کل مجموعی کہتے ہیں اور وہ اس
کل کو مجموعی نہیں کہتے ہیں جزوی کہتے ہیں یعنی یہ کل اپنے تمام افراد سیات پر واقع ہے
نہ حسنات پر اور یہ قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسکی دلیل میں لاتے ہیں نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ
التَّرَاوِيحُ یعنی کیا اچھی ہے بدعت تراویح انتہی اس امر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صاف
ثابت ہوا کہ نہ کل بدعت مذموم ہیں اور نہ کل بدعت محمود یعنی محمود وہ ہیں جن کا ماخذ
قرآن اور حدیث ہے اور مذموم وہ ہیں جو غیر مستنبط قرآن اور حدیث اور اجماع امت

Marfat.com

اور قیاس مجتہد کے ہوں یعنی کسی دلیل شرعیہ سے انکا استنباط ثابت نہ ہو تو اس غیر مستنبط
کو بدعت حسنہ جانے وہ بدعتی ہے اور جو اُن مسائل مستنبط کو بدعت بد جانے وہ وہابی اور
لامذہب ہے غرضکہ جو بدعت مخالف سنت کے ہے وہ بدعت بد ہے ورنہ تمام مستحسن اور
محمود ہیں اے سالک بدعت کی حقیقت خوب معلوم کرچکا اب شرک کی حقیقت سن
کہ شرک بچند قسم ملت حقہ میں قرار پایا ہے یعنی شرک فی الذات اور شرک فی العبادت اور شرک
فی التصرف اور شرک فی العلم یعنی شرک فی الذات اسکو کہتے ہیں کہ جیسی ذات حق تعالےٰ کی ہے
ویسی اور کی نسبت اعتقاد رکھے یعنی اسکی کسی مخلوق کی نسبت اولیت ثابت کرے تو وہ شرک ہے
کیونکہ ذات حق سبحانہ کی مخلوق سے منزا اور مبرا ہے اور شرک فی العبادت یعنی جو عبادات
اللہ تعالیٰ نے اپنے واسطے خاص مختص فرمائی ہے اُن عبادتوں کا سزاوار کسی مخلوق کو
جانے تو وہ مشرک ہے اور شرک فی التصرف و شرک فی العلم الٰہی اُسکو کہتے ہیں کہ جیسے اللہ تعالےٰ
فی ذاتہ ہر شے پر متصرف اور علیم ہے ویسا ہی اُس کی کسی مخلوق کو ہر شے پر متصرف اور علیم
جانے یعنی جیسے سبحانہ تعالےٰ ہر شے کے علم اور تصرف میں کسی کا محتاج نہیں ایسا ہی
وہ شخص کسی شے کے دریافت اور تصرف میں کسی کا محتاج نہیں اور اس تصرف و اس
علم ہر شے کو خواہ یوں سمجھے کہ فی نفسہ ان صفتوں سے یہ شخص موصوف ہے یا یوں سمجھے
کہ اللہ تعالےٰ نے یہ صفتیں عطا کی ہیں غرض کہ ان سب صورتوں میں وہ شخص مشرک ہے
کیونکہ تصرف اور علم حقیقی ماسوا حق کے غیر کا ہونا دین حق میں محال ہے اور یہی حقیقت ہے
جمیع الصفات الٰہی کی نہ کہ یہ جو بعض بعض مرید بوعلی سینا اور جالینوس کے سمجھے ہیں
یعنی بعض انہوں میں سے کہتے ہیں کہ جو سوا تصرف الٰہی کے اور کے تصرف کا قائل ہے
وہ مشرک ہے یعنی جیسے کوئی کہے کہ فلانے اولیا کے تصرف کے سبب سے فلانے شخص کی
بلا یا افلاس یا کفر یا دشمن یا بیماری دور ہوگئی یا یوں کہے کہ کثرت مال اور اولاد جاہ اور جلال
اور رزق کی ہوگئی یا یوں کہے کہ فلانے کے تصرف سے فلانے کی فتح اور فلانے کی شکست ہوئی

Marfat.com

تو اُس کہنے والے پر بلحاظ عقائد حق اور علم اور تقوی اور کلمہ گوئی کے حکم کفر کا جاری کرتے ہیں اور کسی طرح کے تصرف اولیا اور انبیا علیہم السلام کے قائل نہیں اور جو شخص اولیا اور انبیا علیہم السلام کے کسی طرح کے تصرف کا قائل ہوئے مشرک اور بدعتی کہتے ہیں اور بعض انہوں میں سے کہتے ہیں کہ جو ان تصرف مذکورہ اولیا اور انبیا علیہم السلام کا منکر ہے وہ وہابی اور زندیق ہے بلا تحقیق حقیقت تصرف کے یعنی اگرچہ وہ تصرف اولیا اور انبیا علیہم السلام کا مقر ہو مگر تصرف الٰہی اولیا اور انبیا علیہم السلام کی حقیقت بیان کر کے درمیان ان دونوں تصرفوں کے کچھ فرق نکالے تو اُسکو وہابی اور نجدی کہتے ہیں خواہ وہ کیسے ہی عالم اور درویش بابرکت ہو غرضکہ ان دونوں نے اس ملت حقہ میں ایسا فتنہ اور فساد برپا کیا ہے کہ لاکھوں مسلمان بے علم اور کم فہم ضال اور گمراہ ہوئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنکی نجاست طبیعہ اور خباثت باطنہ سے ہر اہل ایمان کو بطفیل جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محفوظ رکھے آمین ثم آمین اے سالک حقیقت تصرف الٰہی کی اور حقیقت تصرف اولیا اور انبیا علیہم السلام کی بگوش ہوش سن تاکہ کما حقہ حقیقت نزاع طرفین کی تجھ پر ظاہر ہو جائے معلوم کر کہ جو شخص انبیا اور اولیا علیہم السلام کو متصرف حقیقی یعنی بلا واسطہ غیرے اور متصرف مطلق ہر شے یعنی ہر جزو اور ہر کل کا ہر ساعت اور ہر آن میں جانے تو وہ بے شک و لاریب مشرک ہے کیونکہ یہ تصرف ماسوا حق کے اور کو ہونا محال ہے اور اگر یوں جانتا ہے کہ تصرف اولیا اور انبیا علیہم السلام کا بواسطہ غیر ہے نہ تصرف کلی بلکہ کبھی کبھی کسی جزو اور زمانہ میں بہ برکت تقرب الٰہی اور بہ مدد ایزدی کے اولیا اور انبیا علیہم السلام سے تصرف مذکورہ واقع ہوتے ہیں تو صحیح اور درست ہے اور جو کوئی اس فعل کو شرک اور اُس کے معتقد کو مشرک جانے وہ وہابی اور زندیق بلکہ خود مشرک ہے کیونکہ اس طرح پر تصرف اولیا اور انبیا علیہم السلام کا دین حق میں ثابت اور اثبت ہے چنانچہ یہ تصرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اظہر من الشمس ہے یعنی ایک روز مدینہ شریفہ کی مسجد میں آپ جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے اور درمیان

Marfat.com

پڑھنے خطبہ کے آپ نے فرمایا یا سَارِیَۃُ بْنُ زُنَیْمٍ اَلْجَبَلِ یعنی اے ساریہ زنیم کے بیٹے
آڑ پہاڑ کی لے جو لوگ وہاں حاضر تھے آپس میں دیکھنے لگے اور بعضے اُن میں سے
کہنے لگے کہ یہ بات بے پتہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ رہت فرماتے
ہیں ان میں سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کیا تم منکروں کو
حجت سکھاتے ہو کہ عین خطبہ میں کچھ کا کچھ کہتے ہو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے
دل میں یوں معلوم ہوا کہ عراق میں پہاڑ کے تلے ایک قافلہ مسلمانوں کا کہ اُنکے سردار کا نام
ساریہ بن زنیم ہے چلا جاتا ہے اور قزاقوں نے اُنہیں آن لیا ہے جب میں بے اختیار ہو کر
پکارا اور کہا کہ اے ساریہ زنیم کے پوت پہاڑ کی آڑ لے اور اگر وہ پہاڑ سے اگے بڑھجاتے تو
مارے جاتے پھر سب چپ ہو رہے بعد ایک مہینے کے لوگ عراق کی طرف سے آئے
اور بیان کیا کہ نماز جمعہ کا وقت تھا اور ہم پہاڑ کے تلے عراق میں چلے جاتے تھے یہ آواز حضرت
عمر کی ہم سب نے سنی کہ آپ فرماتے ہیں یا ساریہ آڑ پہاڑ کی لے بعد اسکے جب پہاڑ کیطرف
دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گروہ قزاقوں کا ہم پر حملہ کیا چاہتا ہے ہم سب نے پہاڑ کی آڑ
لیکر اُنکو مار کے بھگا دیا اور دوسرا یہ تصرف ہے کہ جب مصر فتح ہوا تو وہاں کا حاکم حضرت
عمرو ابن العاص کو کیا بعد چند روز کے شہر کے سب رئیس جمع ہو کر حاکم کے پاس آئے اور یہ
عرض کی کہ یہ جو ندی نیل ہے اس کا عجب حال ہے کہ اس مہینے میں کہ جو موجود ہے
اُسکی چودھویں رات کو ایک نوعمر عورت خوبصورت اُسکے والدین سے مول لیکر اچھے
کپڑے اور بہت سے زیوروں سے آراستہ کر کے پل پر دریا کے کھڑا کر کے اُس دریائے
نیل میں ڈال دیا کرتے ہیں وہ بیچاری اُس میں بہجاتی ہے تو ندی نیل ہمارے کھیتوں میں
بہتی ہے اور اگر یہ نہ کریں تو ندی زور نہیں پکڑتی اور ہماری باڑ نہیں آتی حضرت عمرو
ابن العاص نے فرمایا کہ یہ رسم کفر کی ہے اور مسلمان کفر کی جڑ اُکھاڑنے والے ہیں۔
لوگوں نے وہ بات چھوڑ دی تو تین مہینے تک ندی نیل نہ چڑھی تو شہر کے لوگ بھاگنے لگے جب حضرت

Marfat.com

عمرابن العاص رضی اللہ عنہ نے تمام حال اور حقیقت اُس دریائے نیل کی بیچ خدمت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بطور عرضی کے لکھ بھیجی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عرضی
کے جواب میں یہ شقہ لکھا کہ اُسکی یہ بندی ہے کہ یہ لکھا ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو
خلیفہ برحق ہیں آنحضرت صلعم کے دریائے نیل کو کہ اگر تو آپ بہتا ہے تو مت بہ اور اگر بحکم واحد قہار کے
بہتا ہے تو بہ اور دوسرا پرزہ حضرت عمرابن العاص کو لکھا کہ یہ پرزہ دریائے نیل میں ڈال دیجیو
چنانچہ جب وہ پرزہ دریائے نیل میں ڈال دیا تو بمجرد ڈالنے کے سولہ گز پانی اونچا چڑھا اور وہ
عادت عورت نو عمر کی جاتی رہی مصرع عمر شد بقلم موسٰے بعصا بر نیل کند امضائے قضا چنانچہ امام
مستغفری فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسے علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت طغیانی
دریائے نیل کے دعا کی تھی تو جب بھی سولہ گز پانی اونچا چڑھا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
تصرف سے بھی سولہ گز اونچا اٹھا تھا انتہی یہ تصرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سن کہ
ایک روز آپکے سامنے ایک ایسا مسلمان آیا کہ آپنے اُسکو دیکھکر فرمایا عَیْنٰکَ تَزْنِیَانِ
یعنی دونوں آنکھیں تیری زنا کرتی ہیں اُس شخص نے عرض کی کہ اے خلیفہ برحق تم کو کسطرح
معلوم ہوا آپنے فرمایا نور باطن سے پھر اُس شخص نے آپکے روبرو توبہ کی انتہی یہ تصرف
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معلوم کر کہ آپنے جنگ میں کواڑ قلعہ خیبر کے مثل سپر کے ہاتھ میں
اُٹھا لئے انتہی دوسرا تصرف یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہ آپکی قبر شریف اہل حق نے
پوشیدہ کر دی بخیال بے ادبی خارجیوں کے چنانچہ ایک مدت تک ایسی پوشیدہ
رہی کہ علم بھی قبر شریف کا باقی نہ رہا کہ کہاں ہے مگر بادشاہ ہارون رشید کے زمانہ میں ظاہر ہوئی
اور ظاہر ہونیکا یہ سبب ہے کہ ایک روز بادشاہ ہارون رشید ایک جنگل میں واسطے شکار کے
گیا اور کتوں کو ہرنوں پر چھوڑا نہ تو کتوں نے ہرنوں پر حملہ کیا اور نہ ہرن کتوں سے ڈر کر بھاگے
تو ہارون نے یہ اچنبہ دیکھکر پریشان ہو کر ایک بوڑھے کو بحبت وجور تمام بلا کر یہ ماجرا پوچھا تو اُسنے بیان کیا
کہ ہم آپنے بزرگوں سے سنتے آتے ہیں کہ اس جنگل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبر شریف ہے

Marfat.com

جب بادشاہ نے یہ سنا تو تحقیق کر کے وہاں روضہ منورہ بنوا دیا اور آپکی قبر شریف کی زیارت کو بادشاہ ہمیشہ آیا کرتا تھا چنانچہ اب اُس مقام پاک کو شاہ نجف کہتے ہیں انتہی اور یہ تصرف حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا سن یعنی بادشاہ منصور نے ایک شب اپنے وزیر سے کہا کہ تو جا کر حضرت امام صادق علیہ السلام کو لے آتا میں اُن کو مار ڈالوں وزیر نے اُس بادشاہ سے کہا کہ حضرت امام علیہ السلام گوشہ نشین ہوے اور ماسواحق کے سب سے دستبردار ہیں اُنکے آزار دینے میں کچھ فائدہ نہیں غرضکہ وزیر نے اس بات میں بہت رد و قدح کی مگر اُس نے قبول نہ کیا آخرش کو وزیر گیا تو بادشاہ نے غلام سے کہا کہ جب حضرت امام دروازہ پر تشریف لاویں اور میں کلاہ نمد پر ہاتھ لگاؤں تو اُنکو قتل کر دینا غرضکہ جب حضرت امام تشریف لائے تو بادشاہ حضرت کی آمد سنکر اُٹھا اور با آداب تمام آنحضرت کو لیکر تخت پر بٹھا کر آپ بجاے خادموں کے مودب ہو کر بیٹھا اور آنحضرت سے عرض کی کہ جو کچھ ارشاد ہو بجا لاؤں آپنے ارشاد کیا کہ بار دیگر آنے کی تکلیف نہ دینا پھر بادشاہ نے حضرت کو بعزت تمام رخصت کیا اور آپ بیہوش ہو کر پڑا چنانچہ بعضے لکھتے ہیں کہ تین روز بیہوش رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ تین نماز اُسکی فوت ہوئیں اور جب ہوش میں آیا تو وزیر نے اُس سے پوچھا کہ یہ تیرا کیا حال تھا تو اس بادشاہ نے کہا کہ جب حضرت امام تشریف لائے تو میں نے ایک اژدہا دیکھا اُنکے ساتھ اور اُس اژدہا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو نے حضرت کو کچھ آزار دیا تو میں تجھکو نگل جاونگا غرضکہ اسکی ہیبت سے میں ڈر کر عذر چاہنے والا ہو کر بیہوش ہو گیا انتہی اے سالک معلوم کر کہ تصرفات ان حضرات کے اس قدر ہیں کہ مقدور بشر نہیں جو اُن کا بیان کر سکے مگر یہ جو مذکور ہوے بطریق تبرکاً اور تیمناً ہیں اب تصرفات اُنکے غلاموں کے سن تا کہ عظمت اور تصرف ان حضرات کے تجھ پر کماحقہ ظاہر اور اظہر ہو جاویں یعنی جب انکے غلاموں کے یہ تصرف ہیں تو دیکھا چاہئے کہ اُنکے کیا تصرف ہونگے چنانچہ حضرت امام حنبل احمد رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نقل فرماتے ہیں کہ کعبہ کو میں تنہا قافلہ سے راہ بھولکر ایک صحرا میں وارد ہوا تو میں نے چاہا کہ کسی سے
راہ کعبہ کی دریافت کروں چنانچہ میں نے وہاں پر ایک اعرابی سیاہ رو کو گوشہ نشین دیکھا
تو اُس سے راہ پوچھنے کو گیا اُس نے مجھ پر شور کیا میں نے جانا کہ یہ گرسنہ ہے تو میرے پاس
جو روٹی موجود تھی اُس کو دینے لگا اُس نے مجھے دیکھکر کہا کہ اے احمد تو کون ہے کہ خدا کے
گھر کو جاتا ہے اور خدا کی روزی رسانی پر یقین نہیں رکھتا ضرور کہ اے احمد اب تو راہ بھولا امام صاحب
فرماتے ہیں کہ میں نے آتش غیرت سے پانی پانی ہو کر خدا تعالیٰ سے یہ عرض کی کہ اے الٰہی
تیرے بندے ایسے ایسے پوشیدہ ہیں تو اُس گوشہ نشین نے کہا کہ اے احمد یہ کیا تعجب ہے
بلکہ ایسے ایسے بندے خدائے تعالیٰ کے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں اس بات پر کہ تمام کوہ
اور بیابان زر ہو جاوے تو زر ہو جاوے حضرت امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے
پھر جو نگاہ کی تو تمام کوہ اور بیابان کو زر پایا تو یہ تصرف دیکھکر میں بیخود ہو گیا ہاتف غیب نے
آواز دی کہ اے احمد کس واسطے تو حیران ہے یہ بندہ ہم کو ایسا مقبول ہے کہ اگر یہ ہم سے
چاہے تو ہم اس کے واسطے آسمان کو زمین پر ماریں اور زمین کو آسمان پر انتہی سبحان اللہ یہ
تصرف مطابق حدیث کے اس بزرگ سے واقع ہوا ہے چنانچہ یہ حدیث شاہ عبدالحق
محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما نے قول جمیل اور مشکوٰۃ کے
ترجمہ میں لکھی ہے وہ حدیث یہ ہے کہ بعضے شخص غبار آلودہ پریشان ہو پرانے پھٹے کپڑے والا
جس کو کوئی خیال میں نہیں لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسہ پر تو حق اُسکی قسم کو سچا کر دے
یعنی خدا کے نزدیک اُسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اُس نے کہا ویسا ہی کر دے انتہی
اے سالک معلوم کر کہ یہ تصرفات اولیا اور انبیا علیہم السلام کے موقوف اوپر حیات کے
نہیں بلکہ عالم ممات میں بھی تصرفات ان حضرات سے واقع ہوتے ہیں چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سورہ انشقت کی تفسیر میں مردوں کے حال میں لکھتے ہیں اور بعضے اولیا اللہ
جن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے بندوں کی ہدایت اور ارشاد کے واسطے پیدا کیا ہے انکو اس

Marfat.com

حالت میں بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوتا ہے اور اس طرف متوجہ ہونے سے اُنکے
استغراق میں بکمال وسعت ومدارک کے سبب سے کچھ خلل واقع نہیں ہوتا اور وہ استغراق
اس طرف کے متوجہ ہونے کو بھی منع نہیں کرتا اور لوگ باطنی کمالوں کو اُنہوں سے حاصل
کرتے ہیں اور حاجتمند اور مرادوں والے اپنی مشکلات کا حل اُنسے طلب کرتے ہیں اور پاتے ہیں
اور انکا حال اس وقت میں اس مصرعہ کے مضمون پر گواہی دیتا ہے مصرع من آنیم کہ گر تو آئی
بر تن انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حجۃ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ جب مرجاتا ہے
فرشتوں میں ملجاتا ہے اور انھوں میں سے ہوجاتا ہے اور جو وہ کرتے ہیں یہ کرتا ہے اور اُن کا
سا الہام کرتا ہے اور یہ لوگ کبھو مشغول ہوتے ہیں اللہ کا کلمہ بلند کرنے میں اور اللہ کے گروہ کی
مدد کرنے میں انتہی اور قول جمیل میں بمقام تصرفات نقشبندیہ کے لکھتے ہیں کہ نقشبندونکے
عجائب تصرفات ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر تو اس مدعا کا ہمت کے موافق ہونا اور طالب
میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے
دلوں میں تصرف کرنا کہ وہ محبوب اور معظم ہوجاویں یا اُن کے خیالات میں تصرف کرنا تا اُن میں
واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور
لوگونکے خطرات قلبی پر اور جو اُن کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے اُس پر مطلع ہونا اور وقایع
آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلاے نازل کو دفع کر دینا اور سواے انکے اور بھی تصرفات ہیں
چنانچہ اس عبارت آگے یہ تصرف بھی لکھا ہے وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّھُمْ یَتَخَیَّلُوْنَ
صُوْرَتَهٗ وَیَتَوَجَّھُوْنَ اِلَیْھَا اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُسکی صورت کو خیال کرتے
ہیں اور اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اُسکی صورت کو خیال کرکے
انتہی چنانچہ ایک جا یہ بھی لکھا ہے کہ اسی طرح پر مرید پیر کی صورت کو بطور رابطہ کے اپنے
وہم میں حاضر کرکے استفادہ لیتا ہے لیکن اس مسئلہ میں بھی طرفین نے افراط اور تفریط کو دخل
دیا ہے یعنی بعض اُنہوں میں سے رابطہ مرشد کو برزخ بناکر جو علم اور تصرف اور عبادت اور

Marfat.com

صفات خاص خدا کے واسطے مقرر ہیں وہ اُس مرشد کے نسبت اعتقاد کرکے شغل برزخ
میں مشغول ہوتے ہیں اور اگر کوئی شخص ان بے علموں سے کہے یہ فعل شرک ہے تو اُس کو
وہابی اور نجدی کہتے ہیں اور بعضے انہوں میں سے مطلق تصور کو یعنی رابطہ شیخ کو جو یہ اعتقاد
نہ رکھتا ہو کہ پیر میرے دل کا حال جانتا ہے یا خود میرے پاس موجود ہو جاتا ہے اور کسی عبادت
اور تعظیم اور صفات الٰہی میں شریک نہ کرے فقط تصور وہمی بطور رابطہ کے کرتا ہو خواہ اولیا
کا خواہ انبیا کا تو اُس کو مشرک اور اُس فعل رابطہ شیخ کو شرک کہتے ہیں اور جو عبادت
صراط المستقیم میں مولوی اسمعیل صاحب درباب منع تصور شیخ کے لکھتے ہیں اس کو دلیل میں
لاتے ہیں غرضکہ ان دونوں کو شیطان نے راہ حق سے روکا اور جہنم ہاویہ میں جھونکا کیونکہ
وہ جو اول صورت بیان کی گئی ہے یعنی شغل برزخ محض شرک اور اُسکا معتقد مشرک ہے خواہ
تصوّر کرے یا نہ کرے کیونکہ یہ اعتقاد فقط اُس کا مستلزم شرک ہے اور یہ جو دوسری صورت
ہے یعنی تصوّر وہمی بطور رابطہ کے جائز اور درست ہے اور جو شخص اُسکی تردید میں تمویہات
فلاسفہ پیش لاکر و عبد اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا کو پڑھے اور رابطہ شیخ کو شرک اور اُس کے
مجوزین کو مشرک کہے تو وہ شخص بلاشک وہابی اور نجدی ہے بلکہ خود مشرک اور رخنہ انداز
دین محمدی کا ہے کیونکہ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قول جمیل میں لکھتے ہیں کہ اُسکے
جائز ہونے پر اجماع ہے مشائخ چشتیہ اور نقشبندیہ کا فقط اور اجماع کے حق ہونے پر یہ حدیث
ناطق ہے لا تجتمع اُمتی علی الضلالۃ یعنی نہیں جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کے یعنی
علما اور صلحا انتہی اور جو شخص کہ اجماع کو شرک کا مجوز قرار دے اور فعل اجماع کے معتقد کو
مشرک کہے وہ خود مشرک ہے اور یہ جو مولوی اسمعیل صاحب کی عبارت کو دلیل میں لاتے
ہیں یہ محض ان کا خدع اور مکر ہے کیونکہ مولوی اسمعیل صاحب نے بھی خاص اس صورت
کو شرک نہیں لکھا لیکن تصویر سازی کی حرمت بیان کرکے اس مسئلہ کو تصویر سازی پر
قیاس کرکے صراط المستقیم میں یہ تحریر فرماتے ہیں چنانچہ وہ عبارت یہ ہے صورت

قرطاسی آنقدر وقائق تصویر را حکایت نے کند کہ صورت خیالی میکند باوجودیکہ ہر دو
بے جان پس اندریں معنے تصویر صورت خیالی از بدست از صورت قرطاسی چہ فرق
درمیان ہر دو نے تواند شد مگر باینکہ در صورت اول در انتظام ظاہر شرع تخلل راہ مے یابد
و در صورت ثانی انتظام ظاہری را آسیبے نمیرسد لیکن قبحیکہ بہ نسبت تاثیرش در نفس فاعل
ایں کارست در صورت دوم ازید از صورت اولی ست پس بایں وجہ مے باید کہ حرام باشد
انتہی اے سالک یہ قیاس مولوی اسمٰعیل صاحب کا قیاس مع الفارق ہے یعنی تصویر سازی
اور رابطہ شیخ سے کیا نسبت ورنہ اس قیاس مولوی اسمٰعیل صاحب سے آئینہ دیکھنا بھی تصویر
سازی میں داخل ہوتا ہے کیونکہ جو علت مولوی ممدوح صورت خیالی میں فرماتے ہیں وہ علت
آئینہ دیکھنے میں موجود ہے کیونکہ جیسی صورت آئینہ میں مع لون و جلد اور اشعار و خط و خال کے
صاف کما ہی نظر آتی ہیں ایسی صورت قرطاسی اور صورت خیالی میں کیفیت تصویر کی کما حقہ
نہیں معلوم ہوتی تو جیسی صورت خیالی صورت قرطاسی سے ازید ہے ایسا ہی صورت آئینہ
صورت خیالی سے ازید ہے تو اس صورت میں دیکھنا آئینہ کا بطریق اولیٰ حرام قرار پاتا ہے
حالانکہ آئینہ دیکھنا مباح و مستحب ہے بلکہ بعض مواقع پر سنت موکدہ ہے جیسے کہ آرایش نسا میں
آنحضرت صلعم نے کمال تاکید فرمائی ہے اور آئینہ آلہ آرایش ہے اور دوسری یہ کہ اس فن کے
مجتہدوں اور علمائے ظاہر مستند کی ضد میں قیاس مولوی اسمٰعیل صاحب کا مقبول نہیں
کیونکہ وہ مجتہد اور مستند ہیں اور یہ مقلد اور مقلد کا یہ مرتبہ نہیں کہ اجماع مجتہدین کے قیاس
کو بمرتبہ بطلان کے قرار دیکر اپنے قیاس خود رائی کو ترجیح دے اور تیسری یہ کہ اگر مولوی
اسمٰعیل صاحب کو مجتہد بھی قرار دیویں جب بھی مولوی اسمٰعیل صاحب کا قیاس بمقابلہ ان
مجتہدوں مستند کے قابل اعتبار کے نہیں کیونکہ مولوی اسمٰعیل صاحب کے قیاس کی ضد
میں مجتہد مستند بکثرت ہیں اور ان کی فقط اپنی رائے ہے اور چوتھے یہ کہ اس علم سے
جو عالم واقف ہو اور اُس کی واقفیت کے عالم ظاہر مستند شاہد ہوں تو اُسکا قول اس باب میں

Marfat.com

لایق اعتبار کے ہے چنانچہ مولوی اسمعیل صاحب بمقابلہ خواجہ نقشبند اور خواجہ شہاب الدین اور خواجہ معین چشتی اور خواجہ یعقوب چرخی اور خواجہ عبید اللہ احرار اور امام غزالی اور امام مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ عبد الحق محدث اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث اور حضرت شاہ عبد العزیز وغیرہم رحمہم اللہ درباب علم ولایت وعلم نبوت کے اصلا اعتبار نہیں رکھتے اور پانچویں یہ کہ خود مولوی صاحب اپنے قیاس سے اعراض کر کے صراط المستقیم میں اس عبارت مذکورہ صراط المستقیم کے جو اوپر مسطور ہوئی آگے لکھتے ہیں چنانچہ وہ عبارت یہ ہے۔ وقطع نظر ازیں معنے رواج شغل برزخ نا قصان را بصورت اول میرساند" انتہی اے سالک اس عبارت سے صاف ثابت اور اثبت ہے کہ مولوی اسمعیل صاحب کی مراد وہی شغل برزخ ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ورنہ اپنے قیاس سے اعراض نہ کرتے چنانچہ خود مولوی صاحب درمیان تقویت الایمان کے اس عبارت کو شغل برزخ قرار دیکر واسطے دفع شبہ ان بے عقلوں کے بمقام اشراک فی العلم کے شرح ارقام فرماتے ہیں چنانچہ عبارت یہ ہے یعنی ختم پڑھے یا شغل کرے اور اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ جب میں اُسکا نام لیتا ہوں زبان سے یا دل سے یا اُس کی صورت یا اُسکی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اُسکو خبر ہو جاتی ہے اور اُس سے میری کوئی بات چھپ نہیں سکتی اور جو مجھ پر احوال گذرتا ہے جیسے بیماری اور تندرستی اور کشایش اور تنگی اور مرنا اور جینا اور غم اور خوشی سب کی اُسکو ہر وقت خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گذرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب سر کشا ہیں اُسکو اشراک فی العلم کہتے ہیں نہ تہی نہ کہ رابطہ شیخ کو کہ جس پر اتفاق ہے ایک مدت مدید سے علمائے راسخین اور اولیائے متقدمین اور متاخرین کا بلکہ خود مولوی اسمعیل صاحب اور تمام مطیعین مولوی اسمعیل صاحب بالطبع گولڑتوپ کے

قائل اور مجوز ہیں چنانچہ صراط المستقیم کے افادہ چوتھے میں درمیان شغل نفی کے یہ عبارت
لکھتے ہیں و سہل تصور آنست کہ در سینہ یا شکم خود خیالی خیال کند بمشابہ آنکہ گولہ توپ
از یک طرف بطرف دیگر رسیدہ آن مقام بدن را خالی گذاشتہ است و باز ہمان روزن را
آہستہ آہستہ فراخ تر و کشادہ تر سازد تا کہ انجام رسد اور دوسرا طریق تصور مشکل کا یہ لکھتے
ہیں و سخت ترین صوری آنست کہ چیزے غنی معنوی کہ عبارت از فناست از عالم غیب
متوجہ بوے شد و یکبارگی جسم او را متلاشی ساختہ مثل سنگ سخت کہ پارہ خزف ست رسیدہ
پاش پاش نمودہ متلاشی سازد انتہی اور مولوی سخاوت علی صاحب ساکن جونپور بھائی
مولوی اسمٰعیل صاحب بیچ رسالہ تصوف مسمٰی توبوصول خود تصنیف اپنی کے عبارت
چوتھی افادہ مذکورہ کے معنے لکھتے ہیں وہ عبارت یہ ہے یعنی بعد ذکر کے فکر کرے آنکھ
بند کرکے اور دھیان کرے کہ گویا گولہ میرے لگا اور سوراخ ہوگیا اور اس سوراخ نے بڑھتے
بڑھتے تمام جسم کو خالی کر دیا جب تفکر کامل ہوئی ایسے ہی تمام عالم کا خالی ہونا دھیان کرے
انتہی اے سالک معلوم کر کہ تمام وہابی زلہ خوار فلاسفہ اور عوام کالانعام جو انکے دام فریب
میں گرفتار ہیں وہ رابطہ گولہ توپ کو مستحسن اور باعث انوار الٰہی کا جانتے ہیں اور رابطہ
شیخ کہ جسکو مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہما نے
تمام علماے راسخین اور اولیاے متقدمین اور متاخرین کے مطابق اور قرآن اور حدیث سے
تطابق دیکر لکھا ہے اُس کو شرک اور اسکے مجوزین کو مشرک کہتے ہیں حالانکہ رابطہ گولہ توپ
اور رابطہ شیخ میں کچھ فرق نہیں الا اسقدر کہ یہ تصویر گولہ توپ کا حکم کرتے ہیں اور وہ
اولیا اور انبیا علیہم السلام کی صورت متبرکہ کے تصور کو حکم کرتے ہیں حالانکہ مولوی اسمٰعیل صاحب
کا حکم کرنا رابطہ توپ کا فی نفسہ یعنی قرآن اور حدیث اور کتب اولیاے متقدمین اور متاخرین
اور علماے راسخین اور علماے ظاہرین سے کہیں پتہ اور نشان نہیں لگتا کہ کسی نے رابطہ
گولہ توپ کا زمانہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اس زمانہ تک لکھا ہو اور حالانکہ

Marfat.com

ان سب صاحبوں کے عقیدہ میں یہ طریق قرار پایا ہے کہ جو بعد زمانہ ثلثہ کے کہا ہے
طریق احسن ہو وہ شر اور بد ہے اور باوجود اس عقیدہ اپنے کے تصور گولہ توپ کے باعث
انوار اور تقرب الٰہی کا جانتے ہیں اور حکم کرنا ان حضرات کا موافق قرآن اور حدیث اور
کتب اولیاے متقدمین اور متاخرین اور علماے راسخیں اور علماے ظاہرین کے ہی بُرا
جانتے ہیں حالانکہ انبیا اور اولیا علیہم السلام کی صورت شریف کے موثر ہونیکے
باب میں تمام قرآن اور حدیث اور کتاب علماے ظاہر مستند اور علماے راسخین
اور اولیاے متاخرین اور متقدمین کے مالامال ہے چنانچہ فرمایا حق تعالٰے
نے سورہ کہف کے چوتھے رکوع میں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ
ترجمہ اور تھام رکھ آپ کو ان کے ساتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب
ہیں اس کے منہ کے اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر انتہی اے سالکین نالہ خوار
فلاسفہ اور ظاہر بیناں اس وقت کے اس آیت سے صحبت جسدی کے قائل ہیں اور
صحبت روحی کے منکر حالانکہ حق تعالیٰ خود درمیان اس آیت مذکورہ کے واصبر نفسک
فرماتا ہے نہ واصبر جسدک پر تخصیص صحبت جسدی کی کہاں سے نکالتے ہیں کیونکہ تمام علماے
مفسرین اور علماے راسخین کی کتابیں صحبت جسمی اور روحی سے مملو اور مشحون ہیں چنانچہ
مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت جناب امام حسن
علیہ السلام تک صحبت ظاہری اور باطنی کے قائل اور مجوز ہیں چنانچہ حضرت عبید اللہ
احرار رحمۃ اللہ علیہ بیچ معنی اس آیت کے مشرح ارقام فرماتے ہیں وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ
یعنی رہو تم ساتھ سچوں کے اور یہ فرمانا حضرت حق کا عام ہے نہ خاص اور جو شخص عام کو
مقید ساتھ خاص کے کرے وہ جاہل اور معتزلہ ہے چنانچہ ان سب حضرات کی عبارتیں
یہاں پر نقل کی جاتی ہیں فرمایا حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

قول جمیل میں کہ رابطہ شیخ پر اجماع ہے اولیائے چشتیہ اور نقشبندیہ کا چنانچہ وہ عبارت
یہ ہے قَالُوْا وَالرُّکْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّیْخِ عَلٰی وَصْفِ الْمُحَبَّةِ وَالتَّعْظِیْمِ
وَمُلَاحَظَةِ صُوْرَتِهٖ ترجمہ مشایخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا
لگانا اور لگا رکھنا ہے مرشد کیساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور پر اسکی صورت کا ملاحظہ کرنا
انتہی اور طریق نقشبندیہ میں فرماتے ہیں وَشَرْطُهَا اَنْ یَّکُوْنَ الشَّیْخُ قَوِیَّ
التَّوَجُّهِ دَائِمُ الیاد داشت فَاِذَا صَحِبَهٗ خَلّٰی نَفْسَهٗ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا
مُحَبَّتَهٗ وَیَنْتَظِرُ لِمَا یُفِیْضُ مِنْهُ وَیُغَمِّضُ عَیْنَیْهِ اَوْ یَفْتَحُهُمَا وَ
یَنْتَظِرُ بَیْنَ عَیْنَیِ الشَّیْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَیْءٌ فَلْیَتْبَعْهُ بِجَامِعِ
قَلْبِهٖ وَلْیُحَافِظْ عَلَیْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّیْخُ عَنْهُ یُتَخَیَّلُ صُوْرَتَهٗ
بَیْنَ عَیْنَیْهِ بِوَصْفِ الْمُحَبَّةِ وَالتَّعْظِیْمِ تُفِیْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِیْدُ صُحْبَتُهٗ
ترجمہ اور رابطہ مرشد کی یہ شرط ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو اور یادداشت کی مشق دایمی
رکھتا ہو جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے
خالی کر ڈالے سوا اسکی محبت کے اور اس کا منتظر رہے جس کا اسکی طرف سے فیض آوے
اور دونوں آنکھیں بند کرلے یا انکو کھول دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں
تکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اس کے پیچھے پڑجاوے اپنے دل کی جمعیت
سے اور چاہیے کہ اس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد پاس نہ ہو تو اس کی
صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو
اس کی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی تھی انتہی اور یہ عبارت
دوسری جگہ بتاکید فرماتے ہیں وَثَالِثُهَا الرَّابِطَةُ بِشَیْخِهٖ تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ
اور عقاد کامل بہم پہونچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ اور فائدہ اس کا مولانا شاہ عبدالعزیز
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھا ہے کہ حق یہ ہے کہ سب راہوں سے

Marfat.com

یہ راہ زیادہ ترقریب ہے گا ہے مریدمیں قابلیت نہیں ہوتی تو اُس کی مزید محبت سے مرشد
اس میں تصرف کرتا ہے انتہی اور ماخذ اس مسائل کا ان حضرات نے اس آیہ اور حدیث
کو قرار دیا هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ انتہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ انتہی اور آیت مذکورہ کے معنے حضرت عبید اللہ
احرار رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں اَلْكَيْنُوْنَةُ مَعَ الصَّادِقِیْنَ الْمَامُوْرُ بِهَا فِیْ كَلَامِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْكَوْنُ مَعَهُمْ صُوْرَةً وَمَعْنًی اور حضرت ملا جامی نے رشحات میں حضرت
عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو یوں نقل کیا ہے کہ كَيْنُوْنَةً مَعَ الصَّادِقِیْنَ
را دو معنی ست کینونیتی بحسب صورت و آن آنست کہ مجالست و مصاحبت با اہل
صدق لازم وقت خود گیرد تا بسبب صحبت ایشان باطن وے از انوار صفات و اخلاق
ایشان منور گردد و کینونتہ بحسب معنی و آن آنست کہ از رہ گذر باطن طریقہ رابطہ و رزد بہ
نسبت طائفہ کہ انسان استحقاق دلبستگی داشتہ باشد و صحبت را حصر نکنند در آنکہ ہمیشہ بچشم
ناظر باشد بلکہ چنان سازد کہ صحبت دائمی شود و از صورت بمعنی عبور کند تا ہمیشہ واسطہ در نظر باشد
چون این معنی را بسبیل دوام رعایت کند سر و یرا باسر ایشان مناسبتے و اتحادے
حاصل شود بدیں واسطہ آنچہ مقصود اصلی ست حاصل حقیقت وے شود انتہی یعنی کینونتہ
مع الصادقین کے دو معنی ہیں ظاہر اور باطن اور ظاہر کینونتہ کے یہ معنے ہیں کہ طالب
حق مجالست اور مصاحبت اہل صدق کی اپنے اوپر لازم پکڑے تا بہ سبب دوام
صحبت اُنھوں کے باطن طالب کا ساتھ انوار صفات اور اخلاق اُنھوں کے
سے منور ہو اور کینونتہ معنوی کے یہ معنی ہیں کہ راہ باطن سے طریقہ رابطہ کا قبول
کرے ساتھ اُس طائفہ کے جو اُسکی قابلیت رکھتا ہو اور رابطہ کو صحبت پر موصوف نہ رکھے
ہمیشہ ساتھ چشم باطن کے نظر کرتا رہے بلکہ ایسا رابطہ حاصل کرے کہ صحبت دائمی ہو جاوے
پھر صورت سے طرف معنی کے عبور کرے تا کہ ہمیشہ رابطہ بیچ نظر کے رہے اور جب

Marfat.com

طالب اس معنی کے تئیں ساتھ سبیل دوام کے رعایت کرے تو بھید اُس کے کے
تئیں ساتھ بھید انھوں کے ایک مناسبت اور اتحاد حاصل ہو تو ساتھ اُس رابطہ کے
جو کچھ مقصود اصلی ہے حاصل حقیقت طالب کے ہو انتہی اور حضرت خواجہ عبید اللہ احرار فرماتے
ہیں کہ میں نے اجازت اشغال نقشبندیہ کی چاہی حضرت امام یعقوب چرخی نے سب
طریقے مجھکو بتائے جب پہونچے رابطہ پر فرمایا تبا اس کو اُسے جس کو مستعد پاوے
بغیر دہشت کے انتہی دیکھا چاہیے حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کا کیا مرتبہ ہے
علم ظاہر اور علم باطن میں علم ظاہر ان کا ظاہر ہے کہ مفسر ہیں قران مجید کے اور تفسیر اُن کی
مستند اکابر کے نزدیک اور علم باطن کا حال دیکھا چاہیے کہ خلیفہ ہیں حضرت خواجہ بہاءالدین
نقشبند کے قدس سرہما انتہی حضرت مولوی در تکملہ حاشیہ نفحات الانس از حال خود
باین عنوان تعبیر کردند کہ فقیرے را دغدغہ شغل بدیں طریق دست دادہ بود و بملازمت
آمدہ استدعائے تعلیمی کردہ ایشان اور اتلقین ذکر لا الہ الا اللہ کردہ اند و مشروط بحفظ
صورت مبارک خود ساختہ آں شخص درہماں صحبت بفرمودہ ایشان مشغول
گشتہ فی الحال در وے اثر معہودہ ایں طائفہ بظہور آمد و خود را در فضائے روشن دید
و وے را لذت قوی و شوق عظیم دست دادہ انتہی یعنی حضرت مولوی عبدالغفور
رحمۃ اللہ علیہ نے درمیان تکملہ حاشیہ نفحات الانس کے حال اپنے کو یوں
تعبیر کیا ہے کہ فقیر کو قصد طریق نقشبندیہ کا تھا اور بیچ خدمت مولوی حضرت
جامی کے گیا اور تعلیم اشغال نقشبندیہ کی چاہی مجھ کو ذکر لا الہ الا اللہ کا بتایا
اور شرط یہ لگائی کہ میری صورت کا بھی خیال رکھنا میں بیچ اسی صحبت کے موافق
ارشاد اُن حضرت کے مشغول ہو گیا فی الحال بیچ اُس کے اثر حاصل ہو گیا اور میں نے
اپنے تئیں ایک فضائے روشن میں دیکھا اور مجھ کو بڑی لذت اور بڑا شوق حاصل
ہوا انتہی اور اخوان درویزہ رحمۃ اللہ علیہ کہ علم اُن کا ولایت میں مشہور اور معروف ہے

Marfat.com

جیسے شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں مستند ہیں ویسے ہی وے
بھی ولایت میں مشہور اور مستند ہیں اور اکابر اولیا میں سے ہیں بیچ ارشاد الطالبین کے
فرماتے ہیں سوم آنکہ دل را از مجاہدہ حاصل مے شود و اگر تجلی رحمانیہ است نیز دران
آوان ذکر را از دست ندہد اگر ملک و ملکوت بہشت و دوزخ باشد ازاں نیز برگردد باید
کہ ذکر ترک ندہد و اگر شیطانی و دنیاوے است صورت مرشد را دل گذارند تا دفع شود
و بمدد شیخ نوری ذکر باطن او بیفزاید انتہی یعنی تیسرے یہ کہ دل کو بسبب مجاہدہ اور ریاضت
کے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے پس اگر تجلی رحمانی ہے تو اس دم بھی ذکر کو نہ چھوڑے
اگر ملک اور ملکوت اور بہشت اور دوزخ ہو تو اس سے بھی پھر جاوے اور ذکر کو ترک
نہ کرے اور اگر شیطانی اور دنیائی ہے تو صورت مرشد کی دل میں لاوے تاکہ وہ دفع
ہو جاوے اور ساتھ مدد شیخ نوری کے ذکر اس کے دل میں زیادہ ہو جاوے انتہی اور
حضرت شاہ کلیم اللہ کہ فاضل اجل و فقیر اکمل و مرشداں مرشد حضرت مولانا مولوی
فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں درمیان کشکول اپنے رابطہ صورت کے تئیں بیچ شرط
ذکر کے لائے ہیں اور فرماتے ہیں و احضار صورت شیخ در ذکر اوکد شرائط است
و معلوم ست کہ وجود مشروط بدون شرط ممکن و مفید مدعا نیست پس قرب الٰہی و تقرب
بارگاہ خدائی کہ مقصود اصلی است بدون توجہ بصورت شیخ نزد اہل عرفان و صاحباں
ایقان متصور نیست انتہی یعنی حاضر کرنا صورت شیخ کا درمیان ذکر کے اہم شرط ہے
اور ظاہر ہے کہ وجود مشروط کا بغیر شرط کے ممکن اور مفید مدعا کا نہیں پس حاصل ہونا
قرب الٰہی اور تقرب بارگاہ خدائی کا کہ مقصود اصلی ہے بدون توجہ ساتھ صورت
شیخ کے نزدیک اہل عرفان اور صاحبوں ایقان کے متصور نہیں انتہی اور حضرت
مولانا محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مائۃ المسائل میں سوال کے
جواب میں لکھا ہے سوال یوں ہے کہ تصور نمودن صورت شیخ در وقت ذکر چہ حکم دارد

Marfat.com

جائز یا گناہ کدام گناہ جواب تصور نمودن صورت شیخ بایں وضع کہ بسبب اطلاق و وسعت
اورا اطلاع شود وصورت او را برزخ سازد وایں پندارد کہ ارواح مشائخ دریں وقت حاضر
مے شوند میدانند درست نیست بلکہ کفرست واگر تصور صورت شیخ بطور رابطہ باشد
پس معمول بعضے مشائخ ست انتہی یعنی تصور کرنا پیر کا ساتھ اس وضع کے اعتقاد رکھے
کہ بسبب وسعت علم کے اس کی اطلاع ہوتی ہے اور صورت مرشد کو برزخ بناکر یہ جانے
کہ روحیں پیروں کی اس وقت حاضر ہوتی ہے اور جانتی ہیں یہ تصور درست نہیں بلکہ
کفر ہے اور اگر تصور صورت پیر کا بطور رابطہ کے ہو تو پس بعضے مشائخ نے کیا ہے انتہی
اوپر جو بعض بعض بدعتی اور وہابی اس جواب مولانا پر معترض ہو کر اس عبارت رسالہ
کو یہ حضرت امام قطب الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کی فَاِذَا اتَذَکَّرَ الْمُرِیْدُ بِقَلْبِہٖ الشَّیْخَ قَرُبَ
اِلَیْہِ فَیَتَعَلَّقُ بِہٖ قَلْبُہٗ فَاسْتَفَادَ مِنْہُ فَاِذَا احْتَاجَ الْمُرِیْدُ اِلَی الشَّیْخِ یُحِلُّ وَاقِعَۃً یَسْتَحْضِرُ الشَّیْخَ بِقَلْبِہٖ
وَیَسْئَلُ لَہٗ عَمَّا شَاھَدَہٗ لَا بِلِسَانِ الظَّاھِرِ بَلْ بِلِسَانِ الْقَلْبِ فَیُلْھِمُہٗ رُوْحُ الشَّیْخِ مَعْنَی الْوَاقِعَۃِ
عَقِیْبَ السُّؤَالِ وَاِنَّمَا یَتَیَسَّرُ لَہٗ ذٰلِکَ بِوَاسِطَۃِ رَبْطِ قَلْبِہٖ بِالشَّیْخِ
یعنی اور جس وقت یاد کرتا مرید ساتھ قلب اپنے کے شیخ کو تو قریب ہوتا ہے شیخ طرف
مرید کے پس تعلق پکڑتا ہے ساتھ شیخ کے دل مرید کا پس استفادہ لیتا ہے اسی شیخ
سے اور جس وقت کہ محتاج ہوتا ہے مرید طرف شیخ کے واسطے حل کرنے مطلب
اپنے کے حاضر کرتا ہے شیخ کو اپنے دل میں اور سوال کرتا ہے اسی شیخ سے اس چیز کا
کہ دیکھی ہے مرید نے اور نہیں سوال کرتا ساتھ زبان ظاہری کے بلکہ سوال کرتا ہے
ساتھ زبان باطنی کے پس الہام کرتی ہے مرید کو روح شیخ معنی واقعہ کے تئیں بعد سوال
کے اور سوا اس کے نہیں کہ حل ہوتا ہے واسطے مرید کے وہی واقعہ دیدہ بسبب تعلق پکڑنے
قلب رابطہ شیخ کے انتہی گذران کرتے ہیں کہ مولانا نے یہ فتویٰ خلاف عقیدہ اولیائے
کرام کے دیا اور بعضے وہابی کہتے ہیں کہ یہ عبارت حضرت امام قطب الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کی بوے شرک سے خالی نہیں نعوذ باللہ منہا اہل حق ان بیہودوں کے درمیان میں بمنزلہ
نشانہ کے ہیں حالانکہ یہ بیہودہ خود سخن فہم اُن حضرات کے نہیں کیونکہ مولانا کی غرض وہ
ہی شغل برزخ ہے جو اوپر مذکور ہے یعنی علیم حقیقی اور متصرف مطلق ہر شے کا ہر ساعت
اور ہر آن میں جان کر جو شخص متوجہ بصورت پیر کے ہو تو وہ شخص نزدیک جمیع علماے
ظاہری کے اور باطنی کے مشرک ہے نہ فقط نزدیک مولانا کے اور کہنا حضرت امام
قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا از روے کسب اور واقعہ تصور کے ہے یعنی اکثر اوقات
اولیا اللہ اوپر دلوں طالبان حق کے بواسطہ الٰہی مطلع ہو کر وساوس شیطانی او خیالات
نفسانی سے آگاہ کر کے دلوں طالبان حق کو متوجہ طرف خداوند تعالےٰ کے کرتے
ہیں تو اس کہنے سے شرک لازم نہیں آتا چنانچہ اسکی یہ مثال ہے یعنی کوئی شخص کہے
کہ میں نے فلانی دوا سے شفا پائی یا یوں کہے کہ فلانے کو فلانے نے مار ڈالا تو اس
کہنے سے شرک تو درکنار گنہگار بھی نہیں ہوتا کیونکہ شریعت خود اُس ممات کی ممیت
کو ممیت قرار دیکر قصاص کا حکم کرتی ہے تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ جب تک
اس ممات کی ممیت کو ممیت حقیقی اور اس دوا کو موثر حقیقی نہ جانے تو مشرک نہیں ہوتا
چاہے شب و روز اس کا وظیفہ کیا کرے کیونکہ یہ کہنا مشارکت اسمی ہے یہ تحقیقی اور جو
اس کو شرک جانے وہ خود مشرک ہے فقط اور دوسرا اعتراض بدعتیوں کا یہ ہے کہ
مولانا نے سوال کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ رابطہ شیخ کو بعض بعض مشایخ نے کیا ہے
حالانکہ مشایخ کرام کا رابطہ شیخ پر اتفاق ہے اس کا یہ جواب ہے کہ مولانا کی یہ غرض
ہے کہ مشایخ باطن نے کیا ہے نہ مشایخ ظاہر نے انتہی اور حضرت شاہ عبد العزیز
قدس سرہ فتح العزیز میں سورہ مزمل میں بیچ معنی آیت وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ
إِلَيْهِ تَبْتِيلًا کے فرماتے ہیں یاد کن پروردگار خود را خواہ ہم پروردگار محض تنہا باشد
یا در ضمن تہلیل کہ نفی و اثبات ست یا ضمن تسبیح و حمد و تکبیر و لاحول و دیگر اذکار مسنونہ باشد

خواہ کیفیت یک ضربی باشد خواہ دو ضربی فصاعداً و خواہ با حبس نفس و خواہ بے
حبس نفس و خواہ بدون برزخ خواہ با برزخ خواہ سہ رکنی خواہ ہفت رکنی و خواہ بشرایط
عشرہ کہ در شد و مد و تحت و فوق و محاربہ و مراقبہ و محاسبہ و مواعظہ و تعظیم و حرمت ست
و خواہ بدون این شرایط الی غیر ذالک من الخصوصیات التی استنبطہا المدون من الطریق
و تعیین احد الشقین مفوض بہ شیخ و مرشد ست کہ بحسب حال ہر چہ را اصلح دانند تلقین فرمایند
و از خصوصیتے بخصوصیتے نقل و تحویل کنند چنانچہ در آیہ دیگر فرمودہ اند فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ انتہی یعنی یاد کرنا نام پروردگار اپنے کا خواہ وہ نام تنہا ہو یا بیچ ضمن تحلیل کے
کہ عبارت نفی و اثبات ہے یا بیچ ضمن تسبیح اور حمد اور تکبیر اور لاحول کے ہو اور دوسرے
اذکار مسنونہ کے ہو خواہ کیفیت یکضربی کی ہو خواہ دو ضربی کی ہو اور اسی طرح سے سہ
ضربی اور چہار ضربی وغیرہ کی ہو خواہ حبس نفس کی ہو خواہ بدون برزخ کے ہو خواہ
ساتھ برزخ کے ہو خواہ سہ رکنی خواہ ہفت رکنی ہو خواہ ساتھ شرایط عشرہ کے ہو کہ بیچ
شد اور مد اور تحت اور فوق اور محاربہ اور مراقبہ اور محاسبہ اور مواعظ اور تعظیم اور حرمت
کے ہو اور خواہ بدون برزخ کے ہو اور خواہ ساتھ برزخ کے ہو اور خواہ بدون ان
شرطوں کے خواہ ساتھ ان خصوصیات کے کہ نکالیں ہیں مدبرین نے اہل طریق سے
اور معین کرنا ایک طریق کا ان طریقوں سے مفوض ہے ساتھ ہاتھ شیخ اور مرشد کے
کہ مناسب حال مرید کے جس طریقہ کو مرشد بہتر جانے تلقین فرماوے اور ایک خصوصیت
سے طرف دوسری خصوصیت کے نقل اور تجاوز کرے چنانچہ فرمایا پروردگار نے بیچ
آیہ دوسری کے پس سوال کرو تم اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے انتہی اور حضرت
مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کہ قامع البدعت ہیں اپنے تینتیسویں مکتوب میں لکھتے ہیں
الحمد للہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفی صحیفہ کہ اخوی و اعزی اشرفین ارسال داشتہ بودند
رسید و کیفیت احوال کہ اندراج یافتہ بود وضوح انجامید خواجہ اشرف

ورزش رابطہ نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوٰۃ آن را مسجود خود مید انند
واگر فرضا نفی کنند منفی نمیگردد محبت اطوار ایں دولت متمنائے طلاب ست از ہزاران بیکے
دہند صاحب ایں معاملہ مستعد تام المناسبتہ است محتمل کہ در اندک مدت صحبت
شیخ کامل مقتدائے جمیع کلمات او را جذب نماید رابطہ را چرا منفی کنند کہ او مسجود الیہ است
نہ مسجود لہٗ چرا محاریب مساجد را نفی نکنند ظہور ایں قسم دولت سعادتمندان را میسر ست
تا در جمیع احوال صاحب رابطہ خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ
جماعت بیدولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود
برہم زنند انتہی یعنی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور درود اوپر بندوں اُس کے جو
برگزیدہ ہیں خط دونوں بھائیوں عزیزوں نے بھیجا تھا پہونچا تھا جو کچھ مضمون اس کا تھا
معلوم ہوا خواجہ محمد اشرف نے ورزش رابطہ کی لکھی ہے کہ ساتھ اس حد کے غالب
ہوئی ہے کہ مسجود معلوم ہوتی ہے اگر منفی کرتے ہیں تو نفی نہیں ہوتی اے دوست یہ دولت
مرغوبہ مطلوب طالبان حق کی ہے کہ ایسی دولت ہزاروں طالبوں سے کسی ایک کو
حق تعالیٰ عنایت کرتا ہے صاحب اس مرتبہ کا استعداد و مناسبت کمال کی رکھتا ہے
غالب ہے کہ تھوڑی سی مدت کی صحبت شیخ کامل کی کہ موصوف ساتھ اکثر کمالات
کے اُس کے تئیں جذب کرے اور رابطہ کے تئیں کیوں نفی کرتا ہے کیونکہ رابطہ مسجود علیہ
ہے نہ مسجود لہ اور اگر یہ نہیں تو مساجد اور محرابوں کو کیوں نہیں نفی کرتا ظہور ایسی دولت
عظمیٰ کا واسطے طالبان سعادتمندوں کے ہوتا ہے تاکہ صاحب رابطہ کا اپنے
آپ کو بروقت داخل رابطہ کے رکھے اور بیچ جمیع اوقات کے اس کی طرف متوجہ
رہے نہ مانند جماعت بدبختوں کے کہ اپنے تئیں رابطہ شیخ سے مستغنی جانتے ہیں اور قبلہ توجہ کا
شیخ اپنے سے برخلاف گردانتے ہیں اور حال باطن اپنے کو تباہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت
جامی فرماتے ہیں۔ بر سند فقر گر بہ بینی شاہے ٭ از سر حقیقت بہ یقین آگاہے

Marfat.com

گر نقش کنی بلوح دل صورت او ٭ زان نقش بنقشبند یابی راہے **دیگر شاعرے**

سرمد غم عشق دردمنداں دانند ٭ نہ خود منشاں و خود پسنداں دانند
از نقش تواں بسوے نقاش شدن ٭ ایں نقش غریب نقشبنداں دانند

اے سالک معلوم کر کہ حضرات اولیاے کرام درباب ذکر اور رابطہ شیخ کے یہ ارشاد کرتے ہیں کہ طالب صادق کو چاہیے کہ ذکر قصدی اور رابطہ شیخ کو بوقت نماز کے قبل نیت نماز کے موقوف رکھے اور اگر بغیر قصد کے طالب کے دل میں ذکر پیدا ہو یا صورت شیخ در آوے تو غنیمت کبریٰ گنے مگر صورت پاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز میں بوقت السلام علیک کے بیچ آنکھ دل اپنی کے قصداً در لاوے تاکہ خشوع اور خضوع تام حاصل ہو چنانچہ فرمایا ابن حجر مکی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عناب میں بیچ معنی کلمہ تشہد کے وَخُوطِبَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ اِشَارَةٌ اِلٰى اَنَّهٗ تَعَالٰى يَكْشِفُ لَهٗ عَنِ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ كَالْحَاضِرِ مَعَهُمْ لِيَشْهَدَ لَهُمْ بِاَفْضَلِ اَعْمَالِهِمْ وَلِيَكُوْنَ تَذَكُّرُ حُضُوْرِهٖ سَبَبًا لِمَزِيْدِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ یعنی مخاطب کئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطے کہ گویا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ خداوند تعالے ان کو اپنی امت کے نمازیوں سے آگاہ کرتا ہے تاکہ ہووے حاضر ساتھ ان کے اور شہادت دیوے ان کے بہتر اعمال کی اور ہووے دل میں لانا حضور ان کے کا سبب واسطے زیادتی حضور اور خشوع کے انتہی اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں باب حضور القلب فی الصلوٰۃ میں وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ صلعم وَشَخْصَهُ الْكَرِيْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ یعنی نماز میں وقت پڑھنے السلام علیک ایہا النبی کے حاضر کر بیچ دل اپنے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی صورت شریف کو اور کہ السلام علیک ایہا النبی انتہی اور حضرت شیخ الشیوخ امام شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف

میں بیچ باب صلوٰۃ اہل قرب کے فرمایا ہے وَیُبَلِّغُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَیُمَثِّلُہٗ بَیْنَ عَیْنَیْ قَلْبِہٖ یعنی التحیات میں السلام علیک
کہنے کے وقت سلام کرے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صورت شریف انکی لاوے
بیچ دونوں آنکھ دل اپنے کے انتہی اور حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مشکوٰۃ میں بیچ معنی التحیات کے فرماتے ہیں یعنی دعا بخیر سلامت
بر تو اے پیغمبر و مہربانیہائے خدا وافر و بہائے خیر و کرم او و وجہ خطاب آنکہ تا
حضرت صلے اللہ وسلم ہمیشہ نصب العین مومنان قرۃ العین عابدان باشد
در جمیع اوقات و احوال خصوصاً در حالت عبادت و آخر آنکہ وجود نورانیت
و انکشاف درین محل بیش تر و قوی تر ست انتہی یعنی دعا ساتھ خیر اور سلامتی کے
اوپر تیرے اے نبی اور مہربانیاں اور بہت خیر و کرم اُس کا اور وجہ مخاطب کرنے
رسول اللہ صلعم کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پیش نگاہ مسلمانوں کے
رہیں ہر وقت اور ہر حال میں خصوصاً حالت عبادت میں اس واسطے کہ اس جگہ نورانیت
اور انکشاف زیادہ یہ نسبت اور جگہ کے ہے انتہی اور شمائل ترمذی میں یہ حدیث مذکور ہے
حدثنا سفیان ابن وکیع حدثنا جمیع بن عبدالرحمٰن العجلی املاء علینا من کتابہ قال حدثنی
رجل من بنی تمیم من ولد ابی ھالۃ زوج خدیجۃ یکنی اباعبداللہ عن ابن لابی
ھالۃ عن الحسن ابن علی قال سالت خالی ھند ابن ابی ھالۃ وکان وصافا عن
حلیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتھی ان یصف لی منھا شیٔ تعلق بہ
یعنی فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے کہ پوچھا میں نے اپنے ماموں ابن ابی ہالہ سے اور
تھے وہ بہت صفت کرنے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کے
اور میں چاہتا تھا کہ بیان کریں آپکی صورت شریف تو تعلق پکڑوں اُس صورت شریف
سے انتہی اور تصور بھی اسی کو کہتے ہیں کہ مرشد کی صورت سے تعلق پکڑے انتہی

اے سالک سوائے ان اسناد متعددہ کے تمام کتب علمائے راسخین یعنی جو درباب سلوک کے تصنیف ہوئی ہیں رابطہ شیخ سے مالامال ہیں کہاں تک بیان کیا جاوے انہیں اسناد مذکورہ پر اکتفا کی کیونکہ عاقل کو ایک نکتہ بس ہے اور نادان کو دفتر بھی کفایت نہیں کرتا اور دوسری بات یہ معلوم کرنا چاہئے کہ بعض بعض زلہ خوار فلاسفہ کہتے ہیں کہ یہ اشغال مشہورہ بدعت سیہ ہیں اے سالک یہ کہنا بھی ان بیہودوں کا شیطانیت سے خالی نہیں لیکن اس کا جواب مولوی خرم علی صاحب نے قول جمیل میں خوب دندان شکن لکھا ہے وہ جواب یہ ہے مترجم کہتا ہے کہ حضرت مصنف محقق یعنی مولانا شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہیں کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں نہ تھے تو بدعت سیہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے ابتک برابر چلا آتا ہے گو طرق اس کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھیرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیہ کا گمان سراسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بہ نسبت صفائی طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ ان کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ ایسے اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسی صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کی فہم میں قواعد صرف و نحو کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اس کے محتاج ہیں واللہ اعلم انتہی اور یہ جو بعض بعض بیہودہ کہتے ہیں کہ ہم کو مجتہدین باطن سے کیا غرض ہے یہ بھی کہنا ان بیہودوں

کلبے دینی سے خالی نہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک دونوں مجتہدوں کا مرتبہ واحد ہے
یعنی جو ایک کا منکر ہے دونوں کا منکر ہے اور جو ایک کا مطیع ہے وہ دونوں کا مطیع ہے
اور یہ دونوں واجب الاطاعت اور تعظیم ہیں چنانچہ تفسیر عزیزیہ میں لکھا ہے واز انجملہ
مجتہدین شریعت وشیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب نیز لازم الاتباع ست
بر عوام امت زیرا کہ فہم اسرار شریعت ودقایق طریقت ایشان را میسر ست چنانچہ
فرمایا حق تعالے نے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
یعنی جن کی تابعداری اور اتباع واجب ہے اُن میں سے مجتہدین شریعت اور شیوخ
طریقت ہیں کہ حکم اُن کا بطریق واجب ولازم الاتباع ہے اوپر امت کے اسواسطے
کہ سمجھنا بھیدوں شریعت اور دقایق طریقت کا انہوں کا میسر ہے چنانچہ حق تعالے
فرماتا ہے کہ پوچھو تم اہل ذکر سے اگر تم نہ جانو انتہی اے سالک معلوم کر کہ باوجود اس
اجماع کثیر علماے راسخین اور علماے ظاہرین اور اولیا متقدمین اور متاخرین معہ
اس استناد دقویہ اور دلائل قاطع اور ساطع کے یہ زلہ خوار فلاسفہ اپنی شرارت سے
باز نہیں آتے یعنی رابطہ شیخ کو شرک اور اُس کے محور کو مشرک کہتے ہیں تو تمام
اولیاے اللہ اور علماے راسخین نزدیک ان بیہودوں کے گویا مشرک ہیں نعوذ
باللہ منہا اے سالک وہ تو تمام اولیا اللہ مومن کامل ہیں مگر جو شخص تجویزین رابطہ
شیخ کو مشرک جانے وہ بموجب اس حدیث کے جو مشارق الانوار میں واقع ہے
مشرک ہے وعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ
رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ
كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اے سالک بعضے زلہ خوار فلاسفہ کہتے ہیں کہ فقہ سے
رابطہ شیخ کا کہیں پتہ اور نشان نہیں لگتا یہ کہنا بھی ان بے عقلوں کا ساتھ دو وجہ
کے نادانی سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ فقہ میں اعمال جوارح کا بیان نہ مسائل باطنہ کا

اور مسائل باطنہ کا فقہ سے چاہنا ایسا ہے جیسے نان پز کی دوکان سے شرینی طلب
کرنا اور دوسری یہ کہ یہ بے عقل بسبب تکبر علم اور ہمہ دانی ہر علم کے گرفتار دام شیطان کے
ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اصل اشیا میں کیا ہے اے سالک معلوم کر کہ جس شے
پر کوئی نص بطور امر یا نہی کے وارد نہ ہوئی ہو اس میں اصل اباحت ہے اور یہی مختار جمہور ہے
چنانچہ کتب اصول مثل مسلم الثبوت وغیرہ سے ثابت ہے اَصْلُ الْاَفْعَالِ اَلْاِ
بَاحَۃُ لِمَا ھُوَ مُخْتَارُ اَکْثَرِ الْحَنَفِیَّۃِ وَالشَّافِعِیَّۃِ اصل اشیا میں اباحت
ہے چنانچہ یہی مختار ہے نزدیک اکثر حنفیہ و شافعیہ کے انتہی پس از روے فقہ کے
بھی جواز رابطہ شیخ کا ثابت اور اثبت ہے اور بعضے نادان یوں کہتے ہیں کہ رابطہ شیخ
جائز اور درست ہے لیکن ہم از روے مصلحت کے منع کرتے ہیں یعنی یہ لوگ رفتہ رفتہ کہیں
پیر پرست نہ ہو جائیں تو اے سالک اس کا جواب یہ ہے یہ احتمال بہت سی باتوں
میں ہو سکتا ہے چنانچہ نماز جماعت یعنی ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ نمازی رفتہ رفتہ امام کو سجدہ
کرنے لگیں یا سجدہ کو سجود لہ جانکر مسجد اور امام پرست بن جائیں اے سالک یہ
احتمال غلط اور وسوسہ شیطانی ہے کہ وہم احتمال بد سے یقینی امر حسنات کو
منع کر کے اولیاے اللہ اور علماے راسخین مستند کو مشرک کہنا اور عوام کالانعام
سے کہلانا محض اپنا کافر بننا ہے یہ وہ مثل ہے کہ لومڑی اوروں کو شگون بتاوے
اور اپنا پیٹ کتوں سے پھڑوا وے یعنی کافر ہوے تو ہوے مصلحت تو جاری ہی
اور یہ جواب الزامی ہے یعنی جیسے رابطہ انبیا اور اولیا میں مشرک کا احتمال ہے
ویسا ہی رابطہ گولہ توپ میں شرک کا احتمال ہے پھر اُس کو کیوں مستحسن اور باعث
انوار الٰہی کا جانتے ہیں افسوس صد افسوس اے سالک یہ سب لوگ
بسبب انہماک علم فلاسفہ کے مرکز حق سے دائرہ حق میں در آگر ایسے عقیدوں فاسدوں
کے معتقد ہو گئے یعنی خیالی صورت انبیا اور اولیا علیہم السلام کو بت سے منسوب کر کے

عاشقان رسول اللہ اور موحدوں حقیقی یعنی جو شرک خفی وجلی کے نیست اور نابود کرنیوالے
ہیں اُن کو بت پرست قرار دیکر گولہ توپ کے تصور کے قائل اور مجوز ہوے نعوذ باللہ منہا
اے سالک یہ سب علم فلاسفہ کی کثافت کے قصور تھے ورنہ کوئی مسلمان ان حضرات
کی صورت کو بت سے ہرگز نسبت نہ دیگا اور نجس ہونے تصور گولہ توپ کا ہرگز معتقد نہ ہوگا

| | |
|---|---|
| اشقیا را احسن زشت آید پدید | زشت را یا احسن بیند آن پلید |
| دور شو زایشان پس پس دور تر | تا نہ افتی در جحیم پر شرر |

اے سالک فلاسفہ اور زلہ خوار فلاسفہ حضرات انبیا اور اولیا علیہم السلام کی صورت
اور ذکر خیر اُن کے سے قاطبتاً عداوت رکھتے ہیں مگر فلاسفہ اور زلہ خواران فلاسفہ
میں اتنا فرق ہے کہ فلاسفہ ان حضرات کے مقابلہ میں ظاہراً اور باطناً بے ادبی اور
گستاخی سے پیش آتے ہیں اور یہ در پردہ یعنی باطن میں اپنے استادوں فلاسفہ
کے عقائد کے قائل اور ظاہر میں شریعت محمدی کے مقر اور بعضے بے وقوف اپنی
بے ادبی اور گستاخی کو عین تقوی جانتے ہیں اور اس عقائد فلاسفہ کو پردہ شریعت میں
ظاہر کرکے عوام کالانعام کو کسی مسئلہ میں معتزلہ اور کسی مسئلہ میں خالدی اور کسی مسئلہ
میں خارجی اور کسی مسئلہ میں رافضی اور کسی مسئلہ میں اپنے اوستادوں فلاسفہ بے دینوں
کے مطیع ہو کر اس دین برحق کو معجون فلاسفہ بنادیا چنانچہ اس معجون مرکبہ کو جاہلان
مذہب آتش مزاجوں کو کھلا کر احتراق خون پیدا کرا کر مجنون کر دیا چنانچہ اُن مجنون
کی یہ خبر ہے کہ دیہہ بدیہہ صحرا بصحرا شہر بشہر کوچہ بکوچہ مارے پھرتے ہیں یعنی کوئی مجنون
یہ کہتا ہے کہ ہم میں اور نبی میں کچھ فرق نہیں الا اس قدر کہ اُن پر وحی نازل ہوتی تھی
ورنہ ہم اور وہ سب باتوں میں نزدیک حق تعالے کے برابر ہیں اور کوئی
مجنون کہتا ہے کہ آیمہ اربعہ کی تقلید حرام اور بدعت ہے بلکہ کفر اور کوئی مجنون کہتا ہے
کہ جو ولی سوائے نص کے ہیں جیسے بایزید اور حضرت جنید اور حضرت شبلی اور

حضرت محبوب سبحانی اور حضرت خواجہ نقشبند اور حضرت شہاب الدین اور حضرت معین الدین
اور حضرت قطب الدین اور حضرت یعقوب چرخی اور حضرت امام غزالی اور حضرت نظام الدین
اور حضرت مجدد الف ثانی رحمہم اللہ یا جو اور ولی ماقبل اور مابعد ان کے گذرے ہیں اگر ہم
ان سب کی ولایت کے قائل نہ ہوں اور ان کے مسائل بیان کئے گئے کہ خطا قرار دیکر
اس فعل کو کہ جس کو وہ سب احسن جانتے ہیں ہم شرک بتاویں تو ہمارا کچھ نہ بگڑے اور کوئی
مجنون یہ کہتا ہے کہ گنہگار پر عذاب ضرور ہے یعنی نہ برحم خدا نہ بشفاعت انبیا و اولیا
علیہم السلام کی اس گنہگار کا عذاب منقطع ہوگا اور کوئی مجنون یہ کہتا ہے کہ بیعت ماسوائے
جہاد کے بدعت ہے اور کوئی مجنون یہ کہتا ہے کہ جس شخص نے کھانے پہ ہاتھ اٹھاکر
فاتحہ دی وہ بدعتی ہے اور وہ کھانا حرام بمنزلہ خون خوک ہے اور کوئی مجنون یہ کہتا
ہے کہ جو شخص حضرات انبیا اور اولیا علیہم السلام کی شفاعت بالمحبوبیت اور بالوجاہت
کا قائل ہے وہ مشرک ہے اور کوئی مجنون یہ کہتا ہے کہ محفل میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ جو موجب سرور اور ہدایت اور محبت اہل ایقان کی ہے جنم اشٹمین ہے نعوذ باللہ
من شرور انفسنا اسے سالک جیسے اُن کے استاد فلاسفہ مرتبہ نبوت اور احکام
الٰہیہ کے بطلان کرنے پر آمادہ تھے ویسا ہی یہ زلہ خوار ان فلاسفہ نائب انبیا کی تردید
اور طریق احسن کے بطلان میں شب و روز آمادہ رہتے ہیں اللہ ان کو ہدایت کرے
یا غارت کیونکہ یہ بیہودہ نہ خدا سے خوف کرتے ہیں نہ انبیا کی عظمت رکھتے ہیں نہ اولیا سے
حیا کرتے ہیں دیکھو حضرات انبیا اور اولیا علیہم السلام کی صورت مبارک کو منسوب بہ بت
اور ذکر خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنم اشٹمین کہتے ہیں حالانکہ ذکر خیر انبیا اور
اولیا علیہم السلام سے تمام قرآن اور حدیث مالامال ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا
ہے کہ جس جا پر انبیا اور اولیا علیہم السلام کا ذکر خیر کیا جاتا ہے وہاں پر رحمت نازل
ہوتی ہے اور دیکھنے صورت اُن کی سے توحید کامل میسر ہوتی ہے بلکہ انکی صورت دیکھنا

Marfat.com

عین عبادت ہے چنانچہ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ کے باب
حفظ اللسان والغیبۃ میں اس حدیث کی شرح فرماتے ہیں کہ آنحضرت گفت خیارُ
عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُاُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ نیک ترین بندگان خدا آنانند
کہ چون دیدہ شوند یاد کردہ شود خدائے تعالےٰ یعنی ایشان در تعلق واختصاص بجناب
کبریائے حق بمرتبہ رسیدہ اند کہ آثار وانوار بروجنات وصفائح احوال واطوار ایشان
چنان لائح ست کہ چون چشم برجمال ایشان مے افتد خدا را یاد میدہد از جہت ظہور سیمائے
عبادت وصلاح برروئے ایشان وبعضے گفتہ اند کہ معنی این ست کہ دیدن ایشان
مشابہ ذکر خدا ست چنانچہ گفتہ اند نظر برروئے عالم عبادت ست وگاہے باشد کہ بنظر
کردن برروئے صالح نور ایمان چنان درباطن شخص درآید کہ را روشن گرداند ودر
حدیث آمدہ ست اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ واین حدیث مصداق معنی اول
نیز مے افتد آوردہ اند کہ چون وے رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ از خانہ بیرون آمدہ
مردم بانظر بروجہ کریم وے افتادہ گفتندے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَشْرَفَ ھٰذَا الْفَتٰی
یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَکْرَمَ ھٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَعْلَمَ ھٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مَا اَشْجَعَ ھٰذَا الْفَتٰی پس دیدن وے رضی اللہ عنہ حایل وباعث مے شد بر ذکر
کلمہ توحید روزے کاتب حروف دربازار کہ معظم سرفرو افگندہ غافل نفس بگذشت
ناگہان سر برآورد ونظر برروئے مردے افتاد وبے اختیار یکایک از زبان برآمد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
انتہی اور محفل میلاد شریف کے جائز اور مستحسن ہونے پر اجماع ہے علمائے محدثین اور
مفسرین اور اولیائے متقدمین اور متاخرین کا چنانچہ وہ عبارت یہاں پر نقل کی
جاتی ہیں چنانچہ فرمایا امام حافظ ابو الخیر سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فی عَمَلِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ
لَمْ یَنْقُلْ اَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِی الْقُرُوْنِ الثَّلٰثَۃِ الْفَاضِلَۃِ وَاِنَّمَا حَدَثَ بَعْدَھَا

Marfat.com

ثُمَّ لَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ فِیْ سَائِرِ الْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْکِبَارِ یَشْتَغِلُوْنَ فِیْ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِیْعَةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَی الْاُمُوْرِ الْبَهِجَةِ الرَّفِیْعَةِ یَتَصَدَّقُوْنَ فِی اللَّیَالِیْ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَیَزِیْدُوْنَ فِی الْمَبَرَّاتِ وَیَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْکَرِیْمِ وَیَظْهَرُ عَلَیْهِمْ مِنْ بَرَکَاتِهٖ فَضْلٌ عَظِیْمٌ

انتہی یعنی عمل مولود کو کسی نے سلف صالحین قرون ثلثہ سے نقل نہیں کیا بلکہ بعد اسکے حادث ہوا پھر اہل اسلام نے سب شہر و دیار میں اس عمل کا کرنا شروع کیا اور طرح طرح کی ضیافتیں کرتے رہے اور طرح طرح کے صدقے دیتے رہے اور خوشی اور سرور ظاہر کیا اور اچھے اعمال میں بڑھاتے رہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہے اور ان کے اوپر بڑی بڑی برکتیں ظاہر ہوئیں اور حضرت امام ابو الخیر ابن جزری شیخ القراء فرماتے ہیں وَمِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ یعنی مولود شریف کی خاصیتوں میں سے یہ ہے کہ وہ موجب امان ہے اس سال میں اور مطلب حاصل کی خوشخبری قریب ہے اور حضرت امام حافظ عماد الدین ابن کثیر فرماتے ہیں

کَانَ صَاحِبُ اِرْبِلَ یَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِیْفَ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَیَحْتَفِلُ بِهٖ احْتِفَالًا هَائِلًا وَقَدْ صَنَّفَ الشَّیْخُ اَبُو الْخَطَّابِ ابْنُ دِحْیَةَ لَهٗ کِتَابًا فِی الْمَوْلِدِ سَمَّاهُ التَّنْوِیْرُ فِیْ مَوْلِدِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَقَدْ اَثْنٰی عَلَیْهِ اَبُوْ شَامَةَ شَیْخُ النَّوَوِیِّ فِی الْکِتَابِ الْبَاعِثِ عَلٰی اِنْکَارِ الْبِدَعِ وَالْحَوَادِثِ وَقَالَ وَمِثْلُ هٰذَا الْحَسَنِ یُنْدَبُ عَلَیْهِ وَیُشْکَرُ فَاعِلُهٗ وَیُثْنٰی عَلَیْهِ

یعنی صاحب اربل عمل مولود کرتا تھا ربیع الاول میں اور ایک بڑی محفل جمع کرتا تھا اور شیخ ابو شامہ ابن وجہ نے اس کے واسطے ایک کتاب تصنیف کی تھی مولود کے باب میں اور اس کا نام تنویر فی مولود البشیر النذیر رکھا تھا اور بہت سے اماموں نے

اُس کی کتاب کی ثنا کی ہے اُن میں سے شیخ حافظ ابو شامہ اُستاد امام نووی کے
ہیں چنانچہ کتاب الباعث فی انکار البدع والحوادث میں فرماتے ہیں کہ یہ عمل مولود بہت
اچھا کام ہے اس کا کرنے والا لایق صفت و ثنا کے ہے اور فرمایا علامہ ابن طغربل نے
بیچ کتاب در منتظم کے وَقَدْ عَمِلَ الْمُحِبُّوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحًا بِمَوْلِدِهِ الْوَلَائِمَ
فَمِنْ ذٰلِكَ مَا عَمِلَهُ بِالْقَاهِرَةِ مِنَ الْوَلَائِمِ الْكِبَارِ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ
فَضْلٍ قَدَّسَ سِرَّهُ شَيْخُ شَيْخِنَا اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَعَمِلَ ذٰلِكَ قَبْلَهُ جَمَالُ الدِّيْنِ
الْعَجَمِيُّ الْهَمَدَانِیُّ وَمِمَّنْ ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ وُسْعِهِ يُوْسُفُ الْحَجَّاجُ بِمِصْرَ وَقَدْ رَاٰى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَرِّضُ الْيُوْسُفَ الْمَذْكُوْرَ عَلٰى عَمَلِ ذٰلِكَ
انتہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبون نے ضیافتین کی ہیں واسطے خوشی مولود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اُن میں سے شیخ ابو الحسن معروف بابن فضل
قدس سرہ ہیں اور اُستاد ہمارے اُستاد ابو عبد اللہ بن محمد بن نعمان ہیں اور اُن سے
قبل یہ عمل کیا ہے جمال الدین عجمی ہمدانی نے اور اپنی وسعت کے موافق یوسف حجاج
نے مصر میں چنانچہ حجاج نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا
کہ آپ بہت رغبت دلاتے ہیں عمل مولود کی اور علامہ ابن طغربل فرماتے ہیں کہ میں
نے اپنے شیخ بن نعمان سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے شیخ ابو موسےٰ زرہونی سے
سنا کہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور
میں نے لوگون کے محفل مولود کرنے کا ذکر آنحضرت سے کیا آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے
مولود سے خوش ہے اُس سے ہم خوش ہیں اور فرمایا امام علامہ مشہور ابن بطاخ نے
اپنے فتوے میں کہ جو آپ نے ہاتھ سے لکھا ہے اِذَا اَنْفَقَ الْمُنْفِقُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ
وَجَمَعَ جَمْعًا اَطْعَمَهُمْ مَا يَجُوْزُ وَاَسْمَعَهُمْ مَا يَجُوْزُ سَمَاعُهُ وَدَفَعَ لِلْمُسْمِعِ الْمُشَوِّقِ لِلْاٰخِرَةِ مَلْبُوْسًا
كُلُّ ذٰلِكَ سُرُوْرًا بِمَوْلِدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَيُثَابُ فَاعِلُهُ اِذَا

Marfat.com

أَحْسَنِ الْقَصْدِ وَلَا يَخْتَصُّ ذٰلِكَ بِالْفُقَرَاءِ دُوْنَ الْأَغْنِيَاءِ إِلَّا أَنْ يَقْصِدَ مُوَاسَاةَ

الْأَحْوَجِ فَالْفُقَرَاءُ أَكْثَرُ ثَوَابًا نَعَمْ إِنْ كَانَ الْاِجْتِمَاعُ كَمَا بَلَغَنَا عَنْ

فُقَرَاءِ الزَّمَانِ مِنْ أَكْلِ الْحَشِيْشِ وَاجْتِمَاعِ الْمُرْدَانِ وَالشَّادِ

الْمُشَوِّقَاتِ لِلشَّهَوَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ

الْخِزْيِ الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ فَهٰذَا مَجْمَعُ الْآثَامِ

انتہی یعنی جب کوئی صرف کرنے والا کچھ صرف کرے اس رات میں اور جمع کرے ایک

مجلس اور کھلاوے اُن کو جو جائز ہو اور سناوے جو جائز ہو اور اُس شخص کو جو سناتا ہے

شوق دلانے والی باتیں آخرت کی کچھ کپڑے دے اور یہ سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی مولود کی خوشی کے لئے ہو تو یہ سب جائز ہے اور اس کا کرنے والا ثواب پاویگا جب

اچھی نیت رکھتا ہو اور اس میں کچھ فقرا کی خصوصیت نہیں ہے سوا اغنیا کے

ہاں مگر فقیر و محتاج کے باب میں زیادہ ثواب ہے لیکن یہ اجتماع اگر ایسا ہو جیسا اس

زمانہ کے فقیر کرتے ہیں بھنگ پینا بے ریشوں کا جمع کرنا اور راگ و رنگ جس سے

شہوت نفسانی بڑھے اور سوا اس کے جو باتیں بری ہوں پس وہ مجلس بری ہوگی

اور شیخ امام جلال الدین بن عبد الرحمن بن عبد الملک معروف بمخلص کتانی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَجَّلٌ مُكَرَّمٌ بِشَارَةٌ هٰذَا الْيَوْمِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا تُسْعَرُ فِيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَ

الْمُنَاسِبِ إِظْهَارُ السُّرُوْرِ وَإِنْفَاقُ الْمَيْسُوْرِ وَإِجَابَةُ

مَنْ دَعَاهُ رَبُّ الْوَلِيْمَةِ لِلْحُضُوْرِ انتہی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کا مولود بہت معظم اور مکرم ہے اور یہ دن مثل جمعہ کے ہے اس راہ سے کہ دن

جمعہ کا جہنم کو گرم نہیں کرتا ایسا وہ مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے پس چاہیئے کہ خوشی ظاہر کرے اور جو کچھ مقدور ہو صرف کرے اور جن

Marfat.com

لوگون کو صاحب مولود بلاوے انکو چاہئے کہ ضیافت قبول کریں اور مجلس میں حاضر ہوں اور علامہ ظہیر الدین بن جعفر فرماتے ہیں بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ اِذَا قَصَدَ عَلَيْهَا جَمْعُ الصَّالِحِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ هٰذَا الْقَدْرُ يُثَابُ عَلَيْهِ بِهٰذَا الشَّرْطِ كُلَّ وَقْتٍ انتہی یعنی مولود بدعت حسنہ ہے جب کرنے والے کا ارادہ ہو صالحوں کا جمع کرنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور مسکینوں کا کھلانا اور اس قدر سے ثواب پاویگا ساتھ اس شرط کے ہر وقت میں اور فرمایا شیخ نصیر الدین نے لَيْسَ هٰذَا مِنَ السُّنَنِ وَلٰكِنْ اِذَا اَنْفَقَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَاَظْهَرَ السُّرُوْرَ فَرْحًا بِدُخُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُجُوْدِ وَاتَّخَذَ السَّمَاعَ الْخَالِيَ عَنِ الْمُرْدَانِ وَاِنْشَادِ مَا تَتَحَرَّكُ بِهِ نَارُ الشَّهْوَةِ فَهٰذَا الْاِجْتِمَاعُ حَسَنٌ يُثَابُ قَاصِدُ ذٰلِكَ انتہی یعنی مولود سنت نہیں لیکن جب کرنے والا اس کا خرچ کریگا اس دن میں اور خوشی کریگا بسبب پیدا ہونے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سنے اور سناویگا جو خالی ہو بے ریشوں سے اور ایسی شعریں نہ پڑھی جاویں جن سے آگ شہوت کی بھڑکنے لگے پس ایسا جمع ہونا اچھا ہے جو ایسا قصد کرے اس کو ثواب حاصل ہوگا اور امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن اسمٰعیل معروف بابی شامہ کتاب باعث انکار البدع والحوادث میں فرماتے ہیں وَمِنْ اَحْسَنِ الْبِدَعِ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا مَا كَانَ يُفْعَلُ بِمَدِيْنَةِ اَرْبَلَ كُلَّ عَامٍ فِي الْيَوْمِ الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْهَارِ الزِّيْنَةِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَعَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاِحْسَانِ اِلَى الْفُقَرَاءِ يُشْعِرُ بِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيْمِهٖ وَجَلَالِهٖ فِيْ قَلْبِ فَاعِلِهٖ وَشُكْرًا لِلّٰهِ عَلٰى مَا مَنَّ بِهٖ اِيْجَادِ رَسُوْلِهِ الَّذِيْ اَرْسَلَهٗ

Marfat.com

رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ
بِالْمَوْصِلِ الشَّیْخُ عُمَرُ بْنُ الْمَلَاءِ اَحَدُ الصَّالِحِیْنَ الْمَشْھُوْرِیْنَ اَرْبِہٖ اِقْتَدٰی
فِیْ ذٰلِکَ صَاحِبُ اَرْبَلَ غَیْرُ ھُمْ انتہی یعنی بدعت حسنہ ہے ہمارے زمانہ میں
جو کچھ کرتا تھا مدینہ میں ہر سال اربل اُس دن جس دن پیدا ہوئے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم صدقات اور احسان اور اظہار زینت اور خوشی اس واسطے کہ مع احسان
اور خبر گیری فقرا کے یہ مجلس خبر دیتی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور
تعظیم سے بیچ دل کرنے والے اس کے کے اور اس میں شکر اول ہوتا ہے اللہ کی بڑی
نعمت پیدا کرتا ہے حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا اور جس شخص نے یہ
طریقہ پہلے موصل میں جاری کیا ہے شیخ عمر بن الاہی جو صالحین مشہوری میں تھے
اور اس باب میں اُس کا اقتدا کیا ہے صاحب اربل وغیرہ نے اور حضرت
شیخ امام علامہ صدر الدین بن عمر شافعی فرماتے ہیں ھٰذِہٖ الْبِدْعَۃُ لَا بَاْسَ
بِھَا وَلَا یُکْرَہُ الْبِدَعُ اِلَّا اِذَا رَاغَمَتِ السُّنَّۃَ وَاَمَّا اِذَا لَمْ یُرَاغِمْ
فَلَا تُکْرَہُ وَیُثَابُ الْاِنْسَانُ بِحَسْبِ قَصْدِہٖ فِیْ اِظْھَارِ السُّرُوْرِ
الْفَرْحِ بِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انتہی یعنی یہ بدعت حسنہ ہے
اس کا کچھ مضایقہ نہیں اور بدعت تب بری ہوتی ہے جب مخالف سنت ہو
اور اگر مخالف نہ ہو تو وہ مکروہ نہیں ہوتی اور انسان کو ویسا ہی ثواب دیا جاتا ہے
جیسا اُس کا قصد ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مولود کی خوشی اور سرور کے
باب میں اور حضرت امام حافظ فرماتے ہیں اَصْلُ عَمَلِ الْمَوْلُوْدِ بِدْعَۃٌ
وَلٰکِنَّھَا مَعَ ذٰلِکَ قَدِ اشْتَمَلَتْ عَلٰی مَحَاسِنَ وَضِدِّھَا فَمَنْ
تَحَرّٰی فِیْ عَمَلِ الْمَحَاسِنِ وَتَجَنَّبَ ضِدَّھَا کَانَ بِدْعَۃً حَسَنَۃً وَ
مَنْ لَا فَلَا وَقَالَ قَدْ ظَھَرَ تَخْرِیْجُھَا عَلٰی اَصْلٍ

Marfat.com

ثَابِت وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ
فَسَاَلَھُمْ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ اَغْرَقَ اللّٰہُ فِیْہِ فِرْعَوْنَ وَ
نَجَّا مُوْسٰی فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی
مِنْکُمْ فَصَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ فَیُسْتَفَادُ مِنْہُ فِعْلُ ذٰلِکَ شُکْرًا لِلّٰہِ تَعَالٰی
مَا مَنَّ بِہٖ فِیْ یَوْمٍ مُعَیَّنٍ مِنْ اِبْدَاعِ نِعْمَۃٍ اَوْ دَفْعِ نِقْمَۃٍ وَیُعَادُ ذٰلِکَ فِیْ نَظِیْرِ
ذٰلِکَ الْیَوْمِ مِنْ کُلِّ سَنَۃٍ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ تَعَالٰی یَحْصُلُ بِاَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُوْدِ
وَالْقِیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالتِّلَاوَۃِ وَاَیُّ نِعْمَۃٍ اَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَۃِ بِبُرُوْزِ
ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَعَلٰی ھٰذَا فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّتَحَرّٰی
الْیَوْمَ بِعَیْنِہٖ حَتّٰی یُطَابِقَ قِصَّۃَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
وَمَنْ لَّمْ یُلَاحِظْ ذٰلِکَ لَا یُبَالِیْ بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِیْ اَیِّ یَوْمٍ مِّنَ الشَّھْرِ
بَلْ تَوَسَّعَ قَوْمٌ فَنَقَلُوْہُ اِلٰی
یَوْمٍ مِّنَ السَّنَۃِ وَفِیْہِ مَا فِیْہِ

انتہیٰ یعنی اصل مولود کی بدعت ہے لیکن باوجود اس کے مشتمل ہے بھلائی اور برائی پر
پس اگر بھلائیوں کی مخالفت کی جاوے اور برائیوں سے پرہیز تو بدعت حسنہ ہوگی، ور
جو نہیں تو نہیں اور اس کی ایک اصل بھی ہے وہ یہ ہے کہ صحیحین میں مروی ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لیگئے وہاں یہودیوں کو عاشورا
کے روزہ دار پایا اُن سے سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ اس دن اللہ تعالےٰ نے
فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسےٰ کو نجات دی اس واسطے ہم بطور شکرگذاری روزہ
رکھتے ہیں آپنے فرمایا کہ ہم حضرت موسےٰ سے تم سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں پھر آپنے روزہ
رکھا اور ونکو بھی حکم فرمایا پس اس سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ جس دن اللہ تعالےٰ نے

کوئی نعمت عطا فرماوے یا کوئی آفت دفع کرے اس دن اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے
پھر ہر سال میں اُس کا اعادہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالے کا شکر کئی طرح پر ہو سکتا ہے
سجدہ قیام صدقہ تلاوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے زیادہ
کون سی نعمت ہوگی اُس دن میں پس چاہئے اُسی دن کو مقرر معین کرے تاکہ حضرت
موسٰے کے قصہ کی موافقت حاصل ہو اور جو اُس بات کا لحاظ نہ کیا جاوے تو خیر بہت سے
لوگوں نے وسعت ہی رکھی اور اس کو اور دنوں کی طرف بھی نقل کیا ہے لیکن بہتر یہی
کہ روز ولادت کی رعایت کی جاوے اور حضرت شیخ القرا امام حافظ ابو الخیر
جزری فرماتے ہیں قَدْ رُاِیَ اَبُوْ لَهَبٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ فِی الْیَوْمِ فَقِیْلَ مَا حَالُكَ
فَقَالَ فِی النَّارِ اِلَّا اَنَّهٗ یُخَفَّفُ عَنِّیْ كُلَّ لَیْلَةِ اِثْنَیْنِ
وَاُمُصُّ مِنْ بَیْنِ اُصْبَعِیَّ هَاتَیْنِ مَاءً بِقَدْرِ هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی رَاْسِ
اُصْبَعِهٖ وَاَنَّ ذٰلِكَ بِاِعْتَاقِیْ ثُوَیْبَةَ اِنَّمَا بَشَّرَتْنِیْ بِوِلَادَةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِاِرْضَاعِهَا لَهٗ فَاِذَا كَانَ اَبُوْ لَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِیْ
نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرْحِهٖ لَیْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُبَشِّرُ بِمَوْلِدِهٖ وَبَذَلَ مَا لَهُ الضَّئِیلَ فِیْ مَحَبَّتِهٖ لَعَمْرِیْ اِنَّمَا
یَكُوْنُ جَزَاءُهٗ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ
انتہی یعنی ابو لہب کو کسی نے خواب میں دیکھا اُس سے حال پوچھا اس نے کہا کہ
آگ میں ہوں لیکن ہر رات کو دو دفعہ میری تخفیف ہوتی اور میری ان دو انگلیوں
میں برابر پوری انگلی کے پانی چوس لیتا ہوں اور یہ سب بسبب آزاد ثویبہ کے ہے
جس وقت اس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے اور دودھ پلانے کی خوشخبری دی
تھی پس جب ابو لہب کافر جس کی مذمت قرآن میں ہے اجر دیا گیا جہنم میں بسبب خوشی شب مولود

Marfat.com

رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے تو پھر کیا حال ہوگا مسلمان موحد امتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جو آپ کے مولود کی خوشی کرے اور مال اپنا صرف کرے آپ کی محبت میں اللہ اس کو
بیشک اچھی جزا دیگا اور جنت الفردوس میں داخل کریگا حضرت شیخ اجل فاضل اکمل شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں کُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ
فِي مَوْلُوْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ وِلَادَتِهٖ وَالنَّاسُ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُوْنَ اِرْهَاصَاتَهُ الَّتِيْ
ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهٖ فَرَاَيْتُ اَنْوَارًا اِسْتَعَطَتْ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا
بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ كَيْفَ كَانَ اَمْرٌ بَيْنَ ذٰلِكَ هٰذَا
انتہی یعنی میں پیشتر مکہ معظمہ میں تھا جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے دن مجلس میں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجتے تھے اور آپکے معجزات جو وقت ولادت ظاہر ہوئے تھے بیان کرتے
تھے پس کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نور چمکا دفعتاً نہیں کہ سکتا چشم سر سے دیکھا یا چشم روح سے
بلکہ ایک بات دونوں کے درمیان تھی انتہی شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب
ماثبت بالسنت میں فرماتے ہیں در محفل میلاد برکات نازل مے شود انتہی اے سالک
باوجود اں روایات کثیر آیمہ اہل دین اور علماے سلف و محدثین و علماے راسخین
اور اولیاے کاملین و محب رحمۃ العالمین کے یہ وہابی زلہ خواران فلاسفہ محفل
میلاد شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جشن انتی قرار دیکر مسلمان عوام کالانعام
کو اس محفل متبرک سے باز رکھکر ذکر خیر آنحضرت سے منحرف کر دیتے ہیں اور باوجود اس
بات کے کہ یہ بیہودہ یہ بھی جانتے ہیں کہ منکر محفل میلاد پر آیمہ اہل دین اور علماے
راسخین کمال نفرین کرتے ہیں چنانچہ مواہب لدنیہ میں کہ جمع کرنے والے
اس مواہب کے امام ہمام سلف اور محدث شیخ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کر

Marfat.com

شارح صحیح بخاری کے ہیں یہ عبارت لکھتے ہیں چنانچہ وہ عبارت یہ ہے وَلَا زَالَ اَهْلُ
الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَعْمَلُوْنَ
الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيْلَةٍ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ
وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ
مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَفِيْ جَرْبِ خَوَاصِهٖ اِنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ
وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ وَنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً اتَّخَذَ لَيَالِيْ شَهْرِ
مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَعِنَادٌ
ترجمہ یعنی ہمیشہ است اہل اسلام کہ انعقاد محفل مولد شریف در ماہ ولادت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آن ماہ ربیع الاول ست مے کنند و طعام ہا برائے پزند و خیرات مے نمایند
در شبہائے ماہ مذکور گوناگون و ظاہر میبازند خورسندی ہائے و خوشی ہائے و در
خیرات و حسنات زیادتی مے نمایند یعنی بہ نسبت روزہائے دیگر و اہتمام مے کنند
و در خواندن مولد مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ظاہر میشود بر ایشان یعنے
بر اہل اسلام از برکات مولد شریف فضل عام چند چند یعنی برکات گوناگون رحمات
بوقلمون از حق تعالے ببرکت مجلس مولد شریف بر اہل اسلام کہ در انعقاد محفل مولد شریف
شریک میشوند ظاہر میگردد و فوائد دنیا و آخرت ایشان میشود و نیز در کتاب مذکور ست
کہ چیزیکہ تجربہ کردہ شد در خواص انعقاد محفل مولد شریف آن ست کہ آن مجلس شریف
باعث امان میگردد دوران سال از آفات و بلیات و خوشخبری و بزودی تمام رویدہد
برائے رسیدن مقصود دیگر طالب آن ست پس رحمت بفرسید حق تعالے بر شخص کہ بگیرد
در شب ہائے مبارک را عید ہا یعنی چنانکہ در ایام عید خوشی اہل اسلام مینمایند
و لباس فاخرہ مے پوشند و خوشبو مے مالند و استعمال آن میکنند پس شخصیکہ
در شب ہائے مبارک اینچنین عمل نماید حق تعالے رحم کند و بہ بخشد آن را تا کہ باشد

گرفتن اعیاد شب ہاے ماہ مبارک راسخت بر بیماری ہر شخصیکہ در دل وے بیماری
وعناد ست یعنی بیماری ایشان زیادہ شود بمثل آن یعنی دلہاے کافرین و منافقین را خوشی
مسلماناں در ماہ مبارک ناخوش و زبون معلوم میشود پس ازیں صاف معلوم مے گردد
کہ ہر کہ ازیں عید یعنی خوشی ماہ مبارک انکار میدارد از دائرہ اسلام بیرون است نعاذ باللہ منہا
اے سالک معلوم کر کہ تفرین کرنا آیمہ اہل کا اور منکر محفل میلاد شریف کے اس قدر ہے
جیسا کہ مسطور ہے باوجود اسکے یہ بیہودہ اپنی شرارت سے باز نہ آکر یہ دلیل محفل میلاد
کی تردید میں بیان کرتے ہیں کہ یہ فعل زمانہ ثلاثہ میں نہ تھا اور جو فعل زمانہ ثلاثہ میں نہ ہو
وہ بدعت مذموم ہے کیسا ہی فعل مستحسن ہو اور اُس کے مستحسن ہونے پر آیمہ اہل دین اور
علماے راسخین اور اولیاے مستندین کا اتفاق ہو اے سالک یہ دلیل ان بیہودوں
کی سراسر غلط کیونکہ ہزاروں باتیں دین میں بعد زمانہ ثلاثہ کے نکلیں ہیں اور وہ باتیں
نزدیک علما اور صلحا کے جائز اور محمود ہیں بلکہ ہر زمانہ میں جو بات نکلی اور اُس بات
کے مستحسن ہونے پر اکثر علماے اور صلحاے اور آیمہ اہل دین کا اتفاق ہو تو وہ بات
عند اللہ ہی مستحسن ہے فقط عند الناس سے ہے چنانچہ مواہب لدنیہ میں حضرت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے وہ یہ ہے مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ
ترجمہ یعنی وہ بات کہ جسکو قرار دیویں مسلمان لوگ اچھا پس وہ نزدیک اللہ تعالے کے
اچھی ہے **فائدہ** مراد مسلمانوں سے علماے و صلحاے اور عاملین اور معتبرین ہے اور وہ
بات اگرچہ زمانہ سابق میں نہ ہو انتہی اے سالک ان ذلہ خواراں فلاسفہ کی شرارت معلوم
کر کہ محفل میلاد کہ جن میں ذکر خیر آنحضرت کا باعظمت ہوتا ہے اُس کو باین دلیل کہ یہ زمانہ
ثلاثہ میں نہ تھا بدعت بد ہے اور اپنے اُستادوں فلاسفہ کے عقیدوں کے علم
یعنی حکمت اور منطق کے حاصل کرنے کو واجب اور فرض کفایہ بتاتے ہیں اور
صدہا اور ہزارہا کوس گردش اور بینوائی کر کے اس علم خبیث کو حاصل کرتے ہیں

Marfat.com

بقول مولانائے روم شعر علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث
بعد حاصل ہونے اس علم خبیث کے تمام علمائے حقانی پر اپنا تفاخر اور حقانیت عوام
کالانعام کے اعتقاد میں جما کر اپنی رائے خبیث کو بصواب اور علمائے حقانی کی رائے
باصواب کو بخطا کرکے کہتے ہیں کہ جب تک آدمی اس علم منطق اور حکمت کو نہیں پڑھتا
عالم نہیں ہوتا یہ مسئلہ اپنے استادوں فلاسفہ کا عوام کالانعام کے دل میں منقش کرکے
تعلیم کرنی اس علم خبیث کی تا مرگ مشغول ہو کر دین حق سے بے ادب اور اولیا
اور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں گستاخ ہو کر آپ کو اور عوام کالانعام کو
ضال اور گمراہ کر دیتے ہیں حالانکہ یہ علم خبیث بھی زمانہ ثلاثہ میں نہ تھا مگر بعد زمانہ ثلاثہ
کے یہ علم حادث ہوا چنانچہ اسی وقت سے تمام آیمہ اہل دین اور علمائے راسخین اور
اولیائے مستندین نے اس علم کو حرام بلکہ کفر لکھا ہے چنانچہ ملا علی قاری ہروی رحمۃ اللہ علیہ
بیچ شرح عین العلم کے فرماتے ہیں اَلْمَنْطِقُ دَھْلِیْزُ الْکُفْرِ وَالْحِکْمَۃُ عَیْنُ
الْکُفْرِ ترجمہ یعنی منطق دہلیز کفر کی اور حکمت عین کفر ہے اور ملا علی قاری رح
شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں شَیْخُ مَشَایِخِنَا الْجَلَالُ السَّیُوْطِیُّ اِنَّہٗ یَحْرُمُ
عُلُوْمُ الْفَلْسَفَۃِ کَالْمَنْطِقِ لِاِجْمَاعِ السَّلَفِ وَاَکْثَرِ الْمُفَسِّرِیْنَ الْمُعْتَبَرِیْنَ الْخَلَفُ
وَمِمَّنْ صَرَّحَ بِذٰلِکَ اِبْنُ الصَّلَاحِ وَالنَّوَوِیْ وَخَلْقٌ لَا یُحْصَوْنَ
ترجمہ یعنی شیخ المشایخ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سب علوم
فلاسفہ حرام ہیں جیسے منطق کہ اس پر اجماع ہے متقدمین اور اکثر مفسرین متاخرین معتبرین کا
اور شیخ ابن صلاح و امام نووی اور اکثر علمائے نے اسبات کی تصریح کی ہے انتہی
ذَکَرَ الشَّیْخُ الْحَافِظُ سِرَاجُ الدِّیْنِ الْقَزْوِیْنِیُّ الْحَنَفِیُّ فِیْ کِتَابِہِ الَّذِیْ رَدَّہٗ
فِی الْحَرِیْمِ الْفَلْسَفَۃِ اَنَّ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ الْغَزَالِیْ رَجَعَ فِیْ اٰخِرِ عُمُرِہٖ
مِمَّا مَدَحَ الْفَلْسَفَۃَ فِیْ اَوَّلِ کِتَابِہٖ فِی الْمَنْطِقِ فِیْ بَدْءِ حَالِہٖ وَاتَّفَقَ الْقُدَمَاءِ

مِنَ الْاَحْنَافِ وَابْنِ الرَّشِیْدِ مِنَ الْمَالِکِیَّۃِ عَلٰی اَنَّ مَنْ تَوَغَّلَ فِیْ تِلْکَ
الْعُلُوْمِ لَا تُقْبَلُ رِوَایَتُہٗ ترجمہ یعنی ذکر کیا شیخ حافظ سراج الدین قزوینی
نے کہ حنفیہ میں سے ہیں بیچ اس کتاب کے جو فلسفہ کی تحریم میں لکھی ہے کہ امام محمد غزالی
نے جو ابتداء میں فلسفہ کی مدح لکھی تھی اُس سے آخر رجوع کیا ہے اول کتاب منطقی میں
یعنی آخر کار اس کی مذمت لکھی ہے اور متقدمین حنفیہ نے اور مالکیہ میں سے ابن رشید خازم
ہیں اسبات پر کہ جو شخص ان علوم سے بہت شغل رکھے اُس کی روایت مقبول نہیں ہے انتہی
وَعَنْہُ اَیْضًا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِالْکَلَامِ تَزَنْدَقَ ترجمہ جس شخص نے طلب علم ساتھ
علم کلام کے کی وہ کافر ہوا انتہی وَقَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِیْ رح حُکْمِیْ فِیْ اَھْلِ
الْکَلَامِ اَنْ یُضْرَبُوْا بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَیُطَافُ بِھِمْ فِی الْعَشَائِرِ وَ
الْقَبَائِلِ وَیُقَالُ ھٰذَا جَزَاءُ مَنْ تَرَکَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّۃَ وَاَقْبَلَ عَلٰی کَلَامِ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ
ترجمہ اور فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حکم میرا یہ ہے بیچ حق اہل کلام کے کہ ماریں
لوگ اُن کو کوڑے اور جوتے اور پھراویں اُن کو اُن کے کنبہ میں اور کہا جاوے
یہ سزا اُس شخص کی ہے کہ چھوڑے کتاب اور سنت کو اور متوجہ ہو طرف علم فلسفہ
کے انتہی وَقَالَ اَیْضًا کُلُّ الْعُلُوْمِ سِوَی الْقُرْاٰنِ مَشْغَلَۃٌ اِلَّا الْحَدِیْثَ وَاِلَّا
الْفِقْہَ فِی الدِّیْنِ وَالْعِلْمُ مَا کَانَ فِیْہِ قَالَ حَدَّثَنَا وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ
وَسَاوِسُ الشَّیَاطِیْنِ اور یہ بھی انہوں نے لکھا ہے کہ تمام علم سوائے
قرآن ایک شغل ہے مگر حدیث اور فقہ دین کے علموں سے ہے کیونکہ دین وہ ہے
جس میں ہووے قال او حدثنا اور سوا اس کے سب وسواس شیطانوں کا ہے
انتہی وَمِنْ کَلَامِہٖ اَیْضًا لَاَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ الْعَبْدُ بِکُلِّ ذَنْبٍ مَا
خَلَا الشِّرْکَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّلْقَاہُ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِ الْکَلَامِ
اور یہ بھی کلام اُن کے سے ہے کہ دیکھنا بندہ کا اللہ تعالٰی کو باوجود گناہوں کے

سوائے شرک کے بہتر ہے علم کلام سے وَقَالَ لَقَدْ اِطَّلَعْتُ مِنْ اَهْلِ الْكَلَامِ عَلٰی شَیْءٍ فَمَا ظَنَنْتُ مُسْلِمًا يَقُوْلُهُ یہ بھی انہوں نے لکھا ہے کہ خبردار ہوا میں اہل کلام سے اوپر کسی مسئلہ کے پس گمان کیا میں نے کہ یہ اہل کلام مسلمان نہیں انتہی وَذَكَرَ اَصْحَابُنَا فِی الْفَتَاوٰی اَنَّهٗ لَوْ اَوْصٰی لِعُلَمَاءِ بَلَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْمُتَكَلِّمُوْنَ وَلَوْ اَوْصٰی اِنْسَانٌ اَنْ يُوْقَفَ مِنْ كُتُبِهٖ مَا هُوَ مِنْ كُتُبِ الْعِلْمِ فَاَفْتَى السَّلَفُ اَنَّهٗ يُبَاعُ مَا فِيْهَا مِنْ كُتُبِ الْكَلَامِ ذُكِرَ ذٰلِكَ بِمَعْنَاهُ فِی الْفَتَاوٰی الظَّهِيْرِيَّةِ وَهُوَ كَلَامٌ مُسْتَحْسَنٌ عِنْدَ اَرْبَابِ الْعُقُوْلِ اِذْ كَيْفَ يُرَامُ الْمَوْصُوْلُ اِلٰی عِلْمِ الْاُصُوْلِ بِغَيْرِ اِتِّبَاعِ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ اور اصحاب ہمارے نے ذکر کیا بیچ فتاوی کے اسبات کو کہ اگر کوئی شخص وقت مرگ وصیت کرے واسطے عالموں شہر کے اہل کلام عالموں میں داخل نہ ہونگے اور اگر کوئی وصیت کرے واسطے وقف کرنے کتابوں علم کے تو فتویٰ اس پر ہے کہ کتابیں علم کلام کی فروخت کی جائینگی اس مضمون کو ذکر کیا ہے فتاوی ظہیریہ میں بھی اور یہ کلام مستحسن ہے نزدیک عقل والوں کے بھی کیونکہ امید رکھتا ہے پہنچنے کی طرف علم اصول کے بغیر اتباع اُس چیز کے لائے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتہی اور یہ سب عبارتیں شرح فقہ اکبر میں بعد حمد و نعت کے مرقوم ہیں جس کو اس کچھ شک ہوا اُس میں دیکھ لے اے سالک معلوم کر کہ اہل کلام اُس کو کہتے ہیں کہ جو دلائل فلاسفہ سے عقائد اسلام کو ثابت کر کے مخالف کو عاجز کر دیتے ہیں چنانچہ اسی نظر سے بعض بعض علما نے علم کلام کو جائز لکھا ہے باوجود اس کے محمد امام غزالی بیچ احیائے العلوم کے یہ ارقام فرماتے ہیں کہ جمیع آیمہ حدیث سلف اور امام شافعی اور امام محمد اور امام مالک اور امام احمد حنبل اور حضرت سفیان ثوری رحمہم اللہ تعالےٰ علم کلام کی تحریم کی طرف گئے ہیں چنانچہ وہ عبارت یہ ہے وَاِلَی التَّحْرِيْمِ ذَهَبَ الشَّافِعِیُّ

Marfat.com

وَمُحَمَّدُ وَمَالِكُ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُفْيَانَ وَجَمِيْعُ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ
مِنَ السَّلَفِ اِنْتَهٰى چنانچہ امام صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو لوگ اس علم کلام
کے جواز کے قایل ہیں باین حسن جو اوپر مذکور ہے سو کہاں بلکہ لوگوں کو خبط میں ڈالنا
اور گمراہ کرنا اس علم میں اکثر ہے انتہی اے سالک جب اس علم اور اہلون اس علم کا
یہ حال ہے مجرد علم فلاسفہ جس کو یہ بیہودہ فرض اور واجب کہتے ہیں کیا حال ہوگا کیونکہ یہ
علم کئی دلیلوں سے مذموم اور ناقص ہے اول یہ کہ یہ علم فی نفسہ پلید اور مفسد دین ہے
کیونکہ اس علم میں بجز کفریات اور لغویات اور دلائل نقص کنندہ عقائد اسلام
کے کچھ نہیں دوسرے یہ کہ تمام آیمہ دین اور علماے مفسرین اور محدثین اور متقدمین
اور متاخرین اور صلحاے معتبرین اس علم کو حرام بلکہ کفر لکھتے ہیں اور تیسرے یہ کہ یہ علم
بھی بعد زمانہ ثلثہ کے حادث ہوا ہے باوجود اس کے یہ زلہ خوار فلاسفہ اس علم
خبیث کے حاصل کرنے کو فرض اور واجب کہتے ہیں اور محفل میلاد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جس میں سراسر خیر اور رحمت اور برکت ظاہری اور باطنی ہے
اُس کو جنم اشٹمی کہتے ہیں باین دلیل کہ یہ فعل بعد زمانہ ثلثہ کے حادث ہوا ہے اے سالک
ان بیہودوں کی بدذاتی اور شرارت کو غور کر کہ ذکر خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ
جس پر اجماع ہے اکثر آیمہ دین اور علماے محدثین اور مفسرین اور علماے راسخین اور
اولیاے کاملین معتبرین کا جنم اشٹمی کہتے ہیں دوسرے یہ کہ ذکر خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فی نفسہ لطیف اور الطف ہے بلکہ اس ذکر خیر کی لطافت اور تقدیس کے یہ بیہودہ
بھی ظاہر میں بنفسہ قائل لیکن انعقاد محفل کو بدعت سیئہ کا حکم کر کے منعقد محفل کو بدعتی اور
بد دین کہتے ہیں اور اس علم خبیث کو کہ جس کی حرمت میں تمام آیمہ دین اور علماے
معتبرین کا اتفاق ہے فرض اور واجب بناتے ہیں دوسرے یہ کہ یہ علم خبیث فی نفسہ
خبیث ہے اور ہر خاص و عام پر اس علم کی خباثت ظاہر اور اظہر ہے تیسرے یہ علم بھی

Marfat.com

بعد زمانہ ثلثہ کے حادث ہوا ہے تو اے سالک معلوم کر کہ بعد زمانہ ثلثہ کے حادث ہونا ان دونوں یعنی محفل ذکر خیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اس علم خبیث کا مساوی ہے پھر یہ بیہودہ اس علم خبیث کو جو انکے استادوں کے عقیدوں کا علم ہے کس وجہ سے تحسن جانتے ہیں کیونکہ جو علت انعقاد محفل میلاد میں ہے وہ اس میں بھی موجود ہے یعنی بعد زمانہ ثلثہ کے یہ بھی حادث ہوا ہے اور وہ بھی پھر یہ محفل ذکر خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ مذموم ہے اور وہ علم خبیث کیونکہ محمود ہے راست فرمایا کسی شاعر نے شعر

| | |
|---|---|
| اشقیا را حسن زشت آید پدید | حسن را با زشت بیند آن پلید |

غرضکہ اے سالک محفل ذکر خیر آنحضرت محمود اور مقبول ہے اور اس کا قائل اور سامع مستحق ثواب اور وہ علم خبیث مذموم اور مردود ہے پڑھنے والا پڑھانے والا دونوں فاسق اور مفسدین ہیں چنانچہ یہ بیہودہ کہتے ہیں کہ ہم میں اور نبی میں کچھ فرق نہیں الا اس قدر کہ ان پر وحی نازل ہوتی تھی ورنہ ہم اور وہ سب باتوں میں نزدیک حق تعالے کے برابر ہیں نعوذ باللہ منہا اے سالک حقیقت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بگوش ہوش سن تاکہ تو بھی مثل ان مجنون کے مصداق اس مصرعہ کا نہ ہو ع
چون فرق مراتب نکنی زندیقی یعنی انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہ حقیقت ہے کہ نبی ایک انسان ہے اور ہر انسان کو حق تعالے نے دو قوتیں عطا کی ہیں ایک نظریہ اور ایک عملیہ اور قوت نظریہ سے دریافت اشیا کا کرتا ہے اور قوت عملیہ سے اعمال نیک اور بد کی استعداد رکھتا ہے اور حق تعالے نے اس انسان یعنی نبی کو بلا واسطے تربیت بشری کے کمال ان قوتوں کا ساتھ اس طریق کے عطا فرماتا ہے کہ تاثیر نور القدس کی بیچ قوت نظریہ انکی کے ساتھ اس طرح کے منور ہے کہ غلط اور اشتباہ کو بیچ ادراک منتہی کے دخل نہیں اور قوت عملیہ میں انکی ایسا ملکہ پیدا کرتا ہے کہ بسبب اس کے اعمال صالحہ ساتھ کمال رغبت اور اعمال بد ساتھ کمال نفرت کے محفوظ رہتے ہیں بعد اس کے عقل یہ تجربہ

Marfat.com

اور ارادات عقلیہ اور اخلاق کریمہ اور علوم صادقہ اور بیان شافی اور حجت واضح اور انوار باصحبت اور معالجہ امراض روحانی اور معجزات فائزہ دیگر واسطے ہدایت خلق کے مبعوث فرمایا ہے اور مخصوص کر تمام حضرات انبیا علیہم السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برسالت منتخب اور برگزیدہ کر کے اپنی خاص رحمتوں کے ساتھ مخصوص کیا تا سب خلق معلوم کرے کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون ومکان ہے یہانتک کہ اس کی رضامندی خدا کی رضامندی اور اس کی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے اور جو فضیلتیں حضرت کو حق تعالیٰ نے عطا کی ہیں دو قسم ایک وہ قسم ہے کہ اور انبیا اس میں شریک ہیں یعنی جو کمال کہ ایک ایک پیغمبر کی ذات میں جدا جدا تھے وہ سب آنحضرت کی اکیلی ذات مجمع صفات میں مجتمع اور یکجا ہوئے چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلت اور کلام اور عبادت اور شکر جو حضرت آدم اور داؤد اور سلیمان اور یوسف اور ابراہیم اور موسیٰ اور نوح علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جدا جدا دیا گیا تھا وہ سب کمال ذات سرور کائنات میں یکجا و فراہم ہوئے اور دوسری قسم وہ کہ بخصوص آنحضرت کے ساتھ ہے اور کسی نبی کو شرکت نہیں جیسے انواع ولایت اور محبوبیت مطلق اور اصطفائے مطلق اور رویت مطلق اور قرب اتم اور شفاعت عظمےٰ اور جہاد اعداد اور ماسوائے اس کے اور کمالات کہ بجائے خود مصرح مخصوص ساتھ حضرت کے ہیں اور صفات خلقیہ میں جیسے آگے اور پیچھے اور اندھیرے اور اجالے میں برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید ہم رنگ بدن کے صاف ہونا اور جمائی تمام عمر نہ آنا اور احتلام کا نہ ہونا اور پسینے سے خوشبو مشک وغیرہ کی آنا اور زمین بروقت قضائے حاجت شگاف ہونا اور بول وغائط کا غائب ہونا اور اس مکان سے مشک کی خوشبو کا آنا اور فضلہ کا زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کئے کرائے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد کے سجدہ کرنا اور انگشت شہادت طرف آسمان کے اٹھانا اور کلمہ پڑھنا اور کلام کرنا اور فرشتوں کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپ کے ساتھ باتیں کرنا اور بوقت اشارہ آپکی طرف مائل ہونا اور گہوارہ میں کلام کرنا اور پارۂ ابر کا وقت گرمی آفتاب ہمیشہ آپکے

Marfat.com

سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑوں پر مکھی کا نہ
بیٹھنا اور جس جانور پر سوار ہوتے اُس جانور کا نامدت سواری بول و براز نہ کرنا اور اوصاف
مشہورہ سے بھی اور بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ حضرت قبر شریف میں زندہ ہیں اور قبر میں
نماز پڑھتے ہیں اور حضرت کے مرقد مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہے کہ جو کوئی درود
اور اسلام آپ پر پہنچاتا ہے وہ اُس کو آپکے حضور میں عرض کرتا ہے اور عرض کئے جاتے
ہیں اعمال امت کے اور آپ اُن کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور منجملہ خصائص
آنحضرت کے یہ ہیں کہ عالم ارواح میں اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے الست بربکم کے
جواب میں اپنے قالو بلیٰ کہا اور سفر معراج مخصوص آپکے ساتھ تھا اور سواری براق بھی مخصوص
آپکی تھی اور اوپر آسمان کے جانا اور حد قاب قوسین اور اوادنے کو پہنچنا اور دیدار الٰہی سے
مشرف ہونا خاصہ آپکا ہے اور فرشتوں کا فوج اور حشم ہونا اور آپکے ساتھ ہوکر کافروں سے
لڑنا مخصوص حضرت ہے اور شق القمر اور ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپ سے ظاہر
ہوئے ہیں کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہیں ہوئے پہلے قبر سے سر اٹھانا اور پہلے قیامت
میں بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتوں کا جلو میں ہونا اور
جانب راست عرش کرسی کے اوپر بیٹھنا اور مقام محمودہ سے مشرف ہونا اور لواے
حمد کا ہاتھ میں دینا اور حضرت آدم اور تمام ذریت کا اس لوا کے سایہ میں ہونا اور
سب انبیا کا ساتھ امتیوں کے آپکے پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپ سے شروع ہونا
اور شفاعت عظمیٰ مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط پر گذرنا اور حضرت فاطمہ صاحبزادی
کا صراط پر آنا اور سب خلق کو حکم آنکھیں ڈھانک لینے کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت
کا آپکا کھولنا اور دن قیامت کے بمرتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہ سب مخصوص حضرت کے
ساتھ ہیں اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہے کہ سوائے آپکے اور کسی پیغمبر کو میسر نہیں ہوا
اور حقیقت رحمانی اس مرتبہ کی یہ ہے کہ حضرت قیامت کے دن حق تعالیٰ کی طرف سے

Marfat.com

باتشبیہ بمنزلہ وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے باالجملہ بعد خدا کے سب مخلوق سے
اشرف اور افضل اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مناقب
اور مدایح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور
شمائل ستودہ اور خصائل محمودہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ از حد اور بیشمار
ہیں مقدور بشر نہیں ہے کہ سب کو احاطہ کرے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اے سالک
مراتب حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بقدر ضروری دریافت کر چکا اب معلوم
کر کہ یہ زلہ خوار فلاسفہ سراسر ضال اور گمراہ ہیں کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب باتوں میں ماسوائے
وحی کے نبیوں کے برابر ہیں تو گویا یہ جو مراتب مذکورہ ماسوائے وحی کے بیان کئے گئے
اُس کے یہ منکر ہیں جو اس کا منکر ہے وہ اصل نبوت کا منکر ہے کیونکہ حق تعالیٰ پیشتر نبیوں کو
ان صفتوں سے موصوف کر دیتا ہے بعد اس کے واسطے ہدایت خلق مبعوث فرماتا ہے
اور دوسرے یہ کہ کوئی متفلسف زلہ خوار فلاسفہ یہ کہے کہ ہم ان مراتبوں کو متعلق بہ
وحی جانتے ہیں یعنی اقرار وحی معہ ان مراتبوں مذکورہ کے ہے اور یہ کہنا ہمارا باعتبار
مخلوقیت کے ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ ایک موقع پر تو یوں کہنا درست ہے اور
ایک موقع پر محض بے ادبی اور بے تعظیمی ہے چنانچہ اس کی یہ مثال ہے کہ کسی شخص نے
کسی شخص سے کہا کہ تیرے باپ اور کتے میں کچھ فرق نہیں الا یہ کہ باپ تیرا بشر ہے تو
یہ کہنا کسر شان مخاطب کا باعث ہوگا اور یہ کہنے والا درمیان آدمیوں کے بے ادب
مشہور ہوگا حالانکہ کتے اور مشارالیہ مخلوق ہونے میں برابر ہیں تو اس سے صاف ثابت ہوا
کہ جو شخص ان حضرات کو بایں طور یاد کرے تو وہ سب سے زیادہ بے ادب ہے اور
جس شخص نے ان حضرات سے بے ادبی کی وہ مردود ہے کیونکہ عقائد کی کتابوں میں
لکھا ہے کہ جو شخص حق تعالےٰ کو یوں پکارے کہ اے پیدا کرنے والے خوک کے تو وہ
شخص کافر ہے حالانکہ سب کا خالق اللہ تعالےٰ ہے اور اگر یوں پکارے کہ اے خالق

مخلوق تو درست ہے بلکہ عبادت ہے تو کب کس اور ناکس کو لازم ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے یہ کلمہ کہے کہ ہم اور نبی برابر ہیں نعوذ باللہ منہا ع

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

مگر ہاں اگر کوئی شخص ان حضرات کو شامل بتوحید الٰہی کرے تو بمقابلہ خالق کے ان حضرات کو مخلوق کہنا ضرور ہے کیونکہ کلمہ کے یہی معنی ہیں کہ اپنی نسبت ساتھ ان حضرات کے مساوی ہونے دینا اگرچہ بمخلوقیت ہو عین بے ادبی ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اے سالک بعض بعض زلہ خوار فلاسفہ حضرات انبیا اور اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت بالوجاہت اور بالمحبوبیت کو مطلق شرک کہتے ہیں۔ اور جو عبارت تقویۃ الایمان میں مولوی اسمٰعیل صاحب درباب منع شفاعت بالوجاہت اور بالمحبوبیت کے لکھتے ہیں اُس کو دلیل لاتے ہیں حالانکہ معنی اُس عبارت کی یہ معنی نہیں جو یہ بیہودہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ شفاعت بالجبر کو شرک کہتے ہیں چنانچہ وہ عبارت جو تقویۃ الایمان میں درباب شفاعت منقسم کے لکھی ہے اُس کا خلاصہ یہاں پر لکھا جاتا ہے۔ وہ خلاصہ یہ ہے یعنی بادشاہ کسی مجرم کو مستحق سزا کا جانے اور اس کے سزا دینے کو بادشاہ کا جی چاہے لیکن بہ سبب سفارش کرنے امیر اور وزیر اعظم کے اور محبوب باحت بخش کے بایں لحاظ کہ یہ میرے ملک او رعیش میں خلل ڈالدینگے چار و ناچار اُس مجرم کی سزا سے درگذر کرے سو جانتے اے سالک معلوم کر کہ اس طرح کی شفاعت اولیا اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عند اللہ نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ صورت شفاعت بالجبر کی ہے نہ شفاعت بالوجاہت و بالمحبوبیت کی اور جو شخص کہ حق تعالیٰ کو کسی امور میں مجبور جانے وہ کافر ہے کچھ تخصیص شفاعت بالوجاہت و محبوبیت کی نہیں اس سے ثابت ہے کہ جو شخص حضرات انبیا اور اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مجرد شفاعت بالوجاہت اور بالمحبوبیت کا منکر ہے وہ مردود ہے کیونکہ شفاعت بالوجاہت اور بالمحبوبیت ان حضرات کی بلطف الٰہی ہے نہ بجبر وجاہت او رمحبوبیت اُن کی قرآن و حدیث سے ثابت و اثبت ہے۔ چنانچہ

Marfat.com

مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تکمیل الایمان میں بمقام شفاعت حق کے بیچ شرح اس آیہ کے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کے لکھتے ہیں کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے محمد وائے محب میرے وائے محبوب میرے وائے مطلوب میرے وائے بندہ خاص میرے اس قدر نعمت تجھ کو دوں کہ تو راضی ہو مجھ سے تا کہ کوئی آرزو تیرے دل میں باقی نہ رہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق میری رضا طلب کرتی ہے اور میں رضا تیری چاہتا ہوں اور دوسرے یہ کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت کی حیات اور بقا کی قسم کھائی ہے لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ جمہور اہل تفسیر متفق ہیں اس بات پر کہ یہ قسم ہے پروردگار عزوجل سے بمدت حیات اور بقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور یہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہے جیسے عاشق اپنے معشوق کی قسم کھاے اور کہے تیری جان کی قسم اور ابن عباس سے روایت ہے کہ پیدا نہ کیا حق تعالیٰ نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس کی حیات کی قسم کھائی نہ غیر اس کے اور ابو الجوزا کہ اجلہ تابعین سے ہے کہتے ہیں کہ سوگند نہ کھائی حق تعالیٰ نے کسی کی حیات کی سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگ ترین خلق ہیں نزدیک حق تعالےٰ جل وعلےٰ کے اور قرطبی نے لکھا ہے کہ قسم کھانا حق تعالےٰ کا بحیات صلے اللہ علیہ وسلم بیان ہے مرتبہ ہمارے واسطے کہ قسم کھائیں ہم آپ کی حیات کی اور امام احمدؒ کہتے ہیں کہ اگر کوئی قسم کھاے آپ کی حیات کی یمین منعقد ہوتی ہے اور حانث ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہے بسبب ہونے حضرت کے ایک دو رکنوں شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہے کہ حضرت کی قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں بحق اس کے کہ پوشیدہ کیا ہے جس کو قبر نے اور بحق ساکن اس قبر کے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عنوان سورہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے جو ثابت ہے ظاہر ہے زیادہ تر تشریف اور تعظیم منصور نہیں کہ مقید کیا حق تعالےٰ نے قسم کو بلد کہ حرام بلد جس کا نام ہے بوقت حلول اور نزول حضرت کے اس شہر میں اس جاے کہتے ہیں شرف المکان بالمکین اور مواہب لدنیہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی آنحضرت کی خدمت پاک میں بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ بتحقیق پہنچی فضیلت

Marfat.com

آپ کی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپ کی حیات کی نہ سائر انبیا کی اور پہنچی فضیلت آپ کی نزدیک خدا کے اس حد کو کہ سوگند کھائی آپ کی خاکِ پاکی اور کہا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کھانا بلد کی عبارت زمین سے ہے کہ اس پر چلتے تھے قسم کھانا خاک پاکی ہے۔ اے سالک یہ قسم ایک سِرِ مکنوں اور رازِ مکتوم ہے کہ کور چشمان معنی اور نظر کوتاہ بینوں کی اس کے ادراک سے قاصر ہے لیکن جو صاف بین اور پاک نظر و اقفِ انداز اور نیاز عاشق و معشوق ہیں وہی ان باتوں کی حقیقت اور کیفیت لذت پاتے ہیں چنانچہ خواجہ حافظ فرماتے ہیں ؎

| | |
|---|---|
| برزمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود | سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود |

اور یہ جو کچھ مذکور ہوا مدارج النبوۃ میں مسطور ہے انتہٰی اے سالک اس سے زیادہ کیا محبوبیت و وجاہت ہوگی کہ حق تعالٰے نے آپ کی حیات اور خاکِ پاکی قسم کھائی اور فرمایا کہ اے حبیب میرے تمام عالم میری رضا طلب کرتا ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں چنانچہ یہ عبارت تکمیل الایمان میں مرقوم ہے بالجملہ روز روز محمد است و جاے جاے اوست و مقام مقام اوست و سخن سخن او و مہمان اوست دیگراں ہمہ طفیلی اندر قرآن خطاب میرود وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ترا اے محمد اے محب من اے محبوب من و اے مطلوب من اے بندۂ خاص من چنداں نعمت دہم و رحمت کنم کہ راضی شوی از من ہیچ آرزوئے دل تو نشکند اے محمد ہمہ کس رضاے من مے طلبند و من رضاے تو خواہم گفت راضی نشوم تا یک امتِ من بیامرزی و گویند آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ یعنی جب حق تعالٰے یہ ارشاد فرمایا کہ تمام مخلوق میری رضا چاہتی ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں تو آپ نے عرض کی کہ خداوندا جب تک تو تمام اُمت میری کو نہ بخشیگا میں راضی نہ ہونگا حکم ہوا لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا مگر یہ اشارت مخصوص ساتھ اُمت مرحومہ کے ہے نہ ساتھ غیر کے چنانچہ قوم نوح کے ساتھ یہ خطاب ہوا يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ اور ساتھ قاعدہ نحو کے لفظ من کا فائدہ بعضیت کا کرتا ہے یعنی بعض گناہ تمہارے۔ غرضکہ مغفرت اس اُمت مرحومہ

کے ساتھ کرم الٰہی کے نہ مثل امت غیر انبیا کے چنانچہ اور کتابوں میں اس حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ
کی تشریح میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے اُس معدن لوحدت سے چار حصے لیکر چار چیز کو پیدا کیا پہلے
عرش دوسرے کرسی اور تیسرے لوح اور چوتھے قلم بعد ازاں قلم کو ہُوا اُکْتُبْ یَا قَلَمُ لکھ اے قلم
قلم نے عرض کی مَا اَکْتُبُ یَا رَبِّیْ کیا لکھوں اے پروردگار میرے فرمایا اُکْتُبْ تَوْحِیْدِیْ لکھ
توحید میری قلم نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لوح پر لکھا بعد اس کے حکم ہوا لکھ سب چیزیں قلم نے کہا
کیونکر فرمایا لکھ دستور العمل روزنامچہ سب امتوں کا اس طرح سے اُمَّۃُ اٰدَمَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ
اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَی اللّٰہَ اَدْخَلَہُ النَّارَ امت آدم کی جو کوئی اطاعت کریگا اور کہا
مانے گا خدا کا داخل کریگا خدا اُس کو بہشت میں اور جو کوئی نافرمانی کریگا اور کہا نہ مانے گا خدا کا
داخل کریگا اُس کو دوزخ میں - اسی طرح اُس منشی دیوان قضا نے آدم اور نوح اور ابراہیم
علیہم السلام کی امت سے لیکر تا اُمت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام لکھا بعد اس کے جب امت
بابرکت حضرت خاتم النبیین افضل المرسلین کی نوبت آئی قلم دستور سابق لکھنے لگا امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی جو کوئی نا فرمانبرداری کریگا اور حکم مانیگا خدا کا داخل کریگا خدا اُس کو بہشت میں اور
جو کوئی نافرمانی کریگا اور کہنا نہ مانیگا خدا کا قلم نے اس قدر لکھ کر چاہا کہ آگے لکھوں کہ داخل کریگا
خدا اُس کو دوزخ میں ہنوز یہ لکھا نہ تھا کہ پروردگار رحیم اور خداوند کریم نے فرمایا تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ
تَاَدَّبْ ادب کرلے قلم ادب کر اے قلم یہ خطاب پر عتاب سُن کر قلم شق ہوا اور لکھنے سے رُکا
اور ہزار برس تک کانپا اور اپنی جسارت سے نادم اور شرمندہ ہوا پھر اُس میں دست قدرت
سے نقط لگا اور حکم ہوا کہ لکھ اُمَّۃٌ مُذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ امت گنہگار ہے اور پروردگار
غفار ہے قلم نے لوح پر یہی لکھا - سبحان اللہ اس مقام سے مرتبہ اور شرف حضرت خاتم الانبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سمجھنا چاہئے کہ جن کی طفیل سے اُن کی امت کے حق میں قبل ایجاد عالم اور
آدم کے یوں پرورش اور مہربانی فرمائی اے سالک تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے نبی محبوب
کی محبت میں دل اور جان اور مال سے مشغول رہیں اور اُس کے دائرہ اطاعت سے قدم باہر نہ

Marfat.com

رکھیں۔ اے سالک محبوبیت اور وجاہت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور اولیا کی جو بیچ بیان تصرفات کے اوپر مذکور ہوچکا ہے اسی پر اکتفا کی ورنہ تمام قرآن اور احادیث حضرت انبیا اور اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبوبیت اور وجاہت سے مالامال ہے مقدور بشر نہیں جو بیان کرسکے اور یہ جو بعض بعض نادان بڑھے جاہل زلہ خوار فلاسفہ مرتکب گناہ کبیرہ کو لائق عفو نہیں جانتے یہ عقیدہ ان نادانوں کا خلاف عقیدت اہل سنت اور قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس مجتہدوں کے ہے چنانچہ فرمایا حق تعالےٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اور سوائے اس کے اور بھی صریح نص ہیں بلکہ تمام قرآن اور حدیث اس مضمون سے مملو اور مشحون ہے چنانچہ فرمایا حق تعالےٰ نے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اسی طرح کوئی شخص بیچ حدیث کے غور اور خوض کرے تو بالا تر حد تواتر سے اس مضمون کو پاوے چنانچہ یہ حدیث مشارق الانوار کی باب شفاعت میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ یعنی بڑا اسعادتمند لوگوں میں میری شفاعت کے واسطے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو اپنے دل سے خالص ہوکر کہا **فائدہ** یعنی ایماندار ہو خواہ متقی ہو خواہ گنہگار انتہے۔ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر سورہ بقر میں بیچ بیان اختلاف اہل قبلہ کے فرماتے ہیں۔ مذہب صحیح کہ صحابہ و تابعین آنرا اشرح بیان فرمودہ اند و اہلسنت و جماعت آں را اختیار نمودہ است کہ مرتکب کبیرہ قابل عفو است اگرچہ توبہ نمیرد او مانند سائر مسلمین است در نماز جنازہ و استغفار و اعانت تصدقات میراث و در حق او شفاعت پیغمبر رحمت را امیدوار باید بود بلکہ یقین باید کرد کہ حق تعالیٰ برحمت بے غایت خود بالشفاعت پیغمبر از بعضے مرتکبان کبیرہ عفو خواہد فرمود گو بعضے را از ایشاں عذاب ہم کند و نیز یقین باید کرد کہ آنہا معذب خواہد شد عذاب او منقطع خواہد گشت ابدی خاصہ کفر است ہیچ گناہ مستحق آں نتواں شد لیکن معتزلہ مرتکب گناہ کبیرہ

Marfat.com

جو بے توبہ مرا ہو اُس کے واسطے تیسرا مرتبہ ثابت کرتے ہیں بعضے نہ مسلمان کہتے ہیں نہ کافر اور
صدقات اور فاتحہ درود و تلاوت و استغفار و نماز جنازہ اور دفن کرنا اُس کا مقابر میں مسلمانوں
کے محض بیفائدہ جانتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ یہ امور شرط بایمان ہیں اور خوارج مرتکب
گناہ کبیرہ کو مطلق کافر کہتے ہیں اور بعضے اہل ہوا کہتے ہیں کہ اصلا فساق کو وعید نہیں اور بلکہ
وعید کہ درمیان قرآن اور حدیث کے وارد ہے کافروں کے واسطے ہے کیونکہ وہ کفر اور
فسق باہم رکھتے ہیں اور قول اُن کا یہ ہے لَا النَّارَ اِلَّا بِالْفُسُوْقِ وَلَا الْفُسُوْقَ اِلَّا بِالْكُفْرِ
اور یہی قول ہے مرجیہ خذلہم اللہ کا چنانچہ بیچ حق اُنہوں کے حدیث صحیح وارد ہے رِجَالٌ
قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ الْاِنْسِ اور بعضے اہل ہوا وعید قطعی منقطع کو واسطے
اُن کے ثابت کرتے ہیں یعنی مرتکب گناہ کبیرہ کو قابل عفو نہیں جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
مرتکب گناہ کبیرہ البتہ معذوب ہوگا الا عذاب اُن کا منقطع ہوکر آخر بہشت کو جاوینگے چنانچہ
یہی مذہب نسر قریشی اور خالد بنی اور دیگر جاہلان بیوقوف کا ہے - چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وبعض ایشاں وعید قطعی منقطع را برو ثابت میکنند و
میگویند کہ او شایان نیست البتہ معذب خواہد شد اما عذاب او منقطع خواہد گشت و آخر بہ بہشت خواہد
رفت وہمین است مذہب نسر قریشی و دیگر جاہلان بیوقوف انتہے - اور بعضے زلہ خوار فلاسفہ
کہتے ہیں تقلید امام اربعہ کی بدعت بد ہے سو یہ کہنا ان بیہودوں کا مجنونیت سے خالی نہیں -
کیونکہ قیاس کرنا اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جابجا حدیث سے ثابت ہے اور
خوشنودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُس میں شاہد ہے چنانچہ یہ حدیث بخاری و مسلم میں عبداللہ
بن عمر سے مروی ہے قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ وَيُرْوٰى الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ
بَنِيْ قُرَيْظَةَ قَالَهٗ مُنْصَرِفًا مِّنَ الْاَحْزَابِ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کوئی
نماز پڑھے ظہر کی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عصر کی مگر بنی قریظہ میں یہ حضرت نے کفار
کے گھروں کے لوٹتے وقت فرمایا ہے قریظہ یہودی لوگ تھے مدینہ کے قریب دو تین کوس

Marfat.com

اُن کی بستی اور کوئی نہ تھی حضرت میں او راُن میں صلح تھی جب پانچویں سال ہجرت کے بعد جنگلے کے کفار قریش عرب کی بہت قوموں کو مدینہ پر چڑھا لاے تو یہودی بنی قریظہ نے بھی حضرت سے قول توڑا اور کافروں کے شریک ہوئے اس لڑائی کو جنگ خندق اور جنگ احزاب کہتے ہیں کافروں کا لشکر دس ہزار تھا اور حضرت کا لشکر تین ہزار چند روز کافر مدینہ کو گھیرے رہے خدا نے نہایت سرد ہوا چلائی کافر نہ ٹھیر سکے ناامید پلٹ گئے۔ تب حضرت کو حکم ہوا۔ کہ بنی قریظہ سے لڑو۔ تب حضرت نے اصحاب سے یہ حدیث فرمائی بخاری اور مسلم میں باقی حصہ حدیث کا یوں ہے کہ اصحاب حضرت کے حکم سے چلے عصر کا وقت راہ میں جانے لگا بعضوں نے راہ میں نماز پڑھ لی اور کہا حضرت کو یہ غرض نہ تھی کہ اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے کوئی راہ میں سوائے بنی قریظہ کے نماز نہ پڑھے بلکہ غرض حضرت کے کلام سے جلدی جانا تھا اور بعضے اصحاب نے راہ میں نماز نہ پڑھی اور کہا ہم تو بنی قریظہ میں جاکر پڑھینگے اگرچہ نماز کا وقت جاتا رہے حضرت نے ہم سے وہیں نماز کو فرمایا ہے بہرحال یعنی بعضوں کے نماز پڑھنے کا اور بعضوں کے نماز نہ پڑھنے کا حضرت کے روبرو ذکر ہوا حضرت کسی پر ناخوش نہ ہوے یعنی دونوں کو اچھا سمجھا۔ **فائدہ**۔ جیسا کہ حضرت کے اصحاب حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضوں نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضوں نے قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے ہی مجتہد لوگ بعضی جگہ قرآن اور حدیث کے مطلب کو سمجھتے ہیں اور سب حق پر ہیں اسی واسطے اہل سنت وجماعت چاروں اماموں کے مذہب کو حق جانتے ہیں اور یہ جو بعضے نالخوار فلاسفہ کہتے ہیں کہ دین محمدی میں اپنے قیاسوں سے اختلاف کرکے چار مذہب بنادئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ یہ نالخوار فلاسفہ بڑے احمق اور دیوانے ہیں کیونکہ ایسے اختلاف میں کچھ ہرج نہیں چنانچہ ایسا اختلاف اصحاب حضرت میں واقع ہوا اور آنحضرت نے اُن کے اختلاف قیاس کو درست رکھا تھا اسی طرح اربعہ امام کے قیاس میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف کچھ مضر نہیں بلکہ رحمت ہے جیسے فرمایا آنحضرت نے اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ۔ اے سالک طریق حق ان چاروں امام میں دائر ہے اور

اور جو ان چاروں سے باہر ہے وہ ضال اور گمراہ ہے کیونکہ یہ چاروں امام دینِ حق کے ستون
ہیں اور چراغ ہیں چنانچہ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اٰدَمَ افْتَخَرَ بِیْ وَاَنَا افْتَخِرُ
بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اِسْمُہٗ نُعْمَانُ وَکُنْیَتُہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ یعنی درمختار
میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدم علیہ السلام فخر کرتے تھے ساتھ
میرے اور مَیں فخر کرتا ہوں ساتھ ایک شخص کے اُمت اپنی سے کہ نام اُس کا نعمان ہے اور
کنیت اُس کی ابو حنیفہ ہے اور وہ چراغ ہے امت میری کا۔ یہ عبارت مقدمہ شرح مقدمہ
ابی لیث کی ہے وَعَنْهُ علیه الصّلوٰۃ والسلام ان سائر الانبیاء یفتخرون بی وانا
افتخر بابی حنیفة من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد ابغضنی ایسے ہی
بیچ مقدمہ شرح مقدمہ ابی لیث کے لَوْ کَانَ الْعِلْمُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَاَخَذَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ
فَارِسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کے البتہ لیجاتا اُس کو ایک شخص ابنا رفارس
سے روایت کی مسلم نے انتہے۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا
اَمْثَالَکُمْ سُئِلَ عَنْهُ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَکَانَ سَلْمَانُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَضَرَبَ
فَخِذَہٗ وَقَالَ ھٰذَا وَقَوْمُہٗ اور بیچ بیضاوی کے نیچے اس آیہ کے اگر منہ پھیرو گے تم
بدل دیگا قوم تمہاری کو غیر تمہارا پھر نہ ہونگے وہ مانند تمہارے پوچھا گیا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ وہ کون قوم ہے اور حال یہ ہے کہ تھے سلیمان رضی اللہ عنہ پاس آپ کے
پس ہاتھ مارا آپ نے زانوں اُن کے پر اور فرمایا یہ شخص مع قوم اپنی کے یعنی تحقیق یہ قوم
ممدوح اہل فارس ہیں اور ابو حنیفہ ان میں سے ہیں انتہے۔ غرضکہ اے سالک یہ ذخوار خلاف
آئمہ ظاہر اور باطن کے دشمن ہیں اس واسطے ہر انسان کو چاہیے کہ ان سے دور بھاگے۔
چنانچہ یہ حدیث مشارق الانوار میں ہے اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اُنَاسٌ
یُحَدِّثُوْنَکُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ مسلم میں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ میری

پچھلی اُمت میں کچھ ہونگے جو حدیث ظاہر کرینگے اور وہ باتیں تم سے کہینگے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہیں سنیں سو دُور بھاگو تم اُن سے **فائدہ** اس حدیث میں اہل ہوا کا ذکر ہے یعنی جو برخلاف اجماع مجتہدوں کے کلام کرتے ہیں اُن سے دُور بھاگنا چاہیے انتہے اے سالک بعض بعض زلہ خوار فلاسفہ مطلق فاتحہ کو منع کر کے فاتحہ کو بدعت بد اور اُس کھانے کو حرام کہتے ہیں یعنی کچھ تخصیص نہیں کرتے کہ یوں درست ہے اور یوں نادرست ہے چنانچہ اُن میں سے ایک طریق تو جائز اور دوسرا ادلے اور تیسرا حرام چنانچہ مولوی خرم علی صاحب نے رسالہ نصیحت المسلمین کی فصل چوتھی میں جو رسومات شرک کے بیان میں ہے اُسکی قسم دوسری میں خوب مفصل فاتحہ جائز اور حرام کا بیان لکھا ہے چنانچہ اس میں سے تھوڑی سی عبارت یہ ہے جیسے حاضری حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گیارھویں حضرت عبدالقادر جیلانی کی مالیدہ حضرت شاہ مدار کا شیرینی حضرت بوعلی قلندر کی۔ توشہ شاہ عبدالحق کا کرنا اس نیت سے کہ یا حضرت تم ہمارا فلانا کام کردو تو حرام ہے اور نہایت بد ہے اور صاف شرک ہے اور اگر منت نہیں ہے صرف اُنکی روح کو ثواب پہنچانا منظور ہے تو درست ہے اس نیت سے ہرگز منع نہیں انتہے۔ چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتوٰی میں سوال کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں **سوال** خوردن چیزہا کہ بر تعزیہ وغیرہ نذر و نیاز مے آرند و درانجا نہادہ فاتحہ میدہند و نہادہ مے دارند شب شوربہ قاب ہے حلوا بر تخت ضریح و تعزیہا می نہند وصباح برداشتہ تبرکاً تقسیم میکنند **جواب** طعامیکہ ثواب آن نیاز حضرت امامین نمایند و بران فاتحہ وقل و درود خوانند تبرک می شود خوردنش بسیار خوب است لیکن بسبب بودن آں طعام پیش تعزیہ نہادن پیش تعزیہ وغیرہ و تمام شب بلکہ پیش قبور حقیقی تشبیہ بکفار دبت پرستاں میشود پس ازیں جہت کراہیت پیدا میکند واللہ اعلم بالصواب انتہے یہ جو بعضے شخص اُس فاتحہ کے کھانے کو حرام کہتے ہیں یہ محض اُن کی بے علمی اور کم فہمی اور گمراہی ہے کیونکہ عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جو شخص حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہے وہ کافر ہے اور اسکے حلال ہونے پر یہ آیت ناطق ہے فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ

مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ یعنی سو تم کھاؤ اُس میں سے جس پر نام لیا اللہ کا اگر تم کو اس کے حکم پر یقین ہے

اور کیا سبب کہ تم نہ کھاؤ اُس میں سے جس پر نام اللہ کا لیا اور وہ کھول چکا جو کچھ تم پر حرام کیا ہے انتہے

اے سالک یہ لہ خوار فلاسفہ ہر بات میں حد سے گذر گئے ہیں۔ اور جو حد سے گذر جاتا ہے اللہ اُس کو

دوست نہیں رکھتا چنانچہ فرمایا حق تعالٰے نے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنی تحقیق اللہ دوست

نہیں رکھتا ہے حد سے گذرنے والوں کو انتہے اے سالک حقیقت اہل ہوا کی تجھ پر کما ینبغی ظاہر

ہو گئی اب تجھ کو چاہئے کہ ان بیہودوں کی صحبت سے بچ اگر نار جہنم سے بچنے والا ہے ورنہ تو اس

آیت کا مصداق ہوگا۔ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا

يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور ہم نے پھیلا رکھے دوزخ کے

واسطے بہت جن اور آدمی جن کو دل ہیں اُن سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں اُن سے دیکھتے

نہیں اور کان ہیں اُن سے سنتے نہیں وہ جیسے چوپائے بلکہ اُن سے زیادہ بے راہ وہی لوگ

ہیں غافل انتہے۔ اے سالک حقیقت واقع ہونے شفاعت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

جو روز قیامت کے ظاہر ہوگی یوں ہے کہ جب تمام مخلوق شور جہنم اور حیرت حساب سے سراسیمہ ہو کر

حضرت آدم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کریگی کہ آپ کو حق تعالٰے نے اپنی ید قدرت

سے بنا کر اپنی روح تمہارے جسد پاک میں پھونکی اور تفاخر اور عزت اتم تم کو عطا کر کے مسجود

ملائک کیا اس واسطے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ اول پیغمبر اور باپ سب آدمیوں

کے ہیں آج ہم کو اس مقام ہیبت ناک سے نجات دلوائیے تو حضرت آدم علیہ السلام یہ سن کر

گریہ وزاری کر کے کہینگے کہ میں اسکی لائق نہیں کیونکہ میں خود شرمندہ اپنی زلات سے ہوں۔ مگر

تم حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کہ اول پیغمبر ہیں چنانچہ یہ حضرت نوح علیہ السلام سے

حضرت عیسٰے علیہ السلام تک سب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض حال اپنا کرینگے اور

Marfat.com

وہ سب حضرات مثل آدم علیہ السلام کے گریہ و زاری کر کے جواب دینگے اور کہینگے کہ ہم سب کا قول آج
نفسی نفسی ہے مگر تم جاؤ پاس جناب خاتم النبیین سید المرسلین کے جو خاص بندے اور محبوب رب العالمین
ہیں اُن کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر عرض حال کرو تاکہ تمام مخلوق اُس غم سے نجات پاوے
چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ روز ایسا سخت ہوگا کہ ماں باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو اور
شوہر زن کو اور زن شوہر کو اور برادر بھائی کو اور یار و آشنا کو بھول جائینگے اور اپنے اپنے
نفس کی خیر مانگینگے اور تمام پیغمبر نفسی نفسی کرینگے اور آتش دوزخ اور معصیت کی حرارت سے
سب آدمیوں کے بھیجا اندر کھوپری کے ایسے پکینگے جیسے ہانڈی چولہا پر پکتی ہے اور
کوئی کسی کا یار اور مددگار بجز پروردگار کے اُس مقام ہیبت گاہ میں نہ ہوگا اُس وقت پُر آشوب
میں جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو شفیع المذنبین ہیں اُس میدان زہرہ گداز شیر
میں ایسے سراسیمہ اور بیقرار اور چشم پُر نم گھومتے پھرتے ہونگے جیسے کہ کوئی عورت بیوہ اپنے
اکلوتے بیٹے کم سن کو میلہ اور بازار میں ڈھونڈتی پھرتی ہے چنانچہ اُس وقت حق تعالے کی طرف سے
یہ ندا ہوگی کہ اے محبوب میرے ایسے میدان میں کہ جس میں اہل ولایت کو بھولی جاتے ہیں اور تمام نبی نفسی
نفسی کہتے ہیں آپ کس کی جستجو اور تلاش میں ایسے مضطر اور بیقرار ہیں تو آپ بعد عجز و نیاز کے عرض
کرینگے کہ الہ العالمین تو دانا اور بینا ہے میں اپنی امت ناتوان کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں کہ دیکھوں اُن
گنہگاروں کا کیا حال ہے ۔ روحی فداک یا حبیب اللہ امت کو آپ کہیں نہ بھولے چنانچہ کتابوں
میں لکھا ہے کہ آپ کی عادت شریف اس طرح پر تھی کہ کچھ رات کو نماز اور ذکر الٰہی میں صرف
کرتے اور کچھ رات کو استراحت فرماتے ایک روز بظاہر خواب میں یعنی خواب جو تمام عارفوں اولین اور
آخرین کی بیداری سے ایک ساعت اُس خواب کے لاکھوں حصے بہتر اور اچھی تھی مشغول
باستراحت رہے ناگہاں جبرئیل امین تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کی کہ سبحانہ تعالےٰ نے بعد تحفہ درود اور سلام کے آپ سے یہ ارشاد فرماتا
ہے

## نظم

Marfat.com

اے محمد خواب تو زیبندہ نیست ۔ ہر کہ در خدمت نباشد بندہ نیست
من فرستادم ترا از بہر آں ۔ تا شوی پشت پناہ امتاں
گر تو پردازی بخواب نیم شب ۔ کردم اینک امتانم را غضب

یہ خطاب پر عتاب سن کر سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم بخاطر ملول اور سینہ مجروح یہ فرمانے لگے خداوندا کس زبان سے عذر خواہی کروں یہ کہکر عمامہ سر مبارک سے جدا کیا اور قطرات اشک آنکھوں سے بہاتے ہوئے سر بسجدہ ہو کر یہ عرض کی نظم

زار مے نالید مے گفت اے اللہ ۔ تا نہ بخشی امتانم را گناہ
من نہ بردارم سر خود از زمیں ۔ تا بروز حشر باشم اینچنیں
اینچنیں میگفت وے نالید زار ۔ با دل پر درد چشم اشکبار

اے عاشقان روئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم و اے شیفتگان گیسوئے احمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو کیا شفقت اور رحمت اپنی امت مرحومہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حد بیان سے باہر ہے چنانچہ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر پیغمبر کی اللہ تعالے ایک ایک دعا یقینی مقبول فرماتا ہے اگرچہ پیغمبروں کی بہت سی دعائیں مقبول ہوتی ہیں لیکن اُن دعاؤں میں امید ہے اور اس میں یقین۔ سو آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے اپنی اپنی دعا مقبول اللہ تعالےٰ سے مانگ لی مگر میں نے اپنی یقینی مقبول دعا واسطے امت اپنی کے ذخیرہ کر رکھا ہے کہ قیامت کے دن اُن کے کام آوے چنانچہ وہ حدیث یہ ہے اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً وَّاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَنَسٌ ؀

گفت پیغمبر کہ روزِ رستخیز ۔ کے گذارم مجرماں را اشک ریز
من شفیع عاصیاں باشم بجاں ۔ تا رہانید از عتاب نقص آں
ز جحیم ہجر شاں دوری دہم ۔ پس رحیق وصل شاں بر کف نہم

Marfat.com

| ہر نبی درخواست چیزے از خدا | من شفاعت خواستم روز جزا |
|---|---|

مدارج النبوت میں بروایت والدہ ماجدہ آنحضرت کے منقول ہے کہ آپ فرماتی ہیں۔ جب حضرت حوا اور مریم اور ہاجرہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیکر مجھ کو دیا دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ پہلے سجدہ کیا اور پیچھے یہ کہا حدیث اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ اے پروردگار بخش تو میرے واسطے اُمت کو اور بروایت صحیح ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ گواہ ہو فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پھر کیونکر بھولیگا اپنی امت کو دن قیامت کے انتہے اور حالات شب معراج میں لکھا ہے کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ نے براق کو دیکھا آبدیدہ ہوئے جناب باری نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ میرے حبیب سے پوچھو کہ یہ وقت شادمانی اور عیش و کامرانی کا ہے سبب رنج اور ملال کا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اے جبرئیل آج مجھے خلعت سرفرازی کا عنایت ہوا براق سواری کو اور ملائک مقربین استقبال کو آئے۔ آہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ بھوکے پیاسے۔ ننگے۔ بوجھ گناہوں کے گردن پر رکھے ہاتھ مظلومی اور بیکسی کا پھیلائے بیچارے مصیبت کے مارے اپنی قبروں سے نکلینگے۔ پچاس ہزار برس کی راہ قیامت اور تیس ہزار برس کی راہ پلصراط باریک تاریک دوزخ پر کھینچی ہوگی یہ سب غریب فقیر بے بضاعت اس قدر قطع مسافت کیونکر کرینگے اور کس طرح قدم اُٹھاوینگے یہ ہرگز شرط مروت اور طریقہ شفقت مقتضی نہیں کہ میں آج ان بیچاروں کا غم غربت اور بیکسی بھول جاؤں اور میں بخوشی وخورمی براق پر سوار ہوں حکم آیا کہ اے رحمۃ للعالمین آپ اس کا کچھ غم نہ کیجئے جس طرح آج آپکے دردولت پر براق بھیجا ہے قیامت کو آپ کی ہر ایک اُمت کی قبر پر ایک ایک براق بھیجونگا اور سب کو سوار کرکے طرفۃ العین میں راہ قیامت اور پلصراط طے کراکے داخل بہشت کرونگا پس خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوکر براق پر سوار ہوئے انتہے اور قثم بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت جسد مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں سرہانے خاک پر لٹایا۔ چہرہ نورانی سے پردہ کفن اُٹھایا میں نے دیکھا

Marfat.com

کہ اب ہمارے مبارک کو جنبش ہے آہستہ آہستہ کچھ فرماتے ہیں میں نے اپنے کانوں سے بخوبی سنا کہ قبر میں بھی آپ یہی فرماتے تھے غرضکہ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے ہر حال شفیع ہیں اور جو شخص آپ کو شافع نہ جانے وہ مردود ہے کیونکہ یہ عقیدہ اہل سنت کا ہے اَلشَّفَاعَۃُ حَقٌّ لیکن شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ طرح پر ہوگی چنانچہ بخاری اور مسلم میں یہ حدیث وارد ہے یعنی اول تو حشر میں بوقت حساب کتاب کے یعنی جب لوگ قبروں سے اُٹھینگے۔ حساب کے میدان میں کھڑے کھڑے گرمی کی شدت سے بیقرار رہونگے اور سب پیغمبر جواب دیجکینگے تو اُس وقت ہمارے حضرت کمر شفاعت باندھکر حساب کتاب کروا کر مخلوق کو اُس مصیبت سے نجات دلا کر داخل بہشت کرینگے چنانچہ اس کا نام شفاعت کبرےٰ ہے اور یہ شفاعت آنحضرت کو مخصوص ہے دوسرے کا اس میں دخل نہیں اور اسی مقام کو مقام محمود اور شفاعت عظمےٰ کہتے ہیں اور پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شفاعت اس واسطے شروع ہوئی تاکہ تمام خلق کو پیغمبروں کی زبان سے ثابت ہو جاوے کہ سوائے حضرت کے کسی کو ایسا رتبہ نہیں ہر چند اولیا اور انبیا اور علماے کی شفاعت ثابت ہے لیکن وہ شفاعت جزئی ہے کلی نہیں۔ غرضکہ اول میدان شفاعت میں سوائے حضرت کے کوئی قدم نہ رکھ سکیگا۔ پھر جب شفاعت کا دروازہ کھلا اور قہر ایزدی بہ سبب ملاحظہ محمدی فرو ہوا تو اور پیغمبر اور امام بھی بقدر اپنے مراتب کے شفاعت پر مستعد ہونگے تو اس مقام اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے پڑھے جاہل کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جس کو چاہے اُس کو شفیع کر دے۔ یہ کہنا اُن کا محض غلط ہے اور جھوٹ بلکہ درپردہ انکار شفاعت ہے کیونکہ شفاعت عظمےٰ مخصوص آپ کے واسطے ہے اور دوسری شفاعت اُس وقت واقع ہوگی کہ جس کو اللہ تعالےٰ بعد حساب کے مستحق جہنم کا کر کے طرف جہنم کے روانہ کریگا اُن کو آنحضرت راہ سے پھیر لا کر اُن کی شفاعت کر کے داخل بہشت کرینگے اور تیسری اُس وقت کہ کچھ لوگ جہنم کے کنارے مستحق بہ جہنم ہو کر پہنچینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُن کی شفاعت کر کے اُن کو بہشت میں داخل کرینگے اور چوتھی اُس وقت

... دیئے ...

... بامرالٰہی دوزخ ہی میں رہینگے اور چھی

... بعض علما کے نزدیک مقام شفاعت کے پانچ اس طور پر ہیں کہ اول

... آپ فرمائینگے تابش آفتاب کی حرارت اور انتظار حساب کی شدت کو کم کرائینگے واسطے اول اہل نفس کل بیان - دوسری ...

... سوال و جواب کے وقت آپ فرمائینگے اور بے حساب متیوں کو بخشوا کر بہشت میں داخل کرینگے ... سری شفاعت بعد حساب نیکی اور بدی کے ہوگی اُن لوگوں کے حق میں جو حساب میں پورے ... ترینگے اور مستحق عذاب ہو جائینگے کہ آپ کی شفاعت کے ذریعہ سے اللہ جلشانہ ان کا ... اب رفع کریگا - اور چوتھی شفاعت اُن لوگوں کے واسطے ہوگی جو دوزخ میں ڈالدئیے ... ئیں گے - آپ کی شفاعت کے وسیلہ سے اللہ جلشانہ اُن لوگوں کو دوزخ ... نکال کر بہشت میں داخل کریگا - پانچویں شفاعت اہل جنت کے واسطے ہوگی بلندی درجات ... واسطے آپ کی شفاعت کے واسطے سے جنتیوں کے درجے بلند فرمائیگا - بعض علما چھٹی ... عت اور لکھتے ہیں اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاص اپنے چچا ابو طالب کے واسطے تخفیف ... کی فرمائینگے اور بعضوں کے نزدیک ساتویں شفاعت اور بھی ہے کہ حضور سرور کائنات ... اللہ علیہ وسلم خاص اہل مدینہ کیواسطے فرمائینگے - شیخ ابن حجر مکی کہتے ہیں کہ یہ سب شفاعتیں نہیں ... قسموں میں داخل ہیں جن کا ذکر کیا گیا ورنہ اور بھی اقسام ان پانچ قسموں کے سوا پیدا ہوسکتی ... جیسا کہ فرمایا ہے آنحضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اول شفاعت مدینہ والوں کی ... ا - پھر مکہ والوں کی پھر طائف والوں کی پھر اُن لوگوں کی جنھوں نے میری قبر کی زیارت ... ب - لوگوں کی جواجابت کرتے ہیں اذان کی یعنی اذان سنتے ہی نماز کے واسطے ... اور درود بھیجتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر صلحا کی تقصدار ... ۲ ف

۱عہ/۸

... اللہ البالغہ معنفہ ... گون کی جن کی نیکی بدی برابر ہونگی - الغرض ... ۲۰×۲۸ کی پوری تقطیع پر بزبان اردو چھپ گئی ہے - صفحہ ...

... ۱عہ/۱۲

... (۳۰)

مین

... کتاب

... الی رحمۃ اللہ علیہ، موثر اور پُر مضمون کتاب ... قابل دید

... ۱عہ/۸

ساعد شود

کہ اب ہاے مبارک کو جنبش ہے آہستہ آہ

بخوبی سنا کہ قبر میں بھی آپ ہر فرتہ خوار فلاسفہ ہیں اُن کی چشم بصیرت نابینا ہے حقیقت محمدی صلی اللہ

شفیع ہیں شم اُن کو نظر نہیں آتی معاذاللہ وہ آپ کو بشر ہیچ خود سمجھتے ہیں جیسا کہ ابوجہل مردود انکار

کرتا رہا اور ایمان نہ لایا خوب کہا ہے کسی نے ؎

گر شان محمد کی ابوجہل پہ کھلتی

ایمان کے لانے میں کبھی ننگ نہ کرتا

پس اس لہ خواران فلاسفہ کے کفریات پر ہرگز اعتقاد نہ رکھنا چاہیے اور اہل ہوا کی ہر

بچنا چاہیے اور اہل اللہ کے دامن سے لگنا چاہیے کہ نفس و شیطان کی راہوں سے

ملے اور اتباع و اطاعت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہو جو باعث بہ

دارین ہے۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ اِتِّبَاعَ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَنَبِیِّہِ الْعَظِیْمِ اَحْمَدَ الْمُجْ

مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰے صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰے عَلٰے خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۞

## تمت بالخیر

"تمام حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں"

محض غلط

نحو جہنم

واسطے ہے اور دوسری سع

کا کر کے طرف جہنم کے روانہ کریگا اُن کو آ

بہ ہ و اہل

بہشت کرینگے اور تیسری اُس وقت کہ کچھ لوگ جہنم

ہزت

صلے اللہ علیہ وسلم اُن کی شفاعت کر کے اُن کو بہشت میں

Marfat.com

## قانون معرفت

...ال سے تمام علوم کا ذکر ہے اور ہر ایک علم پر محققانہ طور پر صوفیائے کرام نے بحث کی ہے۔ اول علم النفس کا بیان۔
...ن۔ سوم علم اللہ کا بیان۔ چہارم علم معرفت اللہ کا بیان۔ اقسام معرفت، ذوق عارمی اور عارفوں کا، مواقعات موقت،
...وات نفسانی کا بیان اور اس پر مفصل بحث، معرفت غذائے روح اور شہوت غذائے نفس، عارفوں کا خیال عام کی نسبت
...سباق، حسن جمال صوری وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ تصوف میں ایک بے مثل اور لاجواب رسالہ ہے۔ قیمت ... ... ۴ر

## محمڈن صوفی ازم فلاسفی لکچر

...تصوف اس کتاب میں صوفیائے کرام کے فلسفہ کو نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے وہ طالب علم جو فلسفہ انگریزی اور
...ل کرنا چاہتے ہیں وہ اسے ضرور پڑھیں اور پھر دیکھیں کہ کس آسانی سے اُن کے مشکل مسائل حل ہو جاتے ہیں اس میں انگریزی
...ں ہیں۔ جو طلباء کے لئے سمجھنے میں نہایت آسانی پیدا کرتی ہیں۔ یہ اردو رسالے اگر طالب علم پڑھ لیں تو پھر
...ا کچھ دقت نہیں کر سکتا اسی خیال سے یہ کتاب تیار کی گئی ہے اور اس میں ۴ لکچر ہیں۔ قیمت ... ... ... ۵ر

## لکچر امام غزالی علیہ الرحمۃ

...صاحب علیہ الرحمۃ کے خیالات و تحقیق مذہب کی دلچسپ تاریخ اور قریباً ۵۰۰ھ ہجری کی تصنیف ہے نہایت خوبی سے
...ترجمہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس کے اصل کتاب بھی چھپی ہے یعنی متن میں ترجمہ اور حاشیہ پر اصل عربی کتاب ہے
...اردو میں مغالطہ پڑے وہ اصل کتاب عربی سے مقابلہ کرکے تصحیح کرے۔ قیمت ... ... ... ۶ر

## مذاق العارفین

...احیاء العلوم الدین، مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔ عاشقان رسول کریم اور خاص بندگان خدا
...نعمت غیر مترقبہ ہے۔ احیاء العلوم الدین ایک مشہور کتاب ہے خصوصاً پابندگان شریعت اسلام کے لئے اور عموماً صوفیہ
...تصوف کی یہ کتاب لاجواب ہے۔ قیمت ... ... ... ... ... للعہ

## اکسیر ہدایت

...کیمیائے سعادت، کتاب کیا ہے ایک گنجینہ معرفت الٰہی ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ہے اس میں امام صاحب نے
...ی مسائل پر بحث کی ہے، مثلاً نماز خاص، حسد، عداوت، بغض، کینہ، ریا، دشمنی، عبادت ظاہری، عباداتِ باطنی،
...ب، غرضیکہ اس قدر دلچسپ مضامین ہیں کہ تعداد سے زیادہ لطف یہ کہ کتاب پڑھی جائے طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ قیمت ... عہ

## آیات اللہ الکاملہ

...اللہ البالغہ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم و مغفور محدث دہلوی سفید ڈمی کاغذ ۲۲ × ۲۹ کی پوری تقطیع پر بزبان اردو چھپ کر
...ہے۔ صفحہ ۴۳۸ قیمت ... ... ... ... ... ۱۲ر

## سراج السالکین

...کتاب منہاج العابدین تصنیف لطیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، موثر اور پُرمضمون کتاب اور قابل دید
... ... ... ... ... ... ... ... ۱ر

Marfat.com

# کشف المحجوب اُردو

یہ کتاب جناب شیخ مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہے جو داتا گنج بخش کے نام سے مشہور ہیں۔ ولی کامل ہوئے ہیں اور ان کی
ولایت کاملہ کے اعلیٰ درجہ کی فضیلت اور معلومات کی کیفیت اس متبرک کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ بڑے بڑے نکات
نہایت صاف اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے ہیں۔ کامل بزرگوں کے حالات اور اُن کی زندگی کے عجیب عجیب عمل بیان کر کے نہایت
پرتاثیر نتیجے نکالے ہیں کتاب قابل ملاحظہ ہے بلیس اردو زبان میں ترجمہ کر کے سفید ولایتی ڈمی کاغذ پر طبع کی گئی ہے قیمت ۔۔ ہے

## تذکرۃ الاولیاء اُردو

اس کتاب کے سوا چھ سو صفحے ہیں۔ اس میں ایک سو کے قریب ولیوں کے تذکرات زندگی اور اُن کے نہایت مؤثر اقوال و حالات مندرج ہیں
ایک دفعہ اسے ہاتھ میں لیکر پڑھنا شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ ہزار ہا نکات ہیں۔ اس کا مطالعہ صرف طبیعت کا
بہلاوہ ہی نہیں بلکہ اس سے طبیعت پر ایک نہایت پاک اور حقیقی اثر پیدا ہوتا ہے جو انسان کے لئے بہت فائدہ بخش ہے۔ یہ کتاب
کوئی مسائل کی مستند کتاب نہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کے پاک بندوں کے عمل تجربے اور مشاہدے بھرے پڑے ہیں۔ وہ لوگ
بھی جو موت اور اُس کے بعد کے وقت اور حالات پر چون چرا کرتے ہیں اور یہ خیال کر بیٹھتے ہیں کہ موت کے بعد کچھ بھی نہیں
اگر ہے تو اس کی حالت بے معنی سی بتلاتے ہیں اور بڑے بڑے لارڈوں فلاسفروں اور منطقیوں کی کتابوں اور تذکروں کے مطالعہ سے
محض اپنے خیالات کو خراب کر لیتے ہیں اس کتاب کو شروع سے آخیر تک تامل سے پڑھیں اور اُس پر غور و تدبر کریں قیمت ۔۔

## خزینہ نعت

یعنی ہندوستان کے تمام باکمالوں کی نعتوں کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جس میں اردو، فارسی، عربی، پوربی، زبان کی نہایت عمدہ عمدہ نعتیں
موجود ہیں اور مولود کے وقت جو سلام پڑھتے ہیں پانچ عدد درج ہیں اور ساتھ نقشہ روضہ اقدس سرور عالم صلعم بھی ہے ۔۔

## گنجینہ نعت

یعنی حصہ دوم خزینہ نعت اس کتاب میں بھی ہندوستان کے تمام اہل کمال شاعروں کی نعتیں ردیف وار درج ہیں۔ اس کتاب سے عمدہ آج
کوئی کتاب مولود خوانوں کے لئے اچھی نہ چھپی۔ نہایت عمدہ مزہ یہ کہ جو نعتیں خزینہ نعت میں درج ہیں وہ اس میں نہیں۔ نہایت خوشخط
کاغذ عمدہ قیمت ۔۔

## سفینۂ نعت

یعنی حصہ سوم خزینہ نعت اس کتاب میں بھی نہایت عمدہ عمدہ نعتیں جو اکثر مولود شریف میں پڑھی جاتی ہیں ردیف وار مع مخمسات
و ترجیع بند و مسدس و مناجات وغیرہ کے درج ہیں اور نہایت خوشخط چھپی ہے۔ اس میں تمام نئی نئی پر درد اور دل
ہلا دینے والی نعتیں درج ہیں۔ ان تینوں حصوں کے خرید لینے سے پھر مولود خوانوں کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت
نہیں رہتی قیمت ۔۔

المشتہر

خاکسار فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت کشمیریہ بازار کلاں

Marfat.com